

غزلیا غالب کا عروضی تجزیہ

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن
مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن
مستفعلن مستفعلن مستفعلن مستفعلن
فاعلاتن مفاعیلن فاعلاتن مفاعیلن
مستفعلن فاعلاتن مستفعلن فاعلاتن
مفعولات مستفعلن مفعولات مستفعلن
مستفعلن مفعولات مستفعلن مفعولات
فعولن فعولن فعولن فعولن
فاعلاتن مستفعلن فاعلاتن مستفعلن

مُصَنَّفہ: صغیر النساء، بیگم

غزلیات غالب کا عروضی تجزیہ

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن
مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن
مستفعلن مستفعلن مستفعلن مستفعلن
فاعلاتن مفاعیلن فاعلاتن مفاعیلن
مستفعلن فاعلاتن مستفعلن فاعلاتن
مفعولات مستفعلن مفعولات مستفعلن
مستفعلن مفعولات مستفعلن مفعولات
فعولن فعولن فعولن فعولن
فاعلاتن مستفعلن فاعلاتن مستفعلن

مُصَنَّفہ: صغیر النساء بیگم

جملہ حقوق محفوظ

فہمیدہ بیگم محمد نور الدین

نام کتاب: غزلیات غالب کا عروضی تجزیہ
مصنفت: صغیر النساء بیگم
مرتب: ڈاکٹر محمد نور الدین سعید
تعلیم: ایوب فاضل، نقشب فاضل، مدراس یونیورسٹی
وطن: بنگلور
کتابت: وکیل الرحمن ملک، محمد طاہر قاسمی
تعداد: 1000
طباعت: یونیٹڈ پریس نیوی دہلی
قیمت: 75/- روپے
من اشاعت: ستمبر 1984ء
تقسیم کار: مکتبہ جامعہ، جامعہ مگر نیوی دہلی
انجمن ترقی اردو (ہند) اردو گھڑاؤ یونیورسٹی دہلی
ایجوکیشنل بک ہاؤس، شمشاد مارکیٹ، علی گڑھ
ایس ٹریڈرز، شاہ علی بند روڈ، حیدر آباد
اردو لائبریری سنٹر، سٹی مارکیٹ، بنگلور

انتساب

میرے ان دونوں بچوں
محمد ضیا الدین اور فہمیدہ بیگم
کے نام جن کے پر خلوص اصرار نے
اس کتاب کو تکمیل پر
پہنچایا

فہرست عنوانات

- ۱۔ فہرست غزلیات
- ۲۔ پیش لفظ
- ۳۔ کتاب کے بارے میں
- ۴۔ فن عروض
- ۵۔ عرض مصنف
- ۶۔ مقدمہ
- ۷۔ تقطیع اور اس کا طریقہ
- ۸۔ بحر رمل کی مزاجف بحرین
- ۹۔ بحر معانیر کی مزاجف بحرین
- ۱۰۔ بحر ہزج اور اس کی سالم اور مزاجف بحرین
- ۱۱۔ بحر مجتہد کی مزاجف بحرین
- ۱۲۔ بحر خفیف کی مزاجف بحرین
- ۱۳۔ غزلیات غالب کی بحروں کے زحافات

۴

۱۹

۲۳

۲۵

۳۱

۳۳

۳۲

۵۰

۵۹

۶۴

۶۹

۷۲

۸۱

فہرست غزلیات

نمبر شمار	غزلیات	صفحہ
۱-	نقش فریادی ہے کس کی شوخی تحریر کا	۹۵
۲-	جراحت تھمے الماس ارمغان داغ جگر ہدیہ	۹۶
۳-	جز قیس اور کوئی نہ آیا بروئے کار	۹۷
۴-	کہتے ہوں دین گے ہم دل اگر پڑا پایا	۹۹
۵-	دل میرا سوز نہاں سے بے محابا جل گیا	۱۰۱
۶-	شوق ہر رنگ رقیب سرو سامان نکلا	۱۰۲
۷-	دھمکی میں مر گیا جو نہ باب نبرد تھا	۱۰۳
۸-	شمار بکھر مرغوب بت مشکل پسند آیا	۱۰۴
۹-	دہریں نقش وفا و جہ نسی نہ ہوا	۱۰۵
۱۰-	ستائش گر ہے زاید اس قدر جس باغ رضواں کا	۱۰۷
۱۱-	نہ ہو گا یک بیابان ماندگی سے مدوق کم میرا	۱۰۹
۱۲-	سراپا رہن عشق و ناگزیر الفت ہستی	۱۱۰
۱۳-	محرم نہیں ہے تو ہی نوا ہائے راز کا	۱۱۱
۱۴-	بزم شاہنشاہ میں اشعار کا دفتر کھلا	۱۱۳
۱۵-	شب کہ برق سوز دل سے زہرہ ابر آب تھا	۱۱۵
۱۶-	نالہ دل میں شب انداز اثر نایاب تھا -	۱۱۷
۱۷-	ایک ایک قطرہ کا مجھے دینا پڑا حساب	۱۱۹

۱۱۰	۱۸-	بس کہ دشوار ہے ہر کام کا اُساں ہونا
۱۲۲	۱۹-	شب خمار شوق ساقی رستخیز اندازہ تھا
۱۲۳	۲۰-	دوست غم خواری میں میری سعی فرمائیں گے کیا
۱۲۴	۲۱-	یہ نہ تھی ہماری قسمت کہ وصال یار ہوتا
۱۲۵	۲۲-	ہوس کو ہے نشاط کار کیا کیا
۱۲۸	۲۳-	در خور قہر و غضب جب کوئی ہم سا نہ ہوا
۱۲۹	۲۴-	اسد ہم وہ جنون جولان گدائے بے سرو پا میں
۱۳۰	۲۵-	پئے نذر کرم تھمے شرم نارسائی کا
۱۳۱	۲۶-	مگر نہ اندوہ شب فرقت بیان ہو جائے گا
۱۳۳	۲۷-	درد منت کش دوان ہوا
۱۳۵	۲۸-	گلہ ہے شوق کودل میں بھرتی ہو جا کا
۱۳۷	۲۹-	قطرہ ہے بس کہ حیرت سے نفس پرور ہوا
۱۳۸	۳۰-	جب بتقریب سفر یار نے محل باندھا
۱۳۹	۳۱-	میں اور بزم سے یوں تشنہ کام آؤں
۱۴۰	۳۲-	گھر ہمارا جو نہ روتے بھی تو دیراں ہوتا
۱۴۱	۳۳-	نہ تھا کچھ تو خدا تھا، کچھ نہ ہوتا تو خدا ہوتا
۱۴۲	۳۴-	یک ذرہ زمین نہیں بے کار باغ کا
۱۴۳	۳۵-	وہ مری چین چین سے غم پہناں سمجھا
۱۴۴	۳۶-	پھر مجھے دیدہ تر یاد آیا
۱۴۸	۳۷-	ہوئی تاخیر تو کچھ باعث تاخیر بھی تھا
۱۵۰	۳۸-	لب خشک در تشنگی مردگان کا
۱۵۱	۳۹-	تو دوست کسی کا بھی ستمگر نہ ہوا تھا
۱۵۳	۴۰-	شب کو وہ مجلس فرد ز خلوت ناموس تھا
۱۵۴	۴۱-	آئینہ دیکھ اپنا سامنے لے کے رہ گئے
۱۵۵	۴۲-	عرض نیاز عشق کے قابل نہیں رہا

- ۴۳ - رشک کہتا ہے کہ اس کا غیر سے اخلاص جیف
 ۴۴ - ذکر اس پری و ش کا اور پھر بیاں اپنا
 ۴۵ - سرمہ مفت نظر ہوں میری قسمت یہ ہے
 ۴۶ - غافل بوم ناز خود آرا ہے درتیاں
 ۴۷ - جو سے باز آئیں پر باز آئیں کیا
 ۴۸ - لطافت بے کثافت جلوہ پیدا کر نہیں سکتی
 ۴۹ - عشرت قطرہ ہے دریا میں فنا ہو جانا

ب

- ۵۰ - پھر ہوا وقت کہ ہواں کشاموچ شراب

ت

- ۵۱ - افسوس کہ دیداں کا کیا رزق فلک نے
 ۵۲ - رہا اگر کوئی تاقیامت سلامت
 ۵۳ - مند گئیں کھولتے ہی کھولتے آنکھیں غالب
 ۵۴ - آمد خط سے ہوا ہے سرو جو بازار دوست

ج

- ۵۵ - نگہن میں بند دل بہت برنگ و گر ہے آج
 ۵۶ - بوم مرین عشق کے پیار دار ہیں

چ

- ۵۷ - نفس زانجن آرزو سے باہر کھینچ

د

- ۵۸ - حسن غمزے کی کشاکش سے چٹا میرے بعد

ر

- ۵۹ - بلا سے ہیں جو یہ پیش نظر درد دیوار
 ۶۰ - گھر جب بنایا میرے در پر کہے بغیر
 ۶۱ - کیوں جل گیا نہ تاب رخ یار دیکھ کر
 ۶۲ - لہر زتا ہے میرا دل زحمہت مہر درخشاں پر
 ۶۳ - ہے بسکہ ہر ایک اُن کے اشارے میں نشاں اور
 ۶۴ - صفائے حیرت آئینہ ہے سامان رنگ آخر
 ۶۵ - جنوں کی دستگیری کس سے ہو، مگر ہونہ عریانی
 ۶۶ - شمشک مصلحت سے ہوں کہ خواباں تجھ پہ عاشق ہیں
 ۶۷ - لازم تھا کہ دیکھو مرا رستہ کوئی دن اور

ز

- ۶۸ - فارغ مجھے نہ جان کہ مانند صبح و مہر
 ۶۹ - حریف مطلب مشکل نہیں فسون نیاز
 ۷۰ - وسعت سنی کرم دیکھ کر مرتا سر خاک
 ۷۱ - کیونکر اس بت سے رکھوں جان عزیز
 ۷۲ - نگل لغز ہوں نہ بردہ ساز

س

- ۷۳ - مردہ اے ذوق اسیری کہ نظر آتا ہے

ش

۷۴ - زلیوے گر خس جو ہر طراوت سبزہ خط سے

۲۰۵

ع

۷۵ - جادو رہ خور کو وقت شام ہے تار شعاع

۲۰۶

۷۶ - رخ نگار سے ہے سوز جادوانی شمع

۲۰۷

ف

۷۷ - بیم رقیب سے نہیں کرتے وداع ہوش

۲۰۹

ک

۷۸ - زخم پہ چھڑکیں کہاں طفلان بے پردانک

۲۱۰

۷۹ - اہ کو چاہیے ایک عثر اثر ہونے تک

۲۱۲

گ

۸۰ - گر تجھ کو ہے یقین اجابت دعا دانا نگ

۲۱۳

ل

۸۱ - ہے کس قدر ہلاک فریب دفائے گل

۲۱۵

م

۸۲ - غم نہیں ہوتا ہے آزادوں کو بیش از یک نفس

۲۱۷

۸۳ - بہ نالہ حاصل دیبستگی فراہم کر

۲۱۸

۸۴ - مجھ کو دیار غیر میں مارا وطن سے دور

۲۱۹

ن

۸۵ - لوں وام بخت خفتہ سے یک خواب خوش دے

۲۲۰

۸۶ - وہ فراق اور وہ وصال کہاں

۲۲۱

۸۷ - کی وفا ہم نے تو غیر اس کو جفا کہتے ہیں

۲۲۳

۸۸ - آبرو کیا خاک اس گل کی کر گلشن میں نہیں

۲۲۵

۸۹ - عہد سے مدح ناز کے باہر نہ آسکا

۲۲۷

۹۰ - مہرباں ہو کے بلا لو مجھے جا ہو جس وقت

۲۲۸

۹۱ - ہم سے کھل جاؤ بوقت سے پرستی ایک دن

۲۲۹

۹۲ - ہم پر جفا سے ترک وفا کا گمان نہیں

۲۳۰

۹۳ - مانع دشت نوردی کوئی تدبیر نہیں

۲۳۲

۹۴ - مت مردمک دیدہ میں سمجھو یہ نگاہیں

۲۳۴

۹۵ - بر شگال گریہ عاشق ہے دیکھا چاہیے

۲۳۵

۹۶ - عشق تاثیر سے نوید نہیں

۲۳۶

۹۷ - جہاں ترا نقش قدم دیکھتے ہیں

۲۳۸

۹۸ - ملتی ہے خوتے یار سے نار التہاب میں

۲۳۹

۹۹ - گل کے لیے گر آج زخست شراب میں

۲۴۱

۱۰۰ - حیران ہوں دل کو روؤں کہ پیٹوں جگر کو میں

۲۴۳

۱۰۱ - ذکر میرا بہ بدی بھی اسے منظور نہیں

۲۴۵

۱۰۲ - نالہ جز حسن طلب اسے ستم ایجاد نہیں

۲۴۷

۱۰۳ - دونوں جہان دے کے وہ سمجھے یہ خوش رہا

۲۴۹

۱۰۴ - ہو گئی ہے غیر کی شیریں بیانی کا رگر

۲۵۰

۱۰۵ - قیامت ہے کہ سن لیلی کا دشت قیس میں آنا

۲۵۱

۱۰۶ - دل لگا کر لگ گیا ان کو بھی تنہا بیٹھنا

۲۵۲

۱۰۷ - یہ ہم جو ہجر میں دیوار دور کو دیکھتے ہیں

۲۵۳

- ۱۰۸- نہیں کہ مجھ کو قیامت کا اعتقاد نہیں
 ۱۰۹- تیرے توسن کو صبا باندھتے ہیں
 ۱۱۰- زمانہ سخت کم آزار ہے بجان اسد
 ۱۱۱- دائم پڑا ہوا تیرے در پر نہیں ہوں میں
 ۱۱۲- سب کہاں کچھ لالہ دگل میں نمایاں ہو گئیں
 ۱۱۳- دیوانگی سے دوش پہ زنا رہی نہیں
 ۱۱۴- نہیں ہے زخم کوئی بچہ کے درخور مرے تن میں
 ۱۱۵- مزے جہاں کے اپنی نظر میں خاک نہیں
 ۱۱۶- دل ہی تو ہے نہ سنگ و خشت درد سے بھرنے آئے کیوں
 ۱۱۷- غنچہ ناشگفتہ کو دور سے مت دکھا کر یوں

و

- ۱۱۸- حسد سے دل اگر افسردہ ہے گرم تماشا ہو
 ۱۱۹- کعبہ میں جا رہا تو نہ دو طعن کیا کہیں
 ۱۲۰- دار ست اس سے ہیں کہ محبت ہی کیوں نہ ہو
 ۱۲۱- قفس میں ہوں گر اچھا بھی نہ جانے میرے شیون کو
 ۱۲۲- دھوتا ہوں جب میں پیئے کو اس سیم تن کے پانوں
 ۱۲۳- واں اس کو ہول دل ہے تو یاں میں ہوں شرمسار
 ۱۲۴- واں پہنچ کر جو غش آتا پیئے ہم ہے ہم کو
 ۱۲۵- تم جاؤ تم کو غیرے جو رسم دراہ ہو
 ۱۲۶- گئی وہ بات کہ ہو گفتگو تو کیونکر ہو
 ۱۲۷- کسی کو دیکے دل کوئی نوا سنچ فغاں کیوں ہو
 ۱۲۸- رہے اب ایسی جگہ جل کر جہاں کوئی نہ ہو

د

- ۱۲۹- از مہر تابہ ذرہ دل و دل ہے آئینہ
 ۱۳۰- ہے سبزہ زار ہر در و دیوار غم کدہ

ی

- ۱۳۱- صد جلوہ رو برو ہے جو مژگاں اٹھائیے
 ۱۳۲- مسجد کے زیر سایہ خرابات چلا پیے
 ۱۳۳- بساط عجز میں تھا ایک دل یک قطرہ خوں وہ بھی
 ۱۳۴- ہے بزم بتاں میں سخن آزر دہ لبوں سے
 ۱۳۵- تا ہم کو شکایت کی بھی باقی نہ رہے جا
 ۱۳۶- گھر میں تھا کیا کہ ترا غم اسے غارت کرتا
 ۱۳۷- غم دنیا سے گر پانی بھی فرصت سراٹھانے کی
 ۱۳۸- حاصل سے ہاتھ دھو بیٹھ اے آرزو خرامی
 ۱۳۹- کیا تنگ ہم ستم زدگان کا جہاں ہے
 ۱۴۰- درد سے میرے ہے تجھ کو بقراری ہائے ہائے
 ۱۴۱- سرگشتگی میں عالم ہستی سے یاس ہے
 ۱۴۲- گر خامشی سے فائدہ اخفائے حال ہے
 ۱۴۳- تم اپنے شکوہ کی باتیں نہ کھود کھود کے پوچھو
 ۱۴۴- ایک جا حرف و وفا لکھا تھا وہ بھی مٹ گیا
 ۱۴۵- بینس میں گذرتے ہیں جو کوچے سے وہ میرے
 ۱۴۶- مری ہستی فغاں حیرت آباد تمنا ہے
 ۱۴۷- رحم کر ظالم کہ کیا بود چہ راغ کشتہ ہے
 ۱۴۸- چشم خوباں خامشی میں بھی نواہر دانہ ہے
 ۱۴۹- عشق مجھ کو نہیں وحشت ہی سہی

- ۱۵۰- ہے آرمیدگی میں نکلوش بجائے
 ۱۵۱- زندگی اپنی جب اس شکل سے گذری غالب
 ۱۵۲- اس بزم میں مجھے نہیں بنتی جیا کیے
 ۱۵۳- رقرار غرق رہ اضطراب ہے
 ۱۵۴- دیکھنا قسمت کہ آپ اپنے پر رشک آجائے ہے
 ۱۵۵- گرم فریاد رکھا شکل نہالی نے تجھے
 ۱۵۶- کارگاہ ہستی میں لالہ دارغ سامان ہے
 ۱۵۷- آگ رہا ہے درود یوار سے سبزہ غالب
 ۱۵۸- سادگی پر اس کی مرجانے کی حسرت دل میں ہے
 ۱۵۹- دل سے تری نگاہ جگر تک اتر گئی
 ۱۶۰- تسکین کو ہم نہ روئیں جو ذوق نظر لے
 ۱۶۱- گوئی دن گزرنہ گانی اور ہے
 ۱۶۲- کوئی امید بزم نہیں آتی
 ۱۶۳- دل ناداں تجھے ہوا کیا ہے
 ۱۶۴- کہتے تو ہو تم سب کو بت غالب موائے
 ۱۶۵- پھر کچھ اک دل کو بقرار ہے
 ۱۶۶- جنوں تہمت کش تسکین نہ ہو گر شادمانی کی
 ۱۶۷- نکلوش ہے سزا فریادی بیدار دلبر کی
 ۱۶۸- بے اعتدالیوں سے سبک سب میں ہم ہوئے
 ۱۶۹- جو نہ نقد دارغ دل کی کرے شعلہ پاسانی
 ۱۷۰- ظلمت کدہ میں میرے شب غم کا جوش ہے
 ۱۷۱- نہ ہوتی گر مرے مرنے سے تسلی نہ سہی
 ۱۷۲- آکر میری جان کو قرار نہیں ہے
 ۱۷۳- ہجوم غم سے یاں تک سرنگونی مجھ کو حاصل ہے
 ۱۷۴- پایہ دامن ہو رہا ہوں بس کہ میں صحرانورد

- ۱۷۵- جس بزم میں تو ناز سے گلزار میں آئے
 ۱۷۶- حسن مرگرچہ بہ ہنگام کمال اچھا ہے
 ۱۷۷- عجب نشاط سے جلا دے پلے ہیں ہم آگے
 ۱۷۸- شکوے کے نام سے بے مہر خفا ہوتا ہے
 ۱۷۹- ہر ایک بات پر کہتے ہو تم کہ تو کیا ہے
 ۱۸۰- میں انھیں چھیڑوں اور کچھ نہ کہیں
 ۱۸۱- غیر میں غفل میں بو سے جام کے
 ۱۸۲- پھر اس انداز سے بہار آئی
 ۱۸۳- تغافل دوست ہوں میرا دماغ عجز عالی ہے
 ۱۸۴- کب وہ سنتا ہے کہانی میری
 ۱۸۵- نقش نازبت طناز بہ آغوش رقیب
 ۱۸۶- گلشن کو تیری صحبت از بس کہ خوش آئی ہے
 ۱۸۷- جس زخم کی ہو سکتی ہے تدبیر رفوی
 ۱۸۸- سیلاب پشت گرمی آئینہ دے ہے ہم
 ۱۸۹- ہے وصل، جبر عالم تمکین و ضبط میں
 ۱۹۰- چاہیے اچھوں کو جتنا چاہیے
 ۱۹۱- ہر قدم دوری منزل ہے نایاں مجھ سے
 ۱۹۲- نکتہ چیں ہے غم دل اس کو سنائے نہ بنے
 ۱۹۳- چاک کی خواہش اگر وحشت بہ عریانی کرے
 ۱۹۴- وہ آکے خواب میں تسکین اضطراب تو دے
 ۱۹۵- تپش سے میری وقف کشمکش ہر تار بستر ہے
 ۱۹۶- خطر ہے رشتہ الفت رگ گردن نہ ہو جائے
 ۱۹۷- فریاد کی کوئی نے نہیں ہے
 ۱۹۸- نہ پوچھ لسنہ مرہم جراحت دل کا
 ۱۹۹- ہم رشک کو بھی اپنے گوارا نہیں کرتے

- ۲۰۰- کرے ہے بادہ ترے لب سے کسب رنگ فروغ
۲۰۱- کیوں نہ ہو چشم بتاں محو تغافل کیوں نہ ہو
۲۰۲- دیا ہے دل اگر اس کو بشر ہے کیا کہیے
۲۰۳- دیکھ کر درپردہ گرم دامن افشانی مجھے
۲۰۴- یاد ہے شادی میں بھی ہنگامہ یارب مجھے
۲۰۵- حضور شاہ میں اہل سخن کی آزمائش ہے
۲۰۶- کبھی نیکی بھی اس کے جی میں گر جلتے ہے مجھ سے
۲۰۷- زبس کر مشق تماشا جنوں علامت ہے
۲۰۸- لاغر اتنا ہوں کہ گر تو بزم میں جادے مجھے
۲۰۹- باز پیکر اطفال ہے دنیا مرے آگے
۲۱۰- کہوں جو حال تو کہتے ہو مدعا کییے
۲۱۱- رونے سے اور عشق میں بے باک ہو گئے
۲۱۲- نشہ اشاداب رنگ دساز ہامست طرب
۲۱۳- عرض ناز شوخی دندان برائے خندہ ہے
۲۱۴- حسن بے پروا خریدار متاع جلوہ ہے
۲۱۵- جب تک دہان زخم نہ پیدا کرے کوئی
۲۱۶- ابن مریم ہوا کرے کوئی
۲۱۷- بہت سہی علم گیتی شراب کیا کم ہے
۲۱۸- بارغ پاکر نقفانی یہ ڈراتا ہے مجھے
۲۱۹- روندی ہوئی ہے کوکبہ شہر یار کی
۲۲۰- ہزاروں خواہشیں ایسی کہ ہر خواہش پہ دم بکے
۲۲۱- کوہ کے ہوں بار خاطر گر صدا ہو جائے
۲۲۲- مستی بہ ذوق غفلت ساقی ہلاک ہے
۲۲۳- لب عیسیٰ کی جنبش کرتی ہے گہوارہ جنبانی
۲۲۴- آمد سیلاب طوفان صدائے آب ہے

۳۹۹

۴۰۰

۴۰۱

۴۰۲

۴۰۵

۴۰۶

۴۰۸

۴۱۰

۴۱۱

۴۱۲

۴۱۴

۴۱۶

۴۱۸

۴۱۹

۴۲۰

۴۲۱

۴۲۲

۴۲۵

۴۲۶

۴۲۷

۴۲۸

۴۳۰

۴۳۱

۴۳۲

۴۳۳

- ۲۲۵- ہوں میں بھی تماشا ئی نیرنگ تنہا
۲۲۶- سیاہی جیسے گر جائے دم تحریر کاغذ پر
۲۲۷- نجوم نالہ حیرت عاجز عرض اک افغان ہے
۲۲۸- خموشیوں میں تماشا ادا نکلتی ہے
۲۲۹- جس جانیم شانہ کش زلف یار ہے
۲۳۰- آئینہ کیوں نہ دوں کہ تماشا کہیں جسے
۲۳۱- شبنم بہ گل لالہ نہ خالی زاد ا ہے
۲۳۲- منظور تھی یہ شکل تجلی کو نور کی
۲۳۳- غم کھانے میں بودا دل ناکام بہت ہے
۲۳۴- مدت ہوئی ہے یار کو مہاں کیے ہوئے
۲۳۵- نوید امن ہے بیدار دوست جاں کے لیے

•

۴۳۴

۴۳۵

۴۳۶

۴۳۷

۴۳۸

۴۴۰

۴۴۲

۴۴۴

۴۴۶

۴۴۸

۴۵۱

پیش لفظ

محترمہ صغیر النساء بیگم سے میں کبھی ملا نہیں ہوں لیکن ان کی دختر نیک اختر ڈاکٹر فہمیدہ بیگم، رکت ترقی اردو بورڈ کی معرفت، غزلیات غالب کا عروضی تجزیہ، کے کچھ حصے دیکھنے کا حسن اتفاق۔ صغیر النساء بیگم چونکہ ڈاکٹر فہمیدہ بیگم کی والدہ ہیں اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ بزرگ خاتون سگی لیکن اس بزرگی کے باوجود انھیں پڑھنے لکھنے اور جم کر کام کرنے کا شوق ہے۔ اگلے وقتوں میں بعض سر پھرے مرد تو عروضی بازی کے رسیا ہوتے تھے لیکن خواتین اس دشت ظلمات میں ہی بادیہ پیمائی کرتے ہیں۔ مصنفہ کے فرزند ارجمند ڈاکٹر محمد نور الدین سعید، استاد اردو گورنمنٹ کالج بنگلور نے "حضرت خواجہ بندہ نواز سے منسوب دکنی رسائل" کے عنوان سے تحقیقی مقالہ لکھا۔ میسوریونی درستی سے پی ایچ ڈی کی ڈگری لی۔ میں نے ان سے مقالہ منگا کر دیکھا اور استفادہ کیا۔ اس میں انھوں نے بدلائل ثابت کیا ہے کہ خواجہ بندہ نواز نے اردو میں کوئی نثری رسالہ نہیں لکھا۔ مجھے اس سے اتفاق ہے لیکن آپ کہیں گے کہ غالب اور عروض کے سلسلے میں خواجہ احب کے دکنی رسائل کہاں سے آچکے۔ درست فرمایا۔ میرے کہنے کا مدعا محض یہ ہے کہ اس خاندان میں آفتاب است یعنی صغیر النساء بیگم صاحبہ کے گھر میں سنجیدہ علمی ماحول ہے۔

مجھ جیسے نہایت محض اور بے مروت آدمی نے ایک بار اقبال کے اردو کلام کا عروضی مطالعہ کیا۔ نئی جگہ شائع ہوا۔ ڈاکٹر فہمیدہ بیگم رادی ہیں کہ مادر مہربان نے اسے پسند کیا اور سائنس کی۔ ہم ہم ہوتا ہے کہ اسی مضمون کو دیکھ کر آں محترمہ کو خیال آیا ہوگا کہ غالب کی غزلیات کی تقطیع دی جائے انھوں نے غزل کے پہلے مصرع یا پہلے شعر کا وزن لکھنے پر اکتفا نہیں کیا بلکہ تمام غزلیات ہر مصرع کا وزن لکھ دیا۔ اس طرح گویا پوری غزلیات غالب کا مجموعہ شائع کر دیا۔ غزل کے وزن کی نشاندہی مفید ہو سکتی ہے لیکن ہر مصرع کی تقطیع کرنا میرے نزدیک کارزائد ہے۔ اتنی مدت و وقت، کاغذ اور زر کے صرفے کی کیا ضرورت تھی۔ بہر حال وہ اگر تفصیل سے محنت کرنے والی ہیں تو میں اعتراض کرنے والا کون؟ میں تو زیادہ سے زیادہ یہ مطالبہ کر سکتا ہوں کہ وہ مددے میں نشاندہی کر دیں کہ انھوں نے دیوان غالب کے کس نسخے کو پیش نظر رکھا ہے کیونکہ

مختلف ایڈیشنوں میں بعض الفاظ میں تھوڑا سا اختلاف ملتا ہے۔

اردو کے مشہور شعراء کے کلام میں سب سے میٹرھا وزن غالب کی غزل میں ملتا ہے

اگر مری جان کو قرار نہیں ہے

جو شخص عروض میں بالکل گنا اور رچا نہ ہو وہ اس غزل کا وزن نہیں بھانپ سکتا ہے۔ نئی مدعیاں عروضی دانی سے اس غزل کا وزن پوچھ کر انھیں مات دی ہے۔ اس غزل کا وزن بحر منسرح میں ہے۔

مفتعلن فاعلات مفتعلن فع (یا فاعل)

یہ اردو کے مشہور وزن مفتعلن فاعلات مفتعلن فاعلات کا قصر ہے۔ اسی سے ملتا جلتا بحر بسیط مطوی کا وزن مفتعلن فاعلن مفتعلن فاعلن ہے۔ بسیط میں تحدید یہ ہے کہ فاعلن جگہ فاعلات نہیں آ سکتا جب کہ منسرح میں جائز ہے۔ غالب نے مختصر کیے ہوئے وزن کو گھڑ سے استعمال نہیں کیا۔ میری رائے میں تو چوپٹ کر دیا ہے۔ میں فاعلات کے بعد وقف پسند کر دیا دیکھئے انشانے ایسا کر کے وزن کو نہ صرف قابل فہم بلکہ مترنم بنا دیا۔

کوئی نہیں آس پاس خوف نہیں کچھ ہوتے ہو کیوں بے حواس خوف نہیں کچھ اگر کوئی دوسرے رکن فاعلات کی ت کو متحرک کر کے اگلے رکن کے شروع میں ملا دے تو جائز ہے۔ فارسی میں اس کی مثالیں ملتی ہیں لیکن اردو کی حد تک میں اسے بھو ہڑین کہوں گا غالب نے کتاب دیکھی، ترنم کا تقاضا نظر انداز، بلکہ گوشش انداز کر دیا۔ محبوب سے خطاب اور اس وزن میں، معلوم ہوتا ہے کہ کوئی درس نظامی سے فارغ التحصیل ادیبیہ علم کا فرنگی محلی مولوی اپنی محبوبہ کو بلارہا ہے۔

اگر مری جان کو قرار نہیں ہے

کوئی کھلندر تو محبوبہ کو اس معیار الاشعار میں وزن میں پر چائے گا نہیں۔ بہر حال یہ دیکھ کر بھڑک اٹھا کہ صغیر النساء صاحبہ نے اس کا داک وزن کو صحیح صحیح طریقے پر حل کر دیا۔ بحر جثت کا مشہور وزن ہے

مفاعیلن فعلاتن مفاعیلن فعلاتن

اس کا طویل تر وزن ہے مفاعیلن فعلاتن مفاعیلن فعلاتن لیکن اردو میں عام طور

مستعمل نہیں۔ غالب کی دو غزلیات اس وزن میں ہیں۔

عجب نشاط سے جلا د کے چلے ہیں ہم آگے

حذر رکرو دمرے دل سے کہ اس میں آگ دہی ہے

بحر الفصاحت میں نظم الغنی نے پہلی غزل کے ساتھ عجب ستم کیا ہے۔ انھوں نے اس

کے تین شعر لکھ کر اسے بحر ہزج مثمن مقبوض سالم

مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن

سے ناپ دیا اس کے آگے لکھتے ہیں

اس کی تقطیع بحر جثت مخبون میں بھی ہو سکتی ہے۔

میں عرض کرتا ہوں کہ ان کی تقطیع صرف بحر جثت مخبون میں ہونی چاہیے ان کے مقول میں

تینوں شعروں کی تقطیع دونوں اوزان میں ممکن ہے لیکن انھیں پوری غزل دیکھنی چاہیے تھی۔

ذیل کے تین مصرعوں کے بارے میں وہ کیا کہیں گے۔

وگر نہ ہم بھی اٹھاتے تھے لذت ستم آگے

کہ اس کے در پہ پہنچتے ہیں نامر سے ہم آگے

یہ عمر جو پریشانیاں اٹھاتی ہیں ہم نے

ان مصرعوں کی تقطیع کب بحر ہزج کے وزن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن میں

ہو سکتی ہے۔ دوسرے رکن مفاعیلن کا تقاضا کہاں پورا ہوتا ہے یہاں جثت کا فعلاتن ہی

آ سکتا ہے۔ کسی نظم یا غزل کا وزن اس کے دو چار مصرعوں کو دیکھ کر متعین نہیں کیا جاسکتا بلکہ تمام

مصرعوں کو ملحوظ کر کے ایسا وزن دریافت کرنا ہوتا ہے جس پر ہر مصرعہ تولد جاسکے اس طرح

یہ غزل بحر جثت ہی میں ہے، ہزج میں نہیں۔ فاضل مستغنی نے بھی یہی فیصلہ کیا ہے۔

انھوں نے مختلف غزلوں کی تقطیع میں یہ دو وزن لکھے ہیں۔

ع۔ بحر الفصاحت ص ۱۸۳ راجہ رام کی بکڈ یو لکھنؤ سنہ ۱۸۸۰ء

مفعول فاعلات مفاعیل فاعلاتن

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن

ان دونوں کے آخری رکن کو فاعلاتن کیوں کیا جائے، فاعلات کیوں نہیں۔ سالم وزن کا آخری

رکن فاعلاتن ہے اس سے فاعلات اخذ کرنا سامنے کی بات ہے ظاہراً صغیر النساء صاحب نے

بحر الفصاحت کو سامنے رکھا ہے جس میں دونوں اوزان کا آخری رکن فاعلاتن لکھا ہے لیکن

میرے سامنے عروض کی چند دوسری کتابیں ہیں یعنی قواعد العروض از قدس سرہ، چراغ

سخن از یاس بگاز اور جوہر العروض از جوہر مراد آبادی۔ ان تینوں میں آخری رکن "فاعلاتن"

لکھا ہے۔ ان میں اول الذکر دونوں کتابیں مستند ہیں اس طرح میری رائے میں فاعلاتن

ہی مرجح ہے۔ دوم کے مولوی صاحب نے بھی تو کہا تھا۔

من ذانم فاعلاتن فاعلاتن

ختم کلام پر میں کہوں گا کہ جناب مصنفہ عروض میں کامل اور طاق ہیں۔ انھوں نے غالب کی

جملہ غزلوں کی تقطیع کر کے عروض میں بھٹو داخل رکھنے والوں کو سہولت فراہم کی ہے ہو سکتا ہے

وہ اسے پڑھ کر اور مصرعوں کی تقطیع پر انگلی پھیر کر عروض میں اور زیادہ درک و دخل پائیں۔

یہی اس کتاب کی افادیت ہے۔

حیدر آباد

۵/ مئی ۱۹۸۲ء

دستخط

گیان چند

کتاب کے بارے میں

فن عروض کا حاصل کرنا آسان بھی ہے اور مشکل بھی۔ آسان اس معنی میں کہ اس کی بنیاد زبان کے فطری اصولوں پر ہے اور مشکل اس معنی میں کہ اس میں کئی ہارکیاں اور تراکیب ہیں جن پر دسترس حاصل کرنے کے لیے مشق اور مناسبت دونوں درکار ہیں۔ گزشتہ چند برسوں سے عروض کی مرکزی اہمیت اور فن شاعری سے اس کے تعلق کے بارے میں احساس عام ہو چلا ہے۔ یہ صورت حال بہت خوش آئند ہے، کیونکہ مغربی تعلیم اور بعض غلط ادبی نظریات کے زیر اثر ہم لوگ یہ سمجھ بیٹھے تھے کہ ہمارا عروض ان کا ررفہ اور غیر ضروری ہے۔ اس غلط فہمی نے شاعری اور شاعروں دونوں کو نقصان پہنچایا۔ ہمارے کلاسیکی شعرا کی بہت سی خوبیاں اس لیے بروہ خفا میں رہ گئیں کہ ہم لوگ ان کے کلام کا عروضی تجربہ کرنے سے قاصر تھے۔ اس پس منظر میں دیکھیں تو جناب صغیر النساء بیگم کی زیر نظر تصنیف غیر معمولی اہمیت کی حامل نظر آتی ہے۔ غالب ہمارے سب سے بڑے شاعر ہیں اور ان کے فن و فکر دونوں نے ان کے بعد تمام نسلوں کو متاثر کیا ہے۔ لہذا غالب کی غزلوں کا عروضی تجربہ ایک ایسی ضروری کارگذاری تھی جس کو انجام دینے کے لیے جناب صغیر النساء بیگم کو عروض پر کامل دستگاہ ہے۔ انھوں نے غالب کے اشعار کی بحر و قافیہ کے سلسلے میں پوری مہارت کا ثبوت دیا ہے۔ ممکن ہے ان کی بعض رایوں اور فیصلوں سے ہم اتفاق نہ کریں لیکن اس میں کوئی کلام نہیں کہ ان رایوں اور فیصلوں کو بعض مستند اساتذہ کی پشت پناہی حاصل ہے۔ انھوں نے عروض کے اصولوں کو بڑی سہجی سے برتا ہے اور ان تمام چیزوں کو اپنی توجہ کے دائرے میں منضبط کیا ہے جنہیں ہم آسانی کی خاطر نظر انداز کر دیتے ہیں۔ تقطیع کرنے کا جو طریقہ انھوں نے اپنی کتاب میں بیان کیا ہے وہ کلاسیکی کتابوں میں بیان کیے ہوئے طریقوں کے غلط فہم عام آسان ہے۔

مجھے یقین ہے کہ اس کتاب کی پدمبرائی علمی اور طالب علمانہ دونوں حلقوں میں یکساں ہوگی۔

شمس الرحمن فاروقی

نئی دہلی ۲۰ ستمبر ۱۹۸۳ء

فن عروض

چند بنیادی باتیں

عروض آہنگ شعر کے متعین کرنے کے نظام اور قواعد کا نام ہے۔ یہ فن وہ سلسلہ سانچے فراہم کرتا ہے جن پر ہر شعر کا آہنگ لکھ کر موزوں بنایا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ یہ وہ کسوٹی ہے جس پر ہر شعر کے آہنگ کو پرکھا جاتا ہے۔

عروض شعر کا تکنیکی معیار متعین کرتا ہے۔ جب تک شعر آہنگ کے اعتبار سے سلسلہ معیار پر پورا نہیں اترتا تکنیکی نقطہ نظر سے اسے شعر تسلیم نہیں کیا جاسکتا۔ شعر میں بنیادی اہمیت کے لیے آہنگ کو حاصل ہے۔ یہی آہنگ ہی شعر کی پہچان ہے اور اس کا امتیازی وصف و لازمہ بھی۔ یہی آہنگ اسے نثر سے ممتاز کرتا ہے اور شعر میں کہی ہوئی بات کی تاثیر کو دو چند کرتا ہے۔

کارکردگی کے اعتبار سے عروض اس طریقہ ہائے کار کا نظام ہے جس کے ذریعہ شعر کا آہنگ یافتہ کیا جاتا ہے۔ اور اس کی موزونیت و ناموزونیت کی نشاندہی کی جاتی ہے۔ اس کی پہچان کے لیے ماہرین عروض نے نظام عروض کو ایسے ترازو سے تشبیہ دی ہے جس کے ایک پلڑے میں شعر اور دوسرے میں مقررہ وزن رکھے گئے ہوں اگر دونوں میں پوری پوری مطابقت ہو تو شعر موزوں ہے۔ اگر اس کے خلاف ہو تو ناموزوں اور ساقط وزن ہے۔

بحر

ان خاص الفاظ کو کہتے ہیں جن پر شعر کو تولاد اور جانچا جاتا ہے کہ شعر کا وزن ٹھیک ہے یا نہیں بحر کو وزن بھی کہتے ہیں۔

بمقتضیٰ آہنی ہوگی شعر میں اس میں موسیقیت اور نرم زیادہ ہوگا۔ مگر بعض بحروں میں یہ خوبی نہیں اس لیے وہ مقبول و مروج نہیں۔

ارکان بحر

بحر جن اجزاء سے بنتی ہے ان کو ارکان اور اس کے ہر حصہ کو رکن کہتے ہیں۔ ارکان کو افاعیل ا مثال اور اوزان بھی کہتے ہیں۔

بنیادی وزن فاعل ہے۔ اس میں بعض حروف اضافہ کر کے دس اوزان وضع کیے گئے ہیں ان سب کو ماکر ارکان افاعیل بھی کہتے ہیں۔ اور وہ یہ ہیں۔

- ۱۔ فاعولن

ف	ع	و	ل	ن
---	---	---	---	---

 ان دونوں کو پانچ حرفی
- ۲۔ فاعلن

ف	ا	ع	ل	ن
---	---	---	---	---

 ارکان کہا جاتا ہے

- ۳۔ مفاعیلن

م	ف	ا	ع	ی	ل	ن
---	---	---	---	---	---	---
- ۴۔ مفعولات

م	ف	ع	و	ل	ا	ت
---	---	---	---	---	---	---
- ۵۔ فاعلاتن

ف	ا	ع	ل	ا	ت	ن
---	---	---	---	---	---	---
- ۶۔ فاعلاتن

ف	ا	ع	ل	ا	ت	ن
---	---	---	---	---	---	---
- ۷۔ مستفعلن

م	س	ن	ت	ک	ع	ل	ن
---	---	---	---	---	---	---	---
- ۸۔ مس تفعیلن

م	س	ن	ت	ک	ع	ل	ن
---	---	---	---	---	---	---	---
- ۹۔ متفعلن

م	ت	ک	ع	ل	ا	ن
---	---	---	---	---	---	---
- ۱۰۔ مفاعلتن

م	ف	ا	ع	ل	ا	ت	ن
---	---	---	---	---	---	---	---

ان آٹھ ارکان کو سات حرفی ارکان کہا جاتا ہے۔

چونکہ چوکور خانوں میں اوزان کے حروف کو الگ الگ لکھا گیا ہے اس لیے اس کی وضاحت ضروری ہے۔

۱۔ چوکور خانوں کے ہر حرف پر کوئی ڈکوائ علامت ہے۔ جیسے

زبر، زیر، پیش، جزم

۱۔ جن حروف پر زبر، زیر اور پیش ہے ان کو متحرک کہتے ہیں۔

۲۔ جن حروف پر جزم ہے ان کا نام ساکن ہے۔

۳۔ چوکور خانوں میں حروف کی تقسیم دو طریقوں سے کی گئی ہے۔

۱۔ بعض خانوں میں دو حروف ہیں۔

۲۔ بعض خانوں میں تین حروف ہیں۔

۳۔ دو حروف والے لفظ کو سبب کہتے ہیں۔

(۱) اگر کسی سبب میں پہلا حرف متحرک اور دوسرا ساکن ہو تو اسے سبب خفیف کہتے ہیں۔

کُن۔ لُن۔ گُن۔ گت۔ ن
فَا۔ فَا۔ دَب۔ دَب

(۲) اگر کسی سبب میں دونوں حروف متحرک ہوں تو اسے سبب ثقیل کہا جاتا ہے۔

مُتَفَا۔ م۔ تَفَا۔ سِرَرہ۔ سِرَرہ

سبب ثقیل صرف ترکیب کے ساتھ آتا ہے۔

۴۔ تین حرفی لفظ کو تند کہتے ہیں۔

(۱) اگر کسی تند میں پہلے دو حرف متحرک اور تیسرا ساکن ہو تو اسے تند مجموع کہا جاتا ہے۔ جیسے

فَعُو۔ فَعُو۔ ذُو۔ قَلَم۔ قَلَم۔ قَلَم

عَلَن۔ عَلَن۔ جِجَر۔ جِجَر۔ جِجَر

(۲) اگر پہلا اور تیسرا حرف متحرک اور درمیانی حرف ساکن ہو تو اسے تند مفروق کہتے ہیں جیسے

فَاعِلَن۔ فَا۔ عِلَن۔ ذُکْرَب۔ ذُکْرَب۔ ذُکْرَب

فَاعِلَا۔ فَا۔ عِلَا۔ جَاہِب۔ جَاہِب۔ جَاہِب

تند مفروق کسی ترکیب یعنی اضافت سے جوڑے گئے دو الفاظ میں ہی آتا ہے۔

اوپر کی مثالوں سے چند باتیں سامنے آتی ہیں۔

(۱) وزن کے رکن میں جتنے حروف ہیں، مقابل دیے ہوئے لفظ میں بھی اتنے ہی حروف ہیں۔

(۲) ساکن حرف کے مقابل میں ساکن حرف ہی آیا ہے

(۳) متحرک حرف کے مقابل متحرک حرف ہی آیا ہے

خواہ زبر کے مقابل پیش آئے

یا

زیر کے مقابل زبر آئے

یا

پیش کے مقابل زیر آئے

لیکن ضروری ہے کہ متحرک حرف کے مقابل متحرک ہی آئے۔

بجریں

ایک شعر الفاظ کا خوش آہنگ مجموعہ ہوتا ہے۔ اوپر دیے ہوئے اوزان وہ ٹکڑے ہیں جن کو الگ چار چار کبھی تین تین جوڑنے سے یہ آہنگ حاصل ہوتا ہے۔ وزن کے ٹکڑوں کو الگ الگ ٹھنگ سے جوڑ کر ان کو الگ نام دیے گئے ہیں جنہیں بجریں کہا جاتا ہے۔ مثلاً

مفاعیلین۔ مفاعیلین۔ مفاعیلین۔ مفاعیلین۔ مفاعیلین۔ مفاعیلین۔ مفاعیلین۔ مفاعیلین۔

غالب کا ایک شعر ہے

(۱) اسد بسمل ہے کس انداز کا قاتل سے کہتا ہے (۲) تو مشق ناز کر خونِ دو عالم میری گردن پر

غالب کا یہ شعر کھل ہوئی شکل میں اس طرح آتا ہے

اَسْدُ بَسْمَلْ	ہے کس انداز	کَا قَاتِلْ	سے کہتا ہے
اَسْدُ بَسْمَلْ	ہے کس انداز	کَا قَاتِلْ	سے کہتا ہے

اَسْدُ بَسْمَلْ	ہے کس انداز	کَا قَاتِلْ	سے کہتا ہے
اَسْدُ بَسْمَلْ	ہے کس انداز	کَا قَاتِلْ	سے کہتا ہے

دوسرے الفاظ میں اوزان کا یہ مجموعہ

مفاعیلین۔ مفاعیلین۔ مفاعیلین۔ مفاعیلین۔ مفاعیلین۔ مفاعیلین۔ مفاعیلین۔ مفاعیلین۔
غالب کے ان الفاظ کے مجموعے یعنی

اسد بسمل ہے کس انداز کا قاتل سے کہتا ہے تو مشق ناز کر خونِ دو عالم میری گردن پر
سے پوری پوری مطابقت رکھتا ہے۔

اوزان اور شعر کے الفاظ میں

(۱) متحرک حرف کے مقابل متحرک حرف آیا ہے۔

(۲) ساکن حرف کے مقابل ساکن حرف آیا ہے۔

(۳) شعر کے تمام الفاظ وزنوں کے آٹھ الفاظ میں برابر برابر تقسیم ہو گئے ہیں۔ اس لیے شعر موزون اور پر کے شعر میں مفاعیلین آٹھ بار آیا ہے جب کہ کوئی اوزان آٹھ بار یا چھ بار یا ناسی آٹھ بار پیدا کرتے ہیں تو سب کو ملا کر بھر کہتے ہیں۔

دیوان غالب میں کل نو بجریں استعمال ہوئی ہیں۔ ان کے نام حسب ذیل ہیں۔

وزن

بجریں کا نام

بجر رمل۔ فاعلاتن۔ فاعلاتن۔ فاعلاتن۔ فاعلاتن۔ فاعلاتن۔ فاعلاتن۔ فاعلاتن۔ فاعلاتن۔

بجر مزج۔ مفاعیلین۔ مفاعیلین۔ مفاعیلین۔ مفاعیلین۔ مفاعیلین۔ مفاعیلین۔ مفاعیلین۔ مفاعیلین۔

بجر جزم۔ مستفعلن۔ مستفعلن۔ مستفعلن۔ مستفعلن۔ مستفعلن۔ مستفعلن۔ مستفعلن۔ مستفعلن۔

بجر مقارب۔ فاعلاتن۔ فاعلاتن۔ فاعلاتن۔ فاعلاتن۔ فاعلاتن۔ فاعلاتن۔ فاعلاتن۔ فاعلاتن۔

بجر مضارع۔ مفاعیلین۔ مفاعیلین۔ مفاعیلین۔ مفاعیلین۔ مفاعیلین۔ مفاعیلین۔ مفاعیلین۔ مفاعیلین۔

بجر مجتث۔ مس تفعیلن۔ فاعلاتن۔ مس تفعیلن۔ فاعلاتن۔ مس تفعیلن۔ فاعلاتن۔ مس تفعیلن۔ فاعلاتن۔

بجر مقتضب۔ مفعولات۔ مستفعلن۔ مفعولات۔ مستفعلن۔ مفعولات۔ مستفعلن۔ مفعولات۔ مستفعلن۔

بجر مسرح۔ مستفعلن۔ مفعولات۔ مستفعلن۔ مفعولات۔ مستفعلن۔ مفعولات۔ مستفعلن۔ مفعولات۔

بجر خفیف۔ فاعلاتن۔ مس تفعیلن۔ فاعلاتن۔ مس تفعیلن۔ فاعلاتن۔ مس تفعیلن۔ فاعلاتن۔ مس تفعیلن۔

اوپر کی پہلی چار بجریں میں ایک ہی وزن آٹھ بار آیا ہے۔ ان بجروں کو جن میں ایک ہی وزن کی

تکرار ہو مفرد بجر کہتے ہیں۔

پانچ سے لے کر آٹھویں بجر تک دو مختلف اوزان ساتھ ساتھ چار چار بار آئے ہیں۔ نویں بجر

میں فاعلاتن چار بار اور مس تفعیلن دو بار آیا ہے۔ جب کبھی بجر میں ایک جیسے زیادہ مختلف وزن

ساتھ ساتھ آئیں تو ایسی بجر کو مرکب بجر کہتے ہیں۔ پانچ سے نو تک تمام بجریں مرکب بجر ہیں۔

۱۱ کسی بجر میں آٹھ وزن ہوں تو اسے مشمن کہتے ہیں۔ اگر آٹھ بجریں مشمن ہیں۔

مجھے خاصہ دکھ پہنچایا۔

دوسرا اس سے زیادہ جان کا وہ واقعہ یہ ہوا کہ اس ہنگامے کے دوران اکیڈمی کے ایک فاضل رکن اور سابق وزیر اس کتاب کا مسودہ بہ غرض مطالعہ یا یہ غرض تجسس دفتر سے لے گئے، پھر شرب دروزیادہ بانی اور ان کے در پر جہیز سائی کرنے کے باوجود مسودہ نہ لوٹایا۔ وہ مسودہ اب تک ان کی ملکیت بنا ہوا ہے، منج بیت اللہ کو جانے سے پہلے آخری بار پھر کوشش کی گئی، کہ مسودہ حاصل ہو جائے، لیکن اس بندہ خدا کو توفیق نہ ہوئی کہ امانت لوٹائی جاتے۔

فن عروض سے واقف حضرات جانتے ہیں کہ یہ کتنے دماغ سوزی کا کام ہے اور وہ بھی پوری غزلیات کا عروضی تجزیہ۔ بہر حال میں نے بچوں کے اصرار پر از سر نو تمام غزلیات کے تجزیے کا کام شروع کیا اور شرب دروزی کی محنت شاقہ کے بعد اسے پورا کر لیا، خدا کا شکر ہے کہ یہ کتاب آپ کے ہاتھوں میں ہے۔

میری نہایت ایمان دارانہ کوشش رہی ہے کہ اس کتاب میں بحر وں کی تحلیل سے لے کر حرکات تک پورا متن ہر طرح کی فرد گداشت سے پاک ہو، تاہم اس امکان کو رد نہیں کیا جاسکتا، کہ کہیں کہیں کوئی غلطی غیر ارادی طور پر جگہ پا گئی ہو، کتاب کا بے عیب ہونا چونکہ میری خواہش ہے اس لیے کسی قسم کی کمزوری میرے علم میں لائی گئی تو میں بہت شکر گزار ہوں گی اور دوسرے ایڈیشن کے موقع پر اس پر غور کیا جائے گا۔

آخر میں مجھے اپنی لخت جگر ڈاکٹر فہمیدہ اور نور نظر محمد نور الدین سعید کا ذکر کرنا ہے جن کی مسلسل اصرار اور حوصلہ افزائی نے بہتر برس کی پیرائے سالی میں میری روح کو گرمائے رکھا اور یہ کام تکمیل پر پہنچا، کتاب کی ترتیب میں سعید نے میرا بہت ہاتھ بٹایا اور فہمیدہ نے کتابت و طباعت کے سلسلہ میں بہت سی مشکلیں صبر کے ساتھ برداشت کیں، مولانا بچوں کو سعادت دارین سے نوازے۔

میں ڈاکٹر گیان چند جین اور جناب شمس الرحمان فاروقی کی شکر گزار ہوں جنہوں نے کتاب کے کسی صفحے ملاحظہ فرمانے کی زحمت اٹھائی، اپنا قیمتی وقت اس کام کے لیے صرف کیا، اور اپنی موقر رائے عنایت فرمائی۔

صغیر النساء بیگم۔ نئی دہلی ستمبر ۱۹۸۳ء

مقدمہ

ابتداء میں غزلیات غالب کا عروضی تجزیہ صرف اپنے شوق کی خاطر کیا تھا، مگر عروض کے میدان میں ایسے کام کی اہمیت اور افادیت کے پیش نظر زیادہ تفصیل سے کام کرنے کا فیصلہ کیا جس کا ایک سبب یہ بھی ہے کہ ایسا تفصیلی کام عروض کے میدان میں نظر سے نہیں گزرا، ایک طائر سے یہ عروضی تجزیہ اپنی نوعیت کا پہلا تجزیہ ہی سمجھنا چاہیے اس کا ایک اور سبب یہ بھی رہا کہ گذشتہ دہوں میں ادب میں انقلابی تبدیلیاں رونما ہوئی ہیں، شعر عروضی یا ہندی سے آزاد اور آزاد سے نشر نما ہو گیا ہے، شعر کے اس سفر میں عروض جیسا سست قدم رفیق گرد و غبار میں اٹ کر بہت پیچھے رہ گیا ہے، اگر نیا شعر عروض کی رفاقت کو گوارا نہیں کرتا تو یہ اس کے اختیار اور مرضی کی بات ہے، لیکن یہی رجحان کلاسیکی شعر کی موسیقی، اس کے آہنگ اور اس کے صوتی رچاؤ کے شعور پر خاک ڈالنے کی جسارت کرنے لگے تو میرا خیال ہے کہ ہمارے ادب اور اس کی جمالیاتی قدروں کا بڑا نقصان ہوگا، چنانچہ اس شعور کی آبیاری کرنے اور فن عروض کو اس کا حقیقی مقام پر قرار رکھنے کے لیے میں نے غالب کا سہارا لیا ہے۔ کیوں کہ ما نوس شعر سے عروض تک پہنچنا نا مانوس عروض سے شعر تک پہنچنے سے زیادہ دلچسپ، مفید اور آسان ہے، یہی وجہ ہے کہ اس کتاب میں فن عروض کی چند مبادیات کو بھی شامل کر لیا گیا ہے نہ صرف شامل کیا۔ بلکہ اسلوب بیان میں بھی احتیاط برقی ہے، ثقیل الفاظ اور خاص خاص اصطلاحات سے پرہیز بھی کیا ہے، اور مسلسل بیان کی جگہ بحری محرکات فراہم کی گئی ہیں، تاکہ عروض کی تفہیم میں آسانی ہو، عروضی تجزیے میں سالم بحر وں کے تجزیے کو مزاحف بحر وں کے

برابر کا درجہ دیا گیا ہے، ماہرین عروض کی نظر میں یہ ٹکڑا غیر ضروری ہے لیکن اس عمل کے پیچھے بھی خیال کار فرما ہے، اگر مبتدی کو فن عروض کی تفہیم میں بڑی مدد ملے گی۔
مجھے یہ خوش فہمی بھی ہے کہ میری یہ ناچیز تصنیف عروض غالب کے تفصیلی مطالعہ میں مدد دے گی میں نے محض غزلیات کے عروضی تجزیے پر اکتفا نہیں کیا ہے بلکہ غزلیات غالب کے کل عروضی اعداد و شمار بھی فراہم کر دیے ہیں، ان سے ہر ایک نظریہ بھی معلوم ہو جاتا ہے، کہ غالب کی سب سے پسندیدہ بحر میں کون سی ہیں، کس مزاج کی غزلیں کن بحر میں کہی گئی ہیں۔ آیا غالب کے کلام نے بحر میں کس مزاج کو متاثر کیا ہے، کس خاص بحر میں کتنی غزلیں کہی گئی ہیں، اور کس خاص بحر میں کس قدر اشعار کہے گئے ہیں، اشارے اور فہرستوں میں یہ اہتمام کیا گیا ہے، کہ کسی بھی غزل یا بحر کی نشان دہی فوراً ہو سکے، غرض مجموعی طور پر ہر ممکن پہلو سے کتاب کو مفید بنانے کی کوشش کی گئی ہے۔

ہماری کلاسیکی شاعری نے عروض کو بجا طور پر شعر کا ایک اہم جز تصور کیا اور اسی قدر سنجیدگی سے اسے برتنا بھی ہے، مواد، فکر اور فلسفے کے نقطہ نظر سے اردو شاعری میں بتدریج ارتقا ہوا، لیکن ہر مرحلے پر اس کی قدر مشترک عروض ہی رہی ہے، عروضی رچاؤ نے اردو شعر کو اس کے اولین دور سے ہی جو وزن، وقار، ٹھہراؤ اور استحکام بخشا ہے اس کی وجہ سے صدیوں پرانے شعر اور جدید شعر میں شاید ہی فصل زمانی نظر آتا ہو، جیسا کہ صرف پچیس سال پہلے کی نثر اور موجودہ تشریں واضح فرق ہے موزونیت اور ناموزونیت کی بحث سے قطع نظر شاعری کے تسلسل اور ترنم کو برقرار رکھنے میں عروض نے جو کام کیا ہے، اس کی وقعت کبھی گھٹانی نہیں جاسکتی عروض اس کے سوا اور کیا ہے، کہ شعر کے متعدد آہنگوں کو تحریری صورت میں متعین کرنے کا ہنر ہے بحر میں دراصل حروف علت اور حروف صحیح کے مرکبات کی وہ مختلف صورتیں ہیں، جو آپس میں ربط سے متعدد آہنگ پیدا کرتی ہیں، اور یہ آہنگ شعر کے الفاظ کے ساتھ مل کر دھیمپن، زور و شدت، شکوہ جلال، نرم روی اور روانی وغیرہ کی کیفیات کو متحرک کرنے میں مدد کرتی ہیں، ہماری شاعری میں بعض بحر میں مخصوص موضوعات کے لیے جو شخص کی ہوتی ملتی ہیں، وہ اسی عروضی شعور کا نتیجہ ہیں، مثلاً مثنوی کے لیے بحر متقارب اور رباعی کے لیے بحر ہزج کی، اس طرح نثر یا شعر کی موسیقیت کا معاملہ پہلے سے طے کر لیا گیا ہے۔

ہماری مسلمہ کلاسیکی شاعری کے ہاں فن عروض کی پختگی دیکھتے ہوئے اعتراف کرنا پڑتا ہے، کہ انھوں نے کس قدر جگر کا دی کی ہوگی ان کے کلام کی عروضی خوبیاں محض اتفاق نہیں ہے، بلکہ اس کے پیچھے برسوں کی محنت اور غور و فکر کار فرما ہے، غالب کا بھی یہی حال غالب مفکر، شاعر، جدت پسند اور صاحب اسلوب ہونے کے ساتھ ساتھ ایک ماہر عروض بھی تھے، ان کی غزلیات کے کل تجزیے سے کم سے کم یہی نتیجہ نکالا جاسکتا ہے، بحر دل کے انتخاب میں بھی غالب نے اپنے وقت پسند مزاج کا ثبوت دیا ہے اور دو کی سب سے معروف بحر، بحر مل کا استعمال ان کے ہاں سب بحر میں ہے، اس کے ساتھ ہی بحر مضارع جیسی ثقیل بحر تقریباً اسی قدر استعمال ہوتی ہے، اس سے زیادہ غزلیں جو سالم بحر میں لکھی گئی ہیں، وہ ہزج میں ملتی ہیں، اس بحر میں انھوں نے شمس مسدس بحر میں کے "۵۳" غزلیں لکھی ہیں، جن میں ۲۴ سالم ہیں، ایک ہی وزن میں لکھی جائے والی سب سے زیادہ غزلوں میں، بحر مضارع، مکخوف، مخدوف یا مقصور کا ذکر ضروری ہے جس میں انھوں نے ۴۶ غزلیں لکھی ہیں، بحر مل میں انھوں نے کل ۸۴ غزلیں کہی ہیں جن میں ۲۶ غزلیں مل مثنوی مخدوف یا مقصور میں ہیں، بحر مل مثنوی مخدوف کے سوا آنے والے زحافات مخبون مقصور، مخبون مخدوف، ابتر، اور ابتر مسبق کو اگر ایک ہی وزن شمار کر لیا جائے تو اس میں کل "۲۰" غزلیں ہیں،

» غزلیات غالب درج ذیل نو بحر میں کہی گئی ہیں۔

مل، مضارع، ہزج، مجتث، مقتضب، خفیف، متقارب، منسرح اور رجز ہیں، غزلیات کے علاوہ ان کا باقی کلام قصیدہ، قطعو، رباعی، سہرا وغیرہ سب انھیں بحر میں لکھا گیا ہے،

ان سب بحر میں کی تفصیل حسب ذیل ہے،

۱۔ بحر مل۔ اصل ارکان۔ فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن غالب نے بحر مل میں سب سے زیادہ غزلیں کہی ہیں، ان کے کلام کا ایک تہائی۔ زیادہ حصہ اسی بحر میں ہے،

مل کی مثنوی بحر میں انھوں نے "۷۴" اور مسدس بحر میں "۱۰" غزلیں کہی ہیں۔

مثنیٰ بحر میں

- (۱) بحر رمل مثنیٰ محذوف - فاعلاتن، فاعلاتن، فاعلاتن، فاعلن، فاعلن
- (۲) بحر رمل مثنیٰ محذوف یا مقصور - فاعلاتن، فاعلاتن، فاعلاتن، فاعلن / فاعلان
- (۳) بحر رمل مثنیٰ مخبون، محذوف، مخبون مقصور، محذوف مقطوع مخبون مسکن مقصور
فاعلاتن، فاعلاتن، فاعلاتن، فاعلن، فاعلن، فاعلان
- (۴) بحر رمل مثنیٰ مشکول، فاعلاتن، فاعلاتن، فاعلاتن، فاعلن، فاعلن

مردس بحر میں

- (۱) بحر رمل مردس محذوف / محذوف یا مقصور - فاعلاتن، فاعلاتن، فاعلن / فاعلان / ۴ غزلیں
- (۲) بحر رمل مردس مخبون محذوف، مخبون مقصور، محذوف مقطوع، مخبون مسکن مقصور / ۶ غزلیں

۲ بحر مضارع

اصلی ارکان مفاعیلن، فاعلاتن، مفاعیلن، فاعلاتن

غالب نے بحر رمل کے بعد اس بحر میں سب سے زیادہ غزلیں یعنی ۷۵ کہی ہیں اس بحر میں ان کے کہے ہوئے اشعار کی تعداد "۳۶۸" ہے جو کل اشعار "۱۴۵۶" کا چوتھائی حصہ ہے یہ بحر تقریباً تمام تر زحافات اُخرب، مکثوف، محذوف یا مقصور کے ساتھ ہی استعمال ہوتی ہے،

- (۱) بحر مضارع مثنیٰ اُخرب، مفعول، فاعلاتن، مفعول، فاعلاتن
- (۲) بحر مضارع اُخرب، مکثوف مقصور / محذوف / محذوف یا مقصور
مفعول، فاعلاتن، مفاعیلن، فاعلن / فاعلان

۳ بحر ہزج

اصلی ارکان مفاعیلن، مفاعیلن، مفاعیلن، مفاعیلن

غالب کی پسندیدہ بحر میں بحر ہزج کا درجہ تیسرا ہے اس بحر میں غالب کی

کی "۵۳" غزلیں ملتی ہیں، اشعار کے اعتبار سے اس بحر میں "۲۸۹" اشعار ہیں جو کل کا ۱/۲ حصہ بنتے ہیں، قابل ذکر بات یہ ہے کہ سالم بحر میں کہی ہوئی غالب کی سب سے زیادہ غزلیں اسی بحر میں ملتی ہیں،

مثنیٰ بحر میں

- (۱) بحر ہزج سالم، مفاعیلن، مفاعیلن، مفاعیلن، مفاعیلن
- (۲) بحر ہزج اُخرب - مفعول مفاعیلن، مفعول، مفاعیلن
- (۳) بحر ہزج اُخرب، مکثوف مقصور، مفعول مفاعیلن، مفاعیلن، مفعول / فاعلان

مردس بحر میں

- (۱) بحر ہزج مردس محذوف یا مقصور - مفاعیلن، مفاعیلن، مفعول / فاعلان
 - (۲) بحر ہزج مردس - اُخرب، محذوف، مقبوض، اشتر
- مفعول، مفاعیلن، مفعول، فاعلن، فاعلن، فاعلن
اُخرب، مقبوض، محذوف، اُخرب، اشتر، محذوف

۴ بحر مجتث

اصلی ارکان مستفعلن، فاعلاتن، مستفعلن، فاعلاتن

بحر مجتث میں کل ۲۳ غزلیں ہیں، اور اس میں کل اشعار غزلیات کا ۱/۲ حصہ ہیں "۱۴۵۶" / ۱۴۰ - سب غزلیں زحاف مخبون کے ساتھ کہی گئی ہیں، اور ضمنی زحاف، مخبون مقصور، مخبون محذوف، محذوف مقطوع اور مخبون مسکن مقصور ایک ایک سے لے کر چار چار تک آتے ہیں،

- (۱) مجتث مثنیٰ مخبون - مفاعیلن، فاعلاتن، مفاعیلن، فاعلاتن
- (۲) مجتث مثنیٰ مخبون، مخبون محذوف / مخبون مقصور / اُخرب / اُخرب

۵۔ بحر خفیف

اصل ارکان۔ فاعلاق، مستفعِل، فاعلاق
یہ بحر سدس الاصل ہے اردو شعرا نے اسے تمام طور پر مزاحف میں استعمال کیا ہے،
بنیادی زحاف مخبون کے علاوہ اس میں ضمنی زحاف مخبون مقصور، مخبون محذوف، ابرار اور
ابتر مسبق بھی آئے ہیں کسی ایک ہی غزل میں ان زحافات کا جمع کرنا جائز ہے، اس بحر میں
غالب کی نو غزلیں ملتی ہیں۔ یہ سب کی سب نہایت ہی رواں اور مقبول غزلیں ہیں، اور
اس بحر کی کم از کم ۵، غزلیں گائی گئی ہیں،

۶۔ متقارب

اصلی ارکان، فاعولن، فاعولن، فاعولن
تمام غزلیں سالم ہیں، اور اس بحر میں صرف ۳ غزلیں ہیں

۷۔ بحر رجز

اصلی ارکان۔ مستفعِلن، مستفعِلن، مستفعِلن
اس بحر میں بھی غالب کی صرف ۲، غزلیں ہیں اور دونوں ردیف نون میں ہیں، اور
زحافات مخبون، مطوی اور مخبون کے ساتھ آتی ہیں،
(۱) رجز۔ مخبون، مطوی اور مخبون نڈال کے ساتھ آتی ہیں۔
مفتعلن، مفاعیلن، مفتعلن، مفاعیلن / مفاعیلان

۸۔ بحر منسرح

اصلی ارکان۔ مفتعلن، مفعولات، مفتعلن، مفعولات
اس بحر میں غالب کی صرف ایک ہی غزل ہے جس کا مطلع ہے
اگر میری جان کو قرار نہیں ہے۔ طاقت بیدار منتظر نہیں ہے
بحر منسرح مثنیٰ مطوی منخور مفتعلن فاعلات، مفتعلن فاع

۹۔ بحر مقتضب

ماہرین عروض نے غزلیات غالب کے بحر دہ کا ذکر کرتے ہوئے اکثر اس بحر کو ان
استعمال شدہ بحر دہ میں شمار نہیں کیا ہے، عروضیوں نے اس بحر میں کئی ہوئی غزلوں کو بحر ہز
مثنیٰ اشتر میں شامل کر لیا ہے، حالانکہ ان کی تین غزلیں بحر مقتضب میں ہیں،
(۱) سید مبارک علی نے "عروض اور غالب"۔ "شاعر اور غالب" نمبر صفحہ ۱۹۱-۹۳ پر فرمایا ہے،

"مجموعی طور پر مرزا غالب کے اردو دیوان میں آٹھ بحر میں ملتی ہیں، جو سالم اور مزاح
صور توں میں ہیں، ان آٹھ بحر دہ میں چار بحر میں مفرد ہیں اور چار مرکب۔ ہزج۔ رمل۔
مقارب مفرد ہیں۔ اور مضارع مجتہد، خفیف اور منسرح مرکب ہیں"
"ہزج مثنیٰ اشتر میں صرف دو غزلیں نظر آتی ہیں۔ یہ دونوں بہت ہی عمدہ غزلیں ہیں
اس بحر میں لطیف نگلی ملتی ہے"

(۲) علامہ اخلاق دہلوی نے بھی "فن شاعری" میں مذکورہ بحر میں کئی ہوئی غزلوں کا شمار
ہزج مثنیٰ اشتر میں کیا ہے،

بحر مقتضب کے ذکر میں اسی کتاب کے ۱۳۸ صفحہ پر فرماتے ہیں، "اردو میں یہ وزن
مروج و مقبول نہیں ہے"

اور بحر ہزج مثنیٰ اشتر کے ذکر میں صفحہ "۷۷" پر تقطیع کے لیے مشق نمبر ۴ میں یہ
تین اشعار پیش کیے ہیں،

(۱) عشق سے طبیعت نے زیست کا مزہ پایا۔ درد کی دوا پائی درد لا دوا پایا
(۲) دوست دار دشمن ہے اعتماد دل معلوم۔ آہ بے اثر دیکھی نال نار پایا
(۳) ذکر اس پری دس کا اور پھر بیان اپنا۔ بن گیا رقیب آخر جو تھا راز داں اپنا
پہلا شعر تو ہزج اشتر کے وزن پر ٹھیک آ سکتا ہے، لیکن دوسرے شعر کی تقطیع کرتے
ہوئے وزن میں تبدیلی ہو جاتی ہے، فاعلن، مفاعیلن، فاعلن، مفاعیلن

دوست دار دشمن ہے | اعتماد دل معلوم | مسبق
فاعلن | مفاعیلن | فاعلن | مفاعیلن | مفاعیلان۔

اس تقطیع میں م کے لیے جگہ ذریعہ اور عروضی قاعدے کے مطابق شاید سالم رکن میں تسبیغ لانا ٹھیک نہیں، تقطیع غزل کے تمام اشعار کو لے کر کی جائے تو ٹھیک ہے ورنہ غلطی کا احتمال ہو سکتا ہے،

اب اسی مصرعے کو مقتضب کے وزن میں لیجیے،

دوست دار | دشمن ہے | اعتماد | دل معلوم
فاعلات | مفعولن | فاعلات | مفعولان

چونکہ مفعولن مزاحف رکن ہے، اس میں تسبیغ لایا جاسکتا ہے اور ارکان ٹھیک ہیں (۳) محمد عبدالرؤف صاحب عشرت نے بھی شاعری کی دوسری کتاب میں ہزرج مثنیٰ کی تشریح کرتے ہوئے اسی بحر کا یہ شعر پیش کیا ہے،

عشق سے طبیعت نے زیست کا مزہ پایا - درد کی دوا پائی درد لاد دوا پایا
دیے یہ شعر ہزرج مثنیٰ میں بھی ٹھیک ہو سکتا ہے،

(۴) نجم الغنی صاحب نے اپنی کتاب بحر الفصاحت کے صفحہ ۲۴۱، ۲۴۰ پر مذکورہ دونوں بحروں کے سلسلہ میں کئی شاعروں کے اشعار کی تقطیع کرتے ہوئے فرمایا ہے۔

”بحر مقتضب، مثنیٰ، مطوی، مقطوع۔ فاعلات مفعولن فاعلات مفعولن
پھر غالب کے دو اشعار پیش کیے ہیں:-

”عشق سے طبیعت نے زیست کا مزہ پایا - درد کی دوا پائی درد لاد دوا پایا

غالب کا یہ شعر ہزرج مثنیٰ میں بھی ٹھیک آتا ہے

”مگر خیال رہے کہ مقتضب مثنیٰ، مطوی، مقطوع میں کبھی مفعولن مطوی ہو کر یعنی مفعولن بن کر اور کبھی سالم بھی آجاتا ہے، اور یہی ہزرج مثنیٰ، مطوی، مقتضب مطوی مقطوع میں باعث تیز ہے۔“

پھر مہری شیرازی کے شعر کی تقطیع کرتے ہوئے دونوں بحروں کا فرق ثابت کیا ہے، اسی سلسلہ میں خاں آرزو نے شیخ علی قزلی کے اشعار پر جو بحر ہزرج مثنیٰ کے بنائے گئے ہیں اعتراض کا ذکر کرنے کے بعد آخری فیصلہ کیا ہے،

”ماہ الاقیار بحر ہزرج مثنیٰ، مطوی، مقتضب مثنیٰ، مطوی، مقطوع میں مفعولن مطوی و مفعولان مطوی مسبق وغیرہ کا آجانا ہے۔“

اگرچہ ان دونوں بحروں کے ارکان الگ الگ ہیں، لیکن دونوں کے اوزان میں کبھی کبھی یکسانیت آجاتی ہے، اور زحافات کی وجہ سے تغیر ہو جاتا ہے اس لیے غزل کے تمام اشعار کی تقطیع کر لی جائے تو یہ مشکل رفع ہو جاتی ہے،

غرض مذکورہ بالا بیانات کی روشنی میں واضح ہو گیا کہ غالب کی غزلیات ”۸“ بحروں میں نہیں ”۹“ بحروں میں کہی گئی ہیں اور نویں بحر ہے مقتضب جس میں تین غزلیں اور کل ۱۸ اشعار ہیں اپنے اسی فیصلہ کے مطابق میں نے ان تین غزلوں کا عروضی تجزیہ کیا ہے اور اس تجزیہ کے مطابق ان تین غزلوں کو بحر مقتضب میں کہی ہوئی غزلیں ثابت کیا لہذا غزلیات غالب کل نو بحروں میں کہی گئی ہیں۔ آٹھ بحروں میں نہیں۔

میں نے عروضی تجزیہ کے لیے دیوان غالب مرتبہ مالک رام والا نسخہ پیش نظر رکھا ہے لہذا غزلوں کی ترتیب تجزیہ میں اسی کے مطابق طے کی۔

تقطیع اور اس کا طریقہ

عروض میں تقطیع اس عمل کو کہتے ہیں جس کے ذریعہ شعر کے آہنگ کو مقررہ بحر کے آہنگ پر رکھا جاتا ہے۔ تقطیع کے ذریعے یہ دیکھا جاتا ہے کہ آیا شعر کا آہنگ بحر کے آہنگ سے پوری پوری مطابقت رکھتا ہے یا نہیں۔ دوسرے الفاظ میں کسی بحر میں حروف اور حرکات کا جو صوتی مقدار ہے کیا شعر کے حروف و حرکات کی صوتی مقدار بھی اسی قدر اور اسی ترتیب سے آئی ہے۔ اگر بحر اور شعر کے حروف و حرکات کی آپسی صوتی مقدار سو فی صدی برابر ہے تو شعر عروضی نقطہ نظر سے صحیح ہے۔ اگر شعر کے حروف و حرکات میں کمی یا اضافہ ہو گیا ہے تو ایسے شعر کو ساقط ورن یا وزن سے گرا ہوا کہتے ہیں۔ یقیناً ایسے شعر کا آہنگ بگڑا ہوا ہوتا ہے۔

یہ شعر دیکھیے۔

بناکر فقیروں کا ہم بھیس غالب حاشائے اہل کرم دیکھتے ہیں

یہ شعر بحر متقارب میں ہے جس کا وزن یہ ہے۔

فعولن - فعولن - فعولن - فعولن - فعولن - فعولن - فعولن - فعولن

اس شعر میں جس قدر حروف اور حرکات ہیں۔ اسی قدر حروف اور حرکات بحر متقارب کے وزن میں بھی ہیں۔ ان حروف اور حرکات کو الگ الگ کر کے دیکھنے سے یہ بات زیادہ واضح ہو جائے گی۔

بناکر فقیروں کا ہم بھیس غالب

بَنَ اَکَرٌ فِی نِزْوٍ اَکَامَہُم بھنے سُرَّ عَالِبٌ
فَعْلُ فَعْلُ فَعْلُ فَعْلُ فَعْلُ فَعْلُ فَعْلُ فَعْلُ

حاشائے اہل کرم دیکھتے ہیں

کَمَ اَشْرَا اَنے اَفَلِ نئے اَکَرُم دئے اَکُتَ نئے ہنے ہا
فَعْلُ فَعْلُ فَعْلُ فَعْلُ فَعْلُ فَعْلُ فَعْلُ فَعْلُ

اس تقطیع سے ظاہر ہے کہ غالب کے شعر میں جس قدر حروف اور حرکات ہیں، بالکل اسی قدر حرکات کے وزن میں بھی ہیں اس لیے غالب کا یہ شعر صحیح اور عروض کی کسوٹی پر پورا اترتا ہے۔ لیکن یہ کہ سچ ہے کہ اس شعر کے بعض حروف شمار نہیں کیے گئے ہیں۔ مثلاً شعر کے پہلے مصرعہ کے دوسرے رکن میں "فقیروں" کی "و" اور تیسرے رکن میں لفظ "کا" کی الف شمار سے باہر ہو گئی ہے۔ دوسرے مصرعے میں اسی طرح چوتھے رکن میں "ہیں" کا "ن" غنہ شمار نہیں کیا گیا۔ ان سب حروفوں پر ماکانہ لگایا گیا ہے یعنی یہ حروف شمار سے خارج کر دیے گئے ہیں۔ آخر کیوں؟

اس کے علاوہ بعض حروف پر سوالیہ نشان لگا ہے۔ "بھیس" کے "س" پر "اہل" کے بعد ایک "ا" بڑھادی گئی ہے جو لکھنے میں نہیں آتی۔ اہل کرم کہتے ہیں "اے" اسی طرح دیکھتے "کی" کہ ساکن پڑ جاتی ہے "اے" دیکھتے "آخریہ" املا کا فرق کیسے ہو گیا؟

اوپر جو سوالات پوچھے گئے ہیں ان کا جواب ہمیں تقطیع کے اصولوں میں ملتا ہے۔ ان اصولوں رہ نمائی کے بغیر صحیح تقطیع کرنا ممکن ہے اور شعر کی بحر کی صحیح نشاندہی کرنا ہی ممکن ہے تقطیع یہ اصول حسب ذیل ہیں۔

تقطیع کے اصول

- ۱۔ تقطیع میں ساکن حرف کے مقابل ساکن اور متحرک حرف کے مقابل متحرک لایا جاتا ہے۔ حرکات میں زبر، زیر اور پیش میں امتیاز نہیں کیا جاتا۔ حرف پر کوئی بھی حرکت ہو کافی ہے۔ البتہ ساکن حرف کے مقابل ساکن حرف ہی لایا جاتا ہے یعنی جس پر جزم کی علامت ہو۔
- ۲۔ تقطیع میں شعر کے الفاظ کے معنے کوئی اہمیت نہیں رکھتے۔ الفاظ ایسے بے معنی ٹکڑوں میں دیے جاسکتے ہیں جو بحر کے ارکان میں برابر تقسیم ہو سکیں۔
- ۳۔ تقطیع کے دوران

۱ بعض حروف شمار نہیں کیے جاتے

۲ بعض حروف دو دو شمار کیے جاتے ہیں۔ ۳ بعض حرکات حروف شمار کی جاتی ہیں۔

۱۷۔ بعض ساکن حروف متحرک کر لیے جاتے ہیں۔

۱۸۔ بعض متحرک حروف ساکن بنا لیے جاتے ہیں۔

ان سب کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

۱۔ حروف جو شمار نہیں کیے جاتے

ان حروف کو کتوبی حروف یا غیر ملفوظی حروف کہتے ہیں۔ یہ لکھے جاتے ہیں اور پڑھے نہیں جاتے۔ اس لیے تقطیع میں گر جاتے ہیں۔ یہ حروف حسب ذیل ہیں۔

(الف) لفظ کے آخر میں آنے والی ہائے ہوز۔ جیسے رفتہ۔ پیوستہ۔ جامہ۔ نامہ۔ قرینہ وغیرہ۔

(ب) لفظ کے درمیان آنے والی واؤ معدولہ جیسے خواہش۔ خویش۔ خوددار۔ خواری وغیرہ

(ج) دو الفاظ کو ملانے والی واؤ عاطفہ اگر مختصراً ہو رہی ہو جیسے ملک و مال۔ شور و شر وغیرہ

(د) عربی الفاظ کا الف جو پڑھنے میں نہ آئے جیسے بالکل۔ بالفرض۔ بالمثل۔ بالفصل وغیرہ

(ه) عربی الفاظ کا الف لام بھی جو پڑھا نہیں جاتا۔ جیسے عبدالرشید وغیرہ

(و) عربی الفاظ کی ی اور الف بھی جو نہیں پڑھی جاتی جیسے فی الوقت۔ فی الواقع وغیرہ

(ز) خالص اردو کے الفاظ جیسے کیا۔ نیولا۔ پیار۔ کیوں۔ کی نہی۔ شمار نہیں ہوتی۔

(ح) اردو الفاظ کا نوں غنہ جو اپنے پہلے حرف میں مل گیا ہو شمار نہیں ہوتا۔ جیسے مہنور۔ کنواں۔

بندھا وغیرہ۔

(ط) خالص اردو کا وہ نوں غنہ بھی شمار نہیں ہوتا جو کسی حرف علت یعنی واؤ، الف اور ی کے

بعد آئے جیسے کہنچ۔ اندھیرا کہیں۔ ہیں۔ گونگا۔ جھونکا وغیرہ

(ی) اردو فارسی کے بعض الفاظ کے حروف علت شعر میں اپنی مخصوص نشست یا اپنی خفیف یا

طویل ادائیگی کے اعتبار سے کبھی شمار ہوتے ہیں اور کبھی گرا دیے جاتے ہیں۔ ان کے بارے میں اوپر

کی صورتوں کی طرح کوئی نکتہ وضع نہیں کیا جاسکتا۔ ان کی تفصیل درج ذیل ہے۔

(الف) الف سے شروع ہونے والا کوئی لفظ شعر کے درمیان ہو اور اس سے پہلے کوئی ساکن حرف

ہو تو ایسا الف گرایا جاسکتا ہے اور اس کی حرکت پہلے والے ساکن حرف کو دے دی جاتی ہے جیسے

پُرا فشاں

تیر بھی سینہ بسمل سے پُرا فشاں نکلا

یہاں افشاں کا الف کر گئی اور پر کی ر متحرک ہو گئی ہے۔

۲۔ اردو کے حروف تشبیہ جیسے کا۔ سا۔ جیسا اور ضمائر جیسے میرا۔ تیرا۔ تمہارا وغیرہ آخری الف بھی ضرورت

پر گرایا جاسکتا ہے۔ اسی طرح اسماء اور افعال کا آخری حرف الف بھی شعری ضرورت پر گرایا جاسکتا ہے۔

(واؤ) اردو کے الفاظ جیسے دیکھو، یو لو، جو، سو، تو، اور تو، جگنو وغیرہ کی مجہول اور مصروف واؤ بھی

ضرورتاً گرائی جاسکتی ہے۔

(ی) اسی طرح اردو کے الفاظ جیسے ہے۔ کے۔ تھے۔ نے سے اور کسی، جیس، ویسی، ہوتی، دھوتی

وغیرہ کی مجہول اور مصروف ی بھی ضرورتاً گرائی جاسکتی ہے۔ لفظ اگرہ میں یاؤں پر ختم ہو رہا ہو تو

یہ حرف بھی گرائے جاسکتے ہیں جیسے وہیں۔ نہیں۔ یہیں کی یں اور آنکھوں، نظروں وغیرہ کا نوں غنہ۔

(ک) عروضیوں نے اردو کی بکار واؤں جیسے بھر بچھ تھ کٹھ اور اس قبیل کی باقی آٹھ واؤں کو

ہمیشہ دو واؤں شمار کیا ہے۔ چنانچہ وہ ’ہ‘ کو الگ کر دیتے ہیں اور تقطیع میں شمار نہیں کرتے۔ تقطیع

کرتے ہوئے وہ گھر، ادھر، بھر وغیرہ کو گرا، در اور ہر لکھتے ہیں۔ یہ طریقہ بے وجہ اردو عروض کا اپنی حیثیت

کی نفی کرنے کے برابر ہے۔ صحیح طریقہ یہ ہونا چاہیے کہ حروف کو تقطیع کے دوران ان کی اصل اور صحیح صورت

میں یعنی گھ، دھ اور بھ وغیرہ میں لکھا جائے اور انھیں ایک حرف شمار کیا جائے۔

۱۱ حروف جو لکھے نہیں جاتے لیکن شمار کیے جاتے ہیں۔

ایسے حروف کو ملفوظی یا غیر کتوبی کہا جاتا ہے۔ ان حروف میں سے بعض حرف ایک بار لکھے جاتے

ہیں اور انھیں دو شمار کیا جاتا ہے کیونکہ پڑھنے میں وہ دو بار ادا ہوتے ہیں یہ حروف حسب ذیل ہیں۔

(الف) جن حروف پر تشدید ہوتی ہے وہ دو بار پڑھے جاتے ہیں جیسے شدت (شدت) ان کو دو

حروف شمار کیا جاتا ہے۔ پہلے حرف کو ساکن اور دوسرے کو متحرک۔

(ب) جو الف ممدودہ کسی لفظ میں آتی ہے اسے بھی دو حرفی شمار کرتے ہیں جیسے آم رآم یہاں

پہلے حرف کو متحرک اور دوسرے کو ساکن شمار کرتے ہیں۔

۱۱۱ حرکات جو حروف شمار کی جاتی ہیں

بعض حرکات اپنی ادائیگی کی طوالت کے باعث ایک مکمل حرف کا رتبہ اختیار کر لیتی ہیں اور تقطیع

میں پورا حرف شمار ہوتی ہیں۔ اس کے علاوہ تنوین الف سمیت یا بغیر الف کے پورا ایک حرف شمار

ہوتی ہیں۔ یہ سب حرکات حسب ذیل ہیں۔

(الف) اضافت کی علامت یعنی زیر خیب خوب کھینچ کر پڑھی جائے تو اسے ایک ساکن حرف شمار کرتے ہیں۔ جیسے نور نظر۔ (نور نے نظر) بخت جگر (بختے جگر)

(ب) جس واؤ پر ہمزہ ہوتا ہے وہ ایک پورے حرف کا رتبہ رکھتا ہے اور متحرک واؤ شمار ہوتا ہے جیسے چاؤ شش (چاؤ شش)

(ج) خالص اردو کے جن الفاظ میں ی پر ہمزہ ہوتا ہے وہ متحرک 'ی' شمار ہوتی ہے جیسے کئی (ک ی ی)

(د) عربی الفاظ کی تنوین یعنی روزبر / دو وزیر / دو پیش ایک ساکن حرف 'نون' شمار ہوتی ہے جیسے فوراً (فورن صم صم بکم بکم) سئل (سلسل)

۱۷۔ ساکن حروف جو متحرک بن جاتے ہیں

تقطیع کا بنیادی فعل چوں کہ شعری آہنگ کا تعین کرتا ہے اس لیے تقطیع کے دوران لفظ کے معنی پر توجہ نہیں دی جاتی۔ عام طور پر لفظ کے ٹکڑے کرنے کے علاوہ متحرک حروف ساکن اور ساکن حروف متحرک کر لیے جاتے ہیں تاکہ شعر کے الفاظ اور حرف بھر کے ارکان کے حروف سے مطابقت اختیار کر سکیں۔ یہ تبدیلیاں حسب ذیل طریقے سے عمل میں آتی ہیں۔

۱۔ جب کسی لفظ کے آخر میں دو ساکن ساتھ ساتھ آجائیں تو پہلا حرف ساکن ہی رہتا ہے لیکن دوسرا متحرک ہو جاتا ہے۔ اوپر دیے ہوئے مصرعہ

بنا کر فقیروں کا ہم بھیس غالب

میں 'بھیس' کی 'س' اس لیے متحرک ہو گئی ہے کہ وہ ساکن حرف کے بعد آتی ہے۔

۲۔ جب کسی لفظ کے آخر میں بیک وقت تین ساکن حرف آجائیں تو پہلا ساکن حرف برقرار رہتا ہے دوسرا متحرک ہو جاتا ہے اور تیسرا گر جاتا ہے یعنی ادا نہیں ہوتا اور تقطیع میں شمار نہیں ہوتا جیسے دوست زانشت و حیر و کی 'ت' گر جاتی ہے۔ مصرعہ تو دوست کسی کا بھی ستم گرد ہوا تھا 'میں' دوست کا لفظ 'دوست' ہے

۳۔ اگر مصرعہ کے آخر میں تین تین ساکن جمع ہو جائیں تو پہلا ساکن برقرار رہتا ہے اور دوسرا اور تیسرا دونوں گر جاتے ہیں۔ یا دوسرا ساکن زحاف کی صورت اختیار کر لیتا ہے۔ جیسے

آمد خط سے ہوا ہے سرد جو بازار دوست

'ست' گر گیا ہے اور مصرعہ 'دو' پر ختم ہو گیا ہے۔ اگر دوست کے 'س' کو مصرعہ میں شامل کرنا پائیں تو 'فاعلن' 'فاعلان' سے بدل جاتا ہے۔

۷۔ متحرک حروف جو ساکن بن جاتے ہیں

کبھی کبھی شعر کا متحرک حرف 'رکن' کے ساکن حرف کے مقابل میں آ جاتے ہیں تو از خود ساکن بن جاتا ہے۔ مثلاً یہ مصرعہ

تم نے بات د مانی میری

فعلن۔ فعلن۔ فعلن کے وزن پر ہے۔ اس میں 'بات' میں دو ساکن آنے کی وجہ سے 'ت' متحرک ہو گئی اور اس نے فعلن کے 'ن' پر ڈک کو کھینچ لیا جس سے متحرک 'ن' ساکن 'ن' سے بدل گیا۔

تقطیع پر عبور حاصل کرنے کے لیے تمام بحروں اور ان کے متعلقہ زحافات کا اچھی طرح ذہن نشین کر رکھنا ہے۔ ضروری ہے۔ بحریں اور زحافات ذہن میں نقش ہوں تبھی کسی شعر پر یکے بعد دیگرے کسی ممکن بحر کو آرایا جاسکتا ہے اور جستجو سے صیح بحر اور زحافات کی نشاندہی کی جاسکتی ہے اس کے علاوہ دوران تقطیع کرنے والے حروف کا بھی بھرپور علم ہونا چاہیے۔ اور یہ بھی کہ ان حالات میں ساکن متحرک اور متحرک ساکن بن جاتا ہے ورنہ ایک حرف کی کمی بیشی یا اس کی حیثیت سے لاعلمی صیح بحر کی نشان دہی میں رکاوٹ ثابت ہوتی ہے۔

بہر حال تقطیع کی مشق ہی عروض کی جان ہے۔ لگاتار مشق کرتے رہنے سے عروض کے نکات و غوامض پر بھی عبور ہو جاتا ہے اور اس فن میں کامل مہارت پیدا ہو جاتی ہے۔

۱۔ بحرِ مل کی مُزاحفِ بحریں

کھل بکھریں: ۸۴۲

کمل اشعار: ۵۱۹

شمار	تعداد	شمار ذیل	مصرعہ اول	تعداد
۱	۱	۱۶	۱۔ بحرِ رملِ مثنوی مخدوف	۱
۲	۲	۲۹	نالہ دل میں شب اندازِ اثر نایاب تھا	۲
۳	۳	۴۰	قطرہ مے بس کہ حیرت سے نفس پرور ہوا	۳
۴	۴	۷۵	شب کہ وہ مجلسِ فروزِ خلوتِ ناموس تھا	۴
۵	۵	۹۱	جادۂ رہِ خور کو وقتِ شام بے تارِ شعاع	۵
۶	۶	۹۵	رہم سے کھل جاؤ بہ وقتِ مے پرستی ایک دن	۶
۷	۷	۱۰۴	برشِ گالِ گریہ عاشق ہے دیکھا چاہیے	۷
۸	۸	۱۰۴	ہو گئی ہے غیر کی شیریں زبانی کارگر	۸
۹	۹	۱۰۴	رحم کر ظالم کہ کیا بُورِ چراغِ کشتہ ہے	۹

غزلوں
کی
بحر وارفہرست

شمار	تعداد	شمار غزل	مصرعہ اول	تعداد اشعار
۹	۹	۱۴۸	چشم خواباں خامش میں بھی نوا پرواز ہے	۳
۱۰	۱۰	۲۰۱	کیوں نہ ہو چشم بیتاں محو تغافل کیوں نہ ہو	۳
۱۱	۱۱	۲۰۳	دیکھ کر در پردہ گرم دامن افشانی مجھے	۹
۱۲	۱۲	۲۰۴	یاد ہے شادی میں بھی ہنگامہ یارب مجھے	۵
۱۳	۱۳	۲۲۱	کوہ کے ہوں بار خاطر گردا ہوا جاتیے	۲
۱۴	۱۴	۲۲۴	آبر سیلاب طوفان صدائے آب ہے	۲
۲۔ بحرِ رملِ مثنوی مشکول				
فعلات، فاعلاتن، فعلات، فاعلاتن				
۱۵	۱	۲۱	یہ نہ تھی ہماری قسمت کہ وصال یار ہوتا	۱۱
۱۶	۲	۱۶۹	جو نہ نقدِ داغِ دل کی کرے شعلہ پاسبانی	۳
۳۔ بحرِ رملِ مثنوی مخدوف یا مقصور				
فاعلاتن، فاعلاتن، فاعلاتن، فاعلن / فاعلان				
۱۷	۱	۱	نقش فریادی ہے کس کی شوخی تحریر کا	۵۱

شمار	تعداد	شمار غزل	مصرعہ اول	تعداد اشعار
۱۸	۲	۵	دل مرا سوزِ نہاں سے بے محابا جل گیا	۶
۱۹	۳	۱۴	بزمِ شاہنشاہ میں اشعار کا دفتر کھلا	۰
۲۰	۴	۱۵	شب کہ برقِ سوزِ دل سے زبرہ ابر آب تھا	۸
۲۱	۵	۱۹	شبِ عمارِ شوقِ مساقی رستخیز اندازہ تھا	۵
۲۲	۶	۲۰	دوست غم خواری میں میری سعی فرمائیں گے گیا۔	۷
۲۳	۷	۲۶	گردِ اندوہِ شبِ فرقت بیاں ہو جائے گا	۷
۲۴	۸	۲۳	رشک کہتا ہے کہ اس کا غیر سے اخلاص حیف	۶
۲۵	۹	۵۴	آبدِ خط سے ہوا ہے سرد جو بازارِ دوست	۱۱
۲۶	۱۱	۷۸	زخمِ پرچہ کبیں کہاں طفلانِ بے پروا تک	۷
۲۷	۱۲	۸۲	غم نہیں ہوتا ہے آزادوں کو بیش از یک نفس	۵
۲۸	۱۳	۸۸	آبرو کیا خاک اس گل کی کہ گلشن میں نہیں	۱۱
۲۹	۱۴	۱۰۶	دل لگا کر لگ گیا ان کو بھی تنہا بیٹھنا	۲
۳۰	۱۵	۱۱۲	سب کہاں کچھ لالہ و گل میں نمایاں ہو گئیں	۱۶
۳۱	۱۶	۱۲۸	رہیے اب ایسی جگہ چل کر جہاں کوئی نہ ہو	۳
۳۲	۱۷	۱۴۰	درد سے میرے ہے تھک کو بے قراری پائے پائے	۱۲
۳۳	۱۸	۱۴۴	ایک جا حریف وفا لکھا تھا وہ بھی مٹ گیا	۷
۳۴	۱۹	۱۵۴	دیکھنا قسمت کہ آپ اپنے پہ رشک آجائے ہے	۱۰
۳۵	۲۰	۱۵۸	سادگی پہ اس کی مر جائے کی حسرت دل میں ہے	۷
۳۶	۲۱	۱۷۴	پا بہ دامن ہو رہا ہوں بسکہ میں صحرا نور	۳

شمار	تعداد	شمار غزل	مصرعہ اول	تعداد اشعار
۳۷	۲۲	۱۹۳	چاک کی خواہش اگر وحشت بہ عریان کرے	۵
۳۸	۲۳	۲۰۸	لا غرآتنا ہوں کہ گر تو بزم میں جا دے مجھے	۴
۳۹	۲۴	۲۱۲	نشہ یا شاداب رنگ و ساز یا مست طرب	۲
۴۰	۲۵	۲۱۳	عرشِ نازِ شوخی دندان بتائے خندہ ہے	۴
۴۱	۲۶	۲۱۴	حسنِ بے پروا خریدار متاعِ جلوہ ہے	۲
۱۶۵				
۴۲	۱	۳۲	گھر بہارا جو نہ روتے بھی تو ویراں ہوتا	۳
۴۳	۲	۴۵	سرمد مفت نظر ہوں مری قیمت کیا ہے	۲
۴۴	۳	۱۵۱	زندگی اپنی جب اس شکل سے گزری غالب	۱
۴۵	۴	۱۵۷	اگ رہا ہے دو دیوار سے سبزہ غالب	۱
۷				
۴۶	۱	۳۶	شوقِ برہنگِ رقیبہ سرو سامان نکلا	۶
۴۷	۲	۳۰	جہاں پہ تقریب سفر بارے محلِ باندھا	۴
۵۲				

شمار	تعداد	شمار غزل	مصرعہ اول	تعداد اشعار
۴۸	۳	۱۸۵	نقشِ نازِ بیتِ طناز پہ آغوشِ رقیب	۳
۴۹	۱	۹	دہر میں نقش وفا و جہر تسلی نہ ہوا	۷
۵۰	۳	۱۳۶	گھر میں تنہا کیا کہ ترا غم اسے غارت کرتا	۱
۵۱	۴	۱۷۱	نہ ہوئی گرمی مرنے سے تسلی نہ سہی	۷
۱۵				
۵۲	۱	۷۰	وسعتِ سعی کرم دیکھ کہ سرتا سرِ خاک	۲
۵۳	۱	۵۳	مُند گنبتیں کھولتے ہی کھولتے آنکھیں غالب	۲
۵۲				

تعداد	شمار	تعداد	شمار	مصرعہ اول	تعداد اشعار
				۱۱- مسدس بحرین	
				۱۳- بحر مل مسدس مخدوف	
				فاعلاتن، فاعلاتن، فاعلاتن، فاعلن غیر لیں محفل میں بوسے جام کے	۱۸۱
				۱۵- بحر مل مسدس مخدوف یا مقصور	
				فاعلاتن، فاعلاتن، فاعلن، فاعلان	
				جور سے باز آئیں پر باز آئیں کیا	۴۷
				کوئی دن گزرندگانی اور ہے	۱۶۱
				چاہیے اچھوں کو جتنا چاہیے	۱۹۰
				۱۶- بحر مل مسدس منبون، منبون مقصور، مخدوف، مقطوع یا ابتر	
				فاعلاتن، فاعلاتن، فاعلان	
				کیوں کر اس بت سے رکھوں جان عزیز	۷۱

تعداد	شمار	تعداد	شمار	مصرعہ اول	تعداد اشعار
				۱۷- بحر مل مسدس منبون، منبون مقصور، منبون مخدوف، مقطوع یا ابتر	
				فاعلاتن، فاعلاتن، فاعلن، فاعلان	
				پھر مجھے دیدہ تر یاد آیا	۳۶
				کب وہ سنتا ہے کہانی میری	۱۸۴
				۱۸- بحر مل مسدس منبون، منبون مقصور، مخدوف، مقطوع یا ابتر، منبون مقصور یا مسدس	
				فاعلاتن، فاعلاتن، فاعلان، فاعلن	
				تیرے تو سن کو صبا باندھتے ہیں	۱۰۹
				عشق مجھ کو نہیں وحشت ہی سہی	۱۴۹
				۱۹- بحر مل مسدس منبون، منبون مقصور، منبون مخدوف، مقطوع یا ابتر، منبون مقصور یا مسدس	
				فاعلاتن، فاعلاتن، فاعلان، فاعلن	
				عشق تاثیر سے نو مید نہیں	۹۶
				بحر مل کے کل اشعار کی تعداد : ۵۱۹	

۲۔ بحر مضارع کی مزاحف بحرین

بحر مرکب: اصل ارکان، مفاعیلین، فاع لاتن، مفاعیلین، فاع لاتن، شعر میں دو بار

کل بحرین: ۵۷ کل اشعار: ۳۶۸

شمار	تعداد	شمارِ غزل	مصرعہ اول	تعداد اشعار
			۱۔ مثنیٰ بحرین	
			۱۔ بحر مضارع مثنیٰ، خرب	
			مفعول، فاع لاتن، مفعول، فاع لاتن	
۸۵	۱	۳۱	میں اور بزم سے یوں تشنہ کام آؤں	۳
۸۶	۲	۱۳۸	حاصل سے ہاتھ دھو بیٹھ اے آرزو خرامی	۲
			۲۔ بحر مضارع مثنیٰ، خرب، مکفوف، مقصور	۵
			مفعول، فاع لاتن، مفاعیلین، فاع لان	
۱۰۰	۱	۸۰	گر تجھ کو بے یقین ابا: تر د عانہ مانگ	۲
			۵۹	

شمار	تعداد	شمارِ غزل	مصرعہ اول	تعداد اشعار
			۳۔ بحر مضارع مثنیٰ، خرب، مکفوف، مخدوف	
			مفعول، فاع لاتن، مفاعیلین، فاع لن	
۸۸	۱	۳۴	اک ذرہ زمین نہیں بے کار باغ کا	۷
۸۹	۲	۴۱	آئینہ دیکھ اپنا سامنے لے کے رہ گئے	۲
۹۰	۳	۱۲۹	از مہر تا بہ ذرہ دل و دل ہے آئینہ	۱
۹۱	۴	۱۵۳	رفتارِ عمر قطع روا اضطراب ہے	۷
۹۲	۵	۱۸۸	سیاہ پشت گرمی آئینہ دے ہے ہم	۲
۹۳	۶	۱۸۹	ہے وصل بحر عالم تکلیں وضبط میں	۲
۹۴	۷	۲۲۲	مستی بہ ذوق غفلت ساقی ہلاک ہے	۳
۹۵	۸	۲۳۰	آئینہ کیوں نہ دوں کہ تماشا کہیں جسے	۷
۳۱			۴۔ بحر مضارع مثنیٰ، خرب، مکفوف، مخدوف یا مقصور	
			مفعول، فاع لاتن، مفاعیلین، فاع لن، فاع لان	
۹۶	۱	۳	جز قیس اور کوئی نہ آیا بروئے کار	۶
۹۷	۲	۷	دھکی میں مر گیا جو نہ با بہر نہر تھا	۷
۹۸	۳	۱۳	محرّم نہیں ہے تو ہی نوا ہائے راز کا	۷
۹۹	۴	۱۷	اک ایک قطرے کا مجھے دینا پڑا حساب	۵
۱۰۰	۵	۴۲	عرضِ نیا: تشنہ لے قابض نہیں رہا	۸

شمار	تعداد	شمار غزل	مصرعہ اول	تعداد شعرا
۱	۶	۴۶	خافل بہ وہم ناز خود آرا ہے ورنہیاں	۵
۱۰	۷	۵۵	گلشن میں بند و بست بہ رنگِ دگر ہے آج	۴
۱۰	۸	۵۶	لوہم مریضِ عشق کے تیمار دار ہیں	۱
۱۰	۹	۶۰	گھر جب نبالیا ترے در پر کبے بغیر	۹
۱۰	۱۰	۶۱	کیوں جل گیا نہ تاب رخِ یار دیکھ کر	۱۲
۱۰	۱۱	۶۸	فارغ مجھے نہ جاں کہ مانند صبح مہر	۳
۱۰	۱۲	۷۷	ہیم رقیب سے نہیں کرتے وداعِ ہوش	۲
۱۰	۱۳	۸۱	ہے کس قدر ہلاکِ فریبِ گل	۹
۱۰	۱۴	۸۴	مجھ کو دیارِ غیر میں مارا وطن سے دور	۲
۱۱	۱۵	۸۵	لوں دامِ بختِ خفت سے اک خوابِ خوش وے	۱
۱۱	۱۶	۸۹	عبد سے مدحِ ناز کے بابر د آسکا	۴
۱۱	۱۷	۹۲	ہم پر حفا سے ترکِ وفا کا گماں نہیں	۱۲
۱۱	۱۸	۹۸	ملتی ہے خوں یار سے نارالتہاب میں	۱۳
۱۱	۱۹	۹۹	کل کے لیے کر آج نہ محبتِ شراب میں	۱۱
۱۱	۲۰	۱۰۰	حیران ہوں دل کو روو کہ پیشوں جگر کو میں	۱۰
۱۱	۲۱	۱۰۳	دونوں جہاں دے کے وہ سمجھے یہ خوش رہا	۲
۱۱	۲۲	۱۱۱	دامِ بڑا ہوا ترے در پہ نہیں ہوں میں	۸
۱۱	۲۳	۱۱۳	دیوانگی سے دوش پہ زنا رکھی نہیں	۱۰
۱۱	۲۴	۱۱۹	کبھے میں جا رہا تو د دو طعنہ کیا کہیں	۴
۱۲	۲۵	۱۲۰	دارستداس سے ہیں کہ محبت ہی کیوں نہ ہو	۱۰

شمار	تعداد	شمار غزل	مصرعہ اول	تعداد شعرا
۸	۲۶	۱۲۲	دھوتا ہوں جب سے پیئے کو اس سیم تن کے پانو	۸
۲	۲۷	۱۲۳	واں اس کو ہولِ دل ہے تو یاں میں ہوں شرمسار	۲
۷	۲۸	۱۲۵	تم جانو تم کو غیر سے جو رسم و راہ ہو	۷
۲	۲۹	۱۳۰	ہے سبزہ زار ہر در و دیوار غم کدہ	۲
۴	۳۰	۱۳۱	صد جلوہ رو برو ہے جو مژگاں اٹھائیے	۴
۹	۳۱	۱۳۲	مسجد کے زیر سایہ خرابات چاہیے	۹
۸	۳۲	۱۳۹	کیا تنگ ہم ستم زدگاں کا جہاں ہے	۸
۶	۳۳	۱۴۱	سمرگشتگی میں عالمِ ہستی سے یاس ہے	۶
۷	۳۴	۱۴۲	گر خامش سے فائدہ اخفائے حال ہے	۷
۵	۳۵	۱۵۰	ہے آرمیدگی میں نکو ہش بجا مجھے	۵
۹	۳۶	۱۵۲	اس بزم میں مجھے نہیں بنتی حیا کیے	۹
۹	۳۷	۱۵۹	دل سے تری نگاہ جگر تک اتر گئی	۹
۷	۳۸	۱۶۰	تسکین کو ہم نہ روئیں قی نظر طے	۷
۱۰	۳۹	۱۶۸	ہے اعتدالیوں سے سبک سب میں ہم ہوئے	۱۰
۱۳	۴۰	۱۷۰	ظلمت کدے میں میرے شبِ غم کا جوش ہے	۱۳
۷	۴۱	۲۱۱	رونے سے اور عشق میں بے ہاک ہو گئے	۷
۱۲	۴۲	۲۱۵	جب تک دہانِ زخم نہ پیدا کرے کوئی	۱۲
۳	۴۳	۲۱۹	روندی ہوئی ہے کو کبہ شہرِ یار کی	۳
۱۰	۴۴	۲۲۹	جس جا سیم شانہ کش زلفِ یار ہے	۱۰

۳۔ بحر ہزج اور اس کی سالم اور مزاحف بحرین

مفرد بحر اصل ارکان: مفاعیلن، مفاعیلن، مفاعیلن، مفاعیلن۔ شعر میں دو بار

کل بحرین: ۵۳ کل اشعار: ۲۸۹

شمار	تعداد	شمارِ غزل	مصرعہ اول	تعداد اشعار
			۱۔ مثنوی بحرین	
			۱۔ بحر ہزج مثنوی سالم	
۱	۱۳۲	۲	مفاعیلن، مفاعیلن، مفاعیلن، مفاعیلن	۱
۳	۱۳۳	۸	جراحت تحفہ الماس ارمغان، داغِ بگر بدیہ	۳
۱۲	۱۳۴	۱۰	شمارِ سجدہ مرغوب بہت مشکل پسند آیا	۱۲
۲	۱۳۵	۱۱	سائش گر ہے زاہد اس قدر جس باغِ رضواں کا	۲
۲	۱۳۶	۱۲	نہ ہوگا یک بیاباں ماندگ سے ذوق کم میرا	۲
۱	۱۳۷	۲۲	سراپا رہیں عشق و ناگزیر الفتِ بستی	۱
۸	۱۳۸	۲۵	اسد ہم وہ جنوں جولاں گدائے بے سرو پا ہیں	۸
۳	۱۳۹	۳۳	پئے نظر کرم تحفہ ہے شرم نارسائی کا	۳
			نہ تھا کچھ تو خدا تھا، کچھ نہ ہوتا تو خدا ہوتا	

شمار	تعداد	شمارِ غزل	مصرعہ اول	تعداد اشعار
۱۳۰	۴۵	۲۳۲	منظور تھی یہ شکل تجل کو طور کی	۹
۱۳۱	۴۶	۲۳۴	مدت ہوئی ہے یار کو مہاں کیے ہوئے	۱۷
			بحر ہزج مثنوی کے کل اشعار کی تعداد: ۳۶۸	۳۳۰

شمار	تعداد	شمار خزل	مصرعہ اول	تعداد شعرا
۱۵۰	۹	۴۸	لطاقت بے کثافت جلوہ پیدا کر نہیں سکتی	۴
۱۵۱	۱۰	۴۲	لرزتا ہے مراد دلِ رحمت مہرِ درخشاں پر	۸
۱۵۲	۱۱	۴۴	صفائے حیرت آئینہ ہے سامانِ رنگِ آخر	۲
۱۵۳	۱۲	۴۵	جنوں کی دشت گری کس سے ہو جب ہو نہ عربانی	۶
۱۵۴	۱۳	۴۶	ستم کش مصلحت سے ہوں کہ خواہاں تجھ پہ عاشق ہیں	۱
۱۵۵	۱۴	۴۷	نہیوے گرخس جو بر طراوت سبزہ خط سے	۲
۱۵۶	۱۵	۱۰۵	قیامت ہے کہ سن بیل کا رشتِ قیس میں آنا	۲
۱۵۷	۱۶	۱۱۴	نہیں ہے زخم کوئی بنیہ کے قابل مرے تن میں	۹
۱۵۸	۱۷	۱۱۸	حسد سے دل اگر افسردہ ہے گرم تماشا ہو	۳
۱۵۹	۱۸	۱۲۱	قفص میں ہوں گرا چھا بھی نہ جانیں میرے شیون کو	۱۲
۱۶۰	۱۹	۱۲۷	کسی کو دے کے دل کوئی نوا سنچ فغاں کیوں ہو	۱۱
۱۶۱	۲۰	۱۳۳	بساطِ عجز میں تھا ایک دل اک قطرہ خون وہ بھی	۷
۱۶۲	۲۱	۱۳۷	غم دنیا سے گر پائی بھی فرصت سراٹھانے کی	۷
۱۶۳	۲۲	۱۴۶	مری ہستی فضا نے حیرت آبار تمنا ہے	۴
۱۶۴	۲۳	۱۶۶	جنوں جہمت کش تسکین نہ ہو گر شادمانی کی	۳
۱۶۵	۲۴	۱۶۷	نکوش ہے سزا فریادی بیداد دہر کی	۵
۱۶۶	۲۵	۱۷۳	بجوم غم سے یاں تک سرِ گوئی مجھ کو حاصل ہے	۳
۱۶۷	۲۶	۱۸۳	تفاقل دوست ہوں میرا داغِ عجز عالی ہے	۲
۱۶۸	۲۷	۱۹۵	سپیش سے میری وقف کش مکش ہوتا رستہ ہے	۶
۱۶۹	۲۸	۱۹۶	نظر ہے رشتہ الفت رگ گردن نہ ہو جائے	۲

شمار	تعداد	شمار خزل	مصرعہ اول	تعداد شعرا
۱۷۰	۲۹	۲۰۵	حضور شاہ میں اہل سخن کی آزمائش ہے	۱۰
۱۷۱	۳۰	۲۰۶	کبھی نیکی بھی اس کے جی میں گر جائے بے مجھ سے	۸
۱۷۲	۳۱	۲۲۰	ہزاروں خواہشیں ایسی کہ ہر خواہش پر دم نکلے	۱۰
۱۷۳	۳۲	۲۲۳	لبِ عیسیٰ کی جنبش کرتی ہے گہوارہ جنبانی	۱
۱۷۴	۳۳	۲۲۶	سیاہی جیسے گر جائے دم تحریر کا غرپر	۱
۱۷۵	۳۴	۲۲۷	بجوم نالہ حیرت عاجز عرض ایک افغاں ہے	۵
۱۷۶			۲۔ بحر بجز مثنیٰ اعراب	
۱۷۷			مفعول، مفاعیل، مفعول، مفاعیل	
۱۷۸	۱	۱۸۶	گلشن کو تری صحبت از بس کہ خوش آتی ہے	۳
۱۷۹			۳۔ بحر بجز مثنیٰ اعراب، مکفوف، مقصور	
۱۸۰			مفعول، مفاعیل، مفاعیل، مفعولان	
۱۸۱	۱	۹۴	مت مردِ مک دیدہ میں سمجھو یہ نگاہیں	۱
۱۸۲			۴۔ بحر بجز مثنیٰ اعراب، مکفوف، محذوف	
۱۸۳			مفعول، مفاعیل، مفاعیل، مفعول	

رد	تعداد	شماره نزل	مصرعہ اول	تعداد اشعار
۱۰	۱	۱۳۴	بے بزم بتاں میں سخن آزرده لبوں سے	۴
۱۱	۲	۱۳۵	تاہم کوشکایت کی بھی باقی نہ رہے جا	۲
۱۲	۳	۱۴۵	پینس میں گزرتے ہیں جو کوچے سے وہ میرے	۱
۱۳	۴	۱۴۵	جس بزم میں تو ناز سے گفتار میں آوے	۱۱
۱۴	۵	۱۸۷	جس زخم کی ہو سکتی ہو تند بیرفوں کی	۵
۱۵	۶	۱۹۹	ہم رشک کو اپنے بھی گوارا نہیں کرتے	۳
۱۶	۷	۲۲۵	ہوں میں بھی تما شائی نیزنگ تمنا	۱
			۵۔ بحر ہزج مثنوی، مکفوف، محذوف یا مقصور	۲۷
			مفعول، مفاعیل، مفاعیل، فاعلین، فاعلین، فاعلین	
۱۷	۱	۳۹	تو دوست کسی کا بھی ستم گرد نہ ہوا تھا	۷
۱۸	۲	۵۱	افسوس کہ دیداں کا کیا رزق فلک نے	۳
۱۹	۳	۶۳	پے بس کہ ہر ایک ان کے اشارے میں نشان اور	۱۱
۲۰	۴	۶۷	لازم تھا کہ دیکھو مرا رستہ کوئی دن اور	۱۰
۲۱	۵	۱۶۴	کہتے تو ہو تم سب کہ بہت غالیہ ہو آئے	۹
۲۲	۶	۲۰۹	بازیچہ اطفال ہے دنیا مرے آگے	۱۴
۲۳	۷	۲۳۱	شبنم ز گل لالہ نہ خالی زاد ہے	۱۱
۲۴	۸	۲۳۲	غم کھانے میں بودا دل ناکام بہت ہے	۹
			۶۔	۲۴

شمار	تعداد	شماره نزل	مصرعہ اول
			۱۱۔ مسدس بحرین
			۶۔ بحر ہزج مسدس محذوف یا مقصور
			مفاعیل، مفاعیل، فاعلین، فاعلین، فاعلین
			ہوس کو بے نشاط کار کیا کیا
۱۹۳	۱	۲۲	۷۔ بحر ہزج مسدس اخرب، محذوف، مقبوض، اشتر
			مفعول، مفاعیل، فاعلین، فاعلین، فاعلین
۱۹۴	۱	۱۹۷	فریاد کی کوئی لے نہیں ہے
			بحر ہزج کے کل اشعار کی تعداد : ۲۸۹
			۶۸

۴۔ بحر مجتث کی مزاحف بحریں

مرکب بحر، اصل ارکان، مس تفع لن، فاعلاتن، مس تفع لن، فاعلاتن، شعر میں دو بار

کل بحریں : ۲۳ کل اشعار : ۱۴۰

نار	تعداد	شمار غزل	مصرعہ اول	تعداد اشعار
			۱۔ مثنیٰ بحریں	
			۱۔ بحر مجتث مثنیٰ مخبون	
			مفاعیلن، فاعلاتن، مفاعیلن، فاعلاتن	
۱۹۷	۱	۱۳۳	تم اپنے شکوے کی باتیں نہ کھود کھود کے پوچھو	۲
۱۹۸	۲	۱۷۷	عجب نشاط سے جلاد کے چلے ہیں ہم آگے	۷
			۲۔ بحر مجتث مثنیٰ مخبون، مخدوف مقطوع یا ابتر	۹
			مفاعیلن، فاعلاتن، مفاعیلن، فاعلاتن	
۱۹۹	۱	۱۹۸	نہ پوچھ نہ نسخہ مریم جبراحت دل کا	۲

شمار	تعداد	شمار غزل	مصرعہ اول	تعداد
۱۹۸	۲	۲۱۷	بہت سہی غم گیتی شراب کیا کم ہے	
			۳۔ بحر مجتث مثنیٰ مخبون، مخدوف، مخدوف، مخدوف مقطوع یا ابتر	
			مفاعیلن، فاعلاتن، مفاعیلن، فاعلاتن، فاعلاتن، فاعلاتن	
۱۹۹	۱	۱۱۰	زمانہ سخت کم آزار ہے بجان اسد	۱
۲۰۰	۲	۱۹۴	وہ آکے خواب میں تسکین اضطراب تو دے	۵
۲۰۱	۳	۲۱۰	کہوں جو حال تو کہتے ہو مدعا کیے	۱۱
			۴۔ بحر مجتث مثنیٰ مخبون، مخدوف، مخدوف، مخدوف، مخدوف، مخدوف	
			مفاعیلن، فاعلاتن، مفاعیلن، فاعلاتن، فاعلاتن، فاعلاتن	
۲۰۲	۱	۸۳	یہ نالہ حاصل دل بستگی فراہم کر	۱
۲۰۳	۲	۲۰۷	زبسکہ عشق تماشا جنوں عداوت ہے	۴
			۵۔ بحر مجتث مثنیٰ مخبون، مخدوف، مخدوف، مخدوف، مخدوف، مخدوف	
			مفاعیلن، فاعلاتن، مفاعیلن، فاعلاتن، فاعلاتن، فاعلاتن	
۲۰۴	۱	۷۷	رخ نگار سے ہے سوز جاودانی شمع	۷
۲۰۵	۲	۲۰۰	کرے ہے بادہ ترے لب سے کسب رنگ فروغ	۴

شمار	تعداد	شمار غزل	مصرعہ اول	تعداد اشعار
۲۰۶	۳	۲۰۲	دیا ہے دل اگر اس کو بشر ہے کیا کہیے	۹
۲۰۷	۴	۲۲۸	خمو شیوں میں تماشا ادا نکلتی ہے	۳
			۴۔ بحر مجتث مثنوی مخبون قصور مخدوف مقطوع یا بحر مخبون مسکن مقصور	۲۳
			مفاعیلن، فعلا تین، مفاعیلن، فعلا تین / فعلن / فعلن	
۲۰۸	۱	۵۷	نفس نہ انجمن آرزو سے باہر کھینچ	۶
۲۰۹	۲	۵۹	بلا سے ہیں جو یہ پیش نظر در دیوار	۱۰
۲۱۰	۳	۶۹	حریف مطلب مشکل نہیں فسون نیاز	۵
۲۱۱	۴	۱۲۶	گنتی وہ بات کہ ہو گفتگو تو کیوں کر ہو	۱۰
			۵۔ بحر مجتث مثنوی مخبون مخدوف مقطوع یا بحر مخبون مسکن مقصور	۳۱
			مفاعیلن، فعلا تین، مفاعیلن، فعلا تین / فعلن / فعلن	
۲۱۲	۱	۲۸	گدھے شوق کو دل میں بھی تنگی جا کا	۸
۲۱۳	۲	۱۰۷	یہ ہم جو بحر میں دیوار و در کو دیکھتے ہیں	۴
			۸۔ بحر مجتث مثنوی مخبون قصور مخدوف مقطوع یا بحر مخبون مسکن مقصور	۱۳
			مفاعیلن، فعلا تین، مفاعیلن، فعلا تین / فعلن / فعلن	

شمار	تعداد	شمار غزل	مصرعہ اول	تعداد اشعار
۲۱۴	۱	۱۰۸	نہیں کہ مجھ کو قیامت کا اعتقاد نہیں	۷
۲۱۵	۲	۱۱۵	مزے جہاں کے اپنی نظر میں خاک نہیں	۷
۲۱۶	۳	۱۷۹	ہر ایک بات پہ کہتے ہو تم کہ تو کیا ہے	۱۰
۲۱۷	۴	۲۳۵	نویدِ امن ہے بیدار دوست جان کے لیے	۱۴
			بحر مجتث کے کل اشعار کی تعداد: ۱۴۰	۳۸

۵۔ بحر خفیف کی مزاحف بحر

بحر کب ہے، اصل ارکان، فاعلاتن، مس تفعّلن، فاعلاتن، شعر میں دو بار

کل اشعار: ۸۴

کل بحر میں ۹۱

شمار	تعداد	شمار غزل	مصرعہ اول	تعداد اشعار
			تمام بحر میں مسدس ہیں	
			۱۔ بحر خفیف مسدس، مبنون، مبنون، مخدوف، مخدوف، مقطوع یا ابتر	
			فاعلاتن، مفاعیلن، فَعْلُن / فَعْلُن / فَعْلَان	
۲۱۸	۱	۱۸۰	میں انھیں چھیڑوں اور کچھ نہ کہیں	۴
			۲۔ بحر خفیف مسدس، مبنون، مبنون، مخدوف، مخدوف، مقطوع یا ابتر، مبنون مسکن مقصور	۴
			فاعلاتن، مفاعیلن، فَعْلُن / فَعْلُن / فَعْلَان	
۲۱۹	۱	۲۱۶	ابن مریم ہوا کرے کوئی	۱۰
			۷۳	۱۰

شمار	تعداد	شمار غزل	مصرعہ اول	تعداد اشعار
			۳۔ بحر خفیف مسدس، مبنون، مبنون، مخدوف، مخدوف، مقطوع یا ابتر، مبنون مقصور	
			فاعلاتن، مفاعیلن، فَعْلُن / فَعْلُن / فَعْلَان	
۲۲۰	۱	۸۶	وہ فراق اور وہ وصال کہاں	۸
			۴۔ بحر خفیف مسدس، مبنون، مبنون، مخدوف، مخدوف، مقطوع یا ابتر، مبنون مسکن مقصور	۸
			فاعلاتن، مفاعیلن، فَعْلُن / فَعْلُن / فَعْلَان	
۲۲۱	۱	۲۷	در دمنت کش دوانہ ہوا	۱۰
۲۲۲	۲	۷۲	نے گلِ نغمہ ہوں نہ پردہ ساز	۱۰
۲۲۳	۳	۱۶۲	کوئی امید بر نہیں آتی	۱۰
۲۲۴	۴	۱۶۳	دلِ ناداں مجھے ہوا کیا ہے	۱۱
۲۲۵	۵	۱۶۵	پھر کچھ اک دل کو بے قراری ہے	۱۴
۲۲۶	۶	۱۸۲	پھر اس انداز سے بہا ر آئی	۷
			بحر خفیف کے کل اشعار کی تعداد: ۸۴	۶۲

۲۔ بحر مقتضب کی مزاحف بحرین

بحر مرکب، اصل ارکان: مفعولات، مستفعلن، مفعولات، شفعین دو بار

کل بحرین: ۳

کل اشعار: ۱۸

شمار	تعداد	شمار غزل	مصرعہ اول	تعداد اشعار
۲۳۰	۱	۳۴	تمام بحرین مثنیٰ ہیں	۸
۲۳۱	۲		۱۔ بحر مقتضب مثنیٰ بطوی، مقطوع	۸
۲۳۲	۳		فاعلات، مفعولن، فاعلات، مفعولن ذکر اس پری وس کا اور پھر بیان اپنا	۸
			۲۔ بحر مقتضب مثنیٰ بطوی، مقطوع، سبع	
۲۳۳	۱	۴	فاعلات، مفعولن، فاعلات، مفعولن کہتے ہوں دیں گے ہم دل اگر پڑا پایا	۷
۲۳۴	۲	۱۵۶	کار کا و بستی میں لالہ داغ سا ماں ہے	۳
			بحر مقتضب کے کل اشعار کی تعداد: ۱۸	۱۰

۱۔ بحر متقارب کی سالم بحرین

مفرد بحر، اصل ارکان: فاعولن، فاعولن، فاعولن، شفعین دو بار

کل بحرین: ۳

کل اشعار: ۱۲

شمار	تعداد	شمار غزل	مصرعہ اول	تعداد اشعار
۲۳۰	۱	۳۸	مثنیٰ بحرین	۲
۲۳۱	۲	۵۲	لب خشک در تشنگی مردگان کا	۴
۲۳۲	۳	۹۷	رہاگر کوئی تا قیامت سلامت جہاں تیرا نقش قدم دیکھتے ہیں	۱۲
			بحر متقارب کے کل اشعار کی تعداد: ۱۲	

۸۔ بحر جزئی مُزاحفِ بحرِی

مفرد بحر: اصل ارکان: مستفعلن، مستفعلن، مستفعلن، مستفعلن، شعریں دو بار

کل اشعار: ۱۹

کل بحرِی: ۲

مار	تعداد	شمارِ غزل	مصرعہ اول	تعداد اشعار
			مثنیٰ بحرِی	
			۱۔ بحرِ جزئی مثنیٰ، مطوی، مثنیٰ، نذال	
			مفتعلن، مفاعیلن، مفتعلن، مفاعیلن / مفاعیلان	
۲۳۵	۱	۱۱۶	دل ہی تو ہے نہ سنگ و خشت درد سے بھر نہ آئے کیوں	۹
۲۳۶	۲	۱۱۷	غنیچہ، ناشگفتہ کو دور سے مت دکھا کر یوں	۱۰
				۱۹
			بحرِ جزئی کے کل اشعار کی تعداد: ۱۹	

۹۔ بحرِ منسرح کی مُزاحفِ بحرِی

مرکب بحر: اصل ارکان: مستفعلن، مفتعلن، مفتعلن، مفتعلن، شعریں دو بار

کل اشعار: ۷

بحر ۱

شمار	تعداد	شمارِ غزل	مصرعہ اول	تعداد اشعار
			بحرِ منسرح مثنیٰ، مطوی، منسرح	
			مفتعلن، فاعلاتن، مفتعلن، فاع	
۲۳۵	۱	۱۷۲	آکھ مری جان کو قرار نہیں ہے	۷
			بحرِ منسرح کے کل اشعار کی تعداد: ۷	

ان غائب مستعمل ہونے والے ارکان اور انکی مزاحف صورتیں

مفرد زحاف

زحاف کا نام	مزاحف نام	مفاعیلن	فاعلاتن	فاعلاتن	مستفعلن	مستفعلن	مفعولات
ال	مذال				متفعلان		
ز	ابتر	فع					
غ	مسیغ	مفاعیلان			مستفعلن		
ف	مخزوف	فعلون	فاعِلن	فاعِلن			
ن	مخبون		فعلاتن		مفاعیلن		مفعولات
م	اخرم	مفعولن					
ب	اخر ب	مفعول					
ز	اشتر	فاعِلن					
ل	مشکول		فعلات				
لے	مطوی				مفتعلن		فاعلات
ر	مقصور	فعلوان	فاعِلان	فاعِلان			
ن	مقبوض	مفاعِلن					
ع	مقطوع				مفعولن		

مرکب زحاف

زحاف کا نام	مرکب نام	فاعلاتن	مستفعلن
خبین و حذف	مخبون مخزوف	فعلُن	
خبین و قصر	مخبون مقصور	فعلَان	
حذف قطع / تر خبن / حذف و تسکین / تشیث و حذف قطع / ابر / مخبون مخزوف / مشعث مخزوف		فعلُن	
بتر / تسبیغ / خبن و تسکین و قصر	ابر / تسبیغ / مخبون مسکن مقصور	فعلَان	
تشیث / خبن و تسکین	مشعث / مخبون مسکن	مفعولُن	
خبین و ازالہ	مخبون مذال	مفاعِلَا	

غزلیات غالب کی بحروں کے زحافات

غالب کی غزلوں میں کل نو بحریں استعمال کی گئی ہیں۔ ان کا ذکر گزشتہ صفحات پر گزر چکا ہے۔ ان بحروں میں یسات ارکان آئے ہیں۔

- ۱۔ فاعلاتن
- ۲۔ مفاعیلن
- ۳۔ فاعلاتن
- ۴۔ مس تفعیلن
- ۵۔ مستفعلن
- ۶۔ مفعولات
- ۷۔ فعولن

ان ارکان میں زحافات کے اثر سے جو تبدیلیاں آتی ہیں ان کی تفصیل یہاں دی گئی ہے۔ زحافات اثر سے ہونے والی تبدیلیوں کو ظاہر کرنے کے لیے بعض نئی علامات سے مدد لی گئی ہے تاکہ زحاف ل فوراً سمجھ میں آ سکے۔ ان علامات کی تشریح حسب ذیل ہے۔

- ۱۔ اصل یا مزاحف رکن سے کوئی حرف یا حروف گرا دیئے گئے ہیں۔
- ۲۔ اصل یا مزاحف رکن میں کسی حرف (عموماً الف) کا اضافہ کیا گیا ہے۔
- ۳۔ زحاف کے عمل سے گزرنے کے بعد رکن کی صورت کیا ہوئی ہے۔

۴۔ مزاحف رکن کو خوش ادا کیگی کے لیے اس کے ہم وزن رکن سے بدل لیا گیا ہے۔

۵۔ آخر میں تمام مزاحف ارکان کا جدول بھی فوری حوالے کے لیے شامل کر دیا گیا ہے۔

۱۔ رکن فاعلاتن کے زحافات

غالب کی غزلوں میں سب سے زیادہ استعمال ہونے والا رکن فاعلاتن ہے۔ یہ بحر رمل بحر جثث اور بحر خفیف کا رکن ہے اور غالب کی غزلوں میں کل ۴۸۔ ۵۰ بار استعمال ہوا ہے۔ اصل صورت میں کم اور مزاحف صورت میں بہت زیادہ آیا ہے۔

فاعلاتن کو کثیر زحافی رکن کیا جائے تو بالکل صحیح ہے۔ اس میں خفیف سا تغیر بھی ایک نئے یا مرکب زحاف کا باعث بن جاتا ہے۔ غزلیات غالب میں اس رکن پر جن جن زحافات نے قفا کیا ہے اس کی تفصیل حسب ذیل ہے:

مفرد زحاف

۱۔ حذف:-

رکن کے آخری سبب خفیف کو نکال دینا۔ "فاعلاتن" سے "تن" کو نکال دیا تو "فاعلا" رہا۔ اسے خوش ادا کیگی کے لیے "فاعلن" سے بدل لیتے ہیں اور بدلے ہوئے رکن کو محذوف کہتے ہیں۔

فاعلا [تن] ← فاعلا ← فاعلن

۲۔ خبن

رکن فاعلاتن کے پہلے سبب خفیف کے ساکن حرف کو نکال دینا۔ "فاعلاتن" سے "فا" کا نکال دینے سے "فعلاتن" باقی رہا۔ اسے مخبون کہتے ہیں۔

ف [فاعلاتن] ← فعلاتن

۳۔ قصر

رکن کے آخری سبب خفیف کے ساکن حرف کو گرا کر اس کے پہلے کے متحرک حرف

ساکن کر لینا۔ "فاعلاتن" سے "ن" کو نکال دیا تو "فاعلات" باقی رہا۔ اس کی "ت" کو ساکن کر لینے سے رکن "فاعلات" بن گیا۔ اسے خوش ادائیگی کے لیے "فاعلان" سے بدل لیتے ہیں اور بدلے ہوئے رکن کو مقصور کہتے ہیں۔

فَاعِلَاتٌ ﴿١﴾ ← فَاعِلَاتٌ ← فَاعِلَاتٌ

۴۔ کف

رکن کے آخری سبب خفیف کے ساکن حرف کو نکال دینا۔ بچے ہوئے رکن کو مکفوف کہتے ہیں۔
فاعلاتن سے "ن" نکال دیں تو "فاعلات" بچا رہا۔ یہ مکفوف ہے۔

فَاعِلَاتٌ ﴿١﴾ ← فَاعِلَاتٌ

مربک زحاف

۵۔ حذف و قطع

رکن "فاعلاتن" حذف کے تصرف سے "تن" گر کر "فاعلا" ہوا۔ اور "فاعلا" یہ قطع کے تصرف سے مجموعہ "فاعلا" کا آخری حرف "الف" گرا دیا گیا تو "فاعل" باقی رہا۔ اس کے آخری متحرک حرف "ل" کو ساکن کرنے سے "فاعل" بنا جسے خوش ادائیگی کے لیے ہم وزن "فعلن" سے بدل لیا گیا۔ اسے محذوف مقطور کہتے ہیں۔

۱۔ حذف: فَاعِلًا ﴿١﴾ ← فَاعِلًا

۲۔ قطع: فَاعِلًا ﴿١﴾ ← فَاعِلٌ ← فاعِلن

۵ (الف)۔ بتر: محذوف مقطور "ہی کا دوسرا نام ہے۔ حذف و قطع کے اجتماع کو "بتر" کہتے ہیں۔

۵ (ب)۔ نہیں وحذف و تسکین: "محذوف مقطور" ہی کا ایک اور نام ہے۔ فرق صرف یہ ہے کہ یہاں "فاعلاتن" پر تین زحاف تصرف کرتے ہیں لیکن مزاحف رکن وہی "فعلن" ہی حاصل ہوتا ہے۔ اسے مخبون محذوف مسکن کہتے ہیں۔

۱۔ نہیں: فَاعِلًا ﴿١﴾ ← فَاعِلًا
۲۔ حذف: فَاعِلًا ﴿١﴾ ← فَاعِلًا
۳۔ تسکین: فَعِلُنْ ← فَعِلُنْ

۶۔ بتر و تسبیح

"فاعلاتن" محذوف مقطور یا بتر کی وجہ سے "فعلن" بنا۔ (دیکھیے نمبر ۵، الف اور ۵ ب) اور اس بدلے ہوئے رکن کے آخری سبب خفیف میں ساکن حرف "ن" سے پہلے "الف" کے اضافے سے "فعلان" بنا۔ اسے ابتر تسبیح کہتے ہیں۔

۱۔ بتر: فَاعِلَاتُنْ ← فَعِلُنْ

۲۔ تسبیح: فَعِلُنْ ← فَعِلًا ﴿١﴾ ← فَعِلَانْ

۶ (الف)۔ نہیں و تسکین و قصر: بتر و تسبیح کا ہی دوسرا نام ہے۔ فرق اس قدر ہے کہ اس میں رکن "فاعلاتن" پر تین زحاف یکے بعد دیگرے تصرف کرتے ہیں اور حاصل وہی "فعلان" ہوتا ہے اسے مخبون مسکن مقصور کہتے ہیں۔

۱۔ نہیں: فَاعِلَاتُنْ ﴿١﴾ ← فَعِلَاتُنْ

۲۔ تسکین: فَعِلَاتُنْ ← فَعِلَاتُنْ

۳۔ قصر: فَعِلَاتُنْ ﴿١﴾ ← فَعِلَاتٌ ← فَعِلَاتٌ ← فَعِلَانْ

۷۔ نہیں وحذف

رکن فاعلاتن یہ نہیں کے تصرف سے رکن "فَعِلَاتُنْ" بن گیا اور فَعِلَاتُنْ یہ حذف کے تصرف سے "تن" گر کر حرف "فَعِلَاتُ" باقی رہ گیا۔ اسے خوش ادائیگی کے لیے ہم وزن "فَعِلُنْ" سے بدل لیا بدلے ہوئے رکن کو مخبون محذوف کہتے ہیں۔

۱۔ نہیں: فَعِلَاتُنْ ﴿١﴾ ← فَعِلَاتُنْ

۲۔ حذف: فَعِلَاتُنْ ﴿١﴾ ← فَعِلَاتٌ ← فَعِلَاتٌ ← فَعِلُنْ

۸۔ نہیں وقصر

رکن "فاعلاتن" نہیں کے تصرف سے "فَعِلَاتُنْ" بنا اور قصر کی وجہ سے آخری سبب خفیف کی "ن" کو گر کر متحرک "ت" کو ساکن کر لیا گیا تو "فَعِلَاتُ" ہوا۔ اسے خوش ادائیگی کی خاطر "فَعِلَانْ" سے بدل لیتے ہیں اور بدلے ہوئے رکن کو مخبون مقصور کہتے ہیں۔

۱۔ جنین ف [عَلَّاتُن] ← فَعَلَّاتُن
 ۱۱۔ قصر فَعَلَّات [ن] ← فَعَلَّات ← فَعَلَّات ← فَعَلَّات

۹۔ شکل

جنین اور کف کے بل کر تصرف کرنے کو "شکل" کہتے ہیں۔ اس میں پہلے رکن "فاعلاتن" جنین کی وجہ سے "فعلاتن" بنتا ہے اور پھر "فعلاتن" بذریعہ کف کے تصرف سے "فعلات" کا زحاف بنتا ہے۔ بدے ہوئے رکن کو مشکل کہتے ہیں۔

۱۔ جنین۔ ف [عَلَّاتُن] ← فَعَلَّاتُن
 ۱۱۔ کف۔ فَعَلَّات [ن] ← فَعَلَّات

۱۰۔ تشیث

فاعلاتن کے دندہ مجموعہ "علا" کا درمیانی متحرک حرف "ل" گرا دیا تو "فاعلاتن" باقی رہ گیا۔ اسے خوش ادائیگی کے خاطر ہم وزن "مفعولن" سے بدل لیتے ہیں۔ بدے ہوئے رکن کو مشعث کہا جاتا ہے۔
 فاعل [ن] اتن ← فاعلاتن ← مفعولن

۱۰۔ الف جنین و تسکین

مشعث کا ہی دوسرا نام ہے۔ فرق یہ ہے کہ یہاں وہی مزاحف رکن "مفعولن" ذو زحافوں کے تصرف سے حاصل ہوتا ہے۔ فاعلاتن جنین کے اثر سے "فعلاتن" بنتا ہے اور تسکین کے اثر سے متحرک "ع" ساکن بن جاتی ہے۔ اب اس رکن یعنی "فعلاتن" کو ہم وزن "مفعولن" سے بدل لیتے ہیں اور بدے ہوئے رکن کو جنون مسکن کہتے ہیں۔

۱۔ جنین ف [عَلَّاتُن] ← فَعَلَّاتُن
 ۱۱۔ کف فَعَلَّاتُن ← فَعَلَّاتُن ← مفعولن

رکن فاعلاتن کے زحافات ایک نظر میں

فَاعِلُنْ - محذوف - فَعْلُنْ - محذوف مقطوع / ابر / جنون محذوف مسکن

فَعْلَاتُنْ - جنون
 فَاعِلَاتُنْ - مقصور
 فَعْلَاتُنْ - مکفوف
 فَعْلَاتُنْ - مشکول
 مَفْعُولُنْ - جنون مسکن / مشعث

۲۔ رکن مفاعیلن کے زحافات

یہ رکن بحر ہزج اور بحر مضارع میں آتا ہے۔ مفاعیلن زیادہ استعمال کے اعتبار سے غزلیات غالب کے دوسرے نمبر پر آتا ہے یعنی ۳۴۴ بار۔ زحافات کی تعداد کے لحاظ سے بھی اس رکن کا نمبر دوسرا ہے۔ سالم بحر میں کہی گئی غزلوں میں غالب کی سب سے زیادہ غزلیں اسی رکن میں (بحر ہزج ۳۴ غزلیں) ملتی ہیں۔ اس رکن میں جو زحافات آئے ہیں ان کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

مفرد زحاف

۱۔ تسبیح

رکن مفاعیلن کے آخری سبب خفیف میں "الف" کا زیادہ کرنا جس سے رکن "مفاعیلان" بن جاتا ہے۔ بدے ہوئے رکن کو مسبح کہتے ہیں۔

مَفَاعِيلُنْ ← مَفَاعِيلُ [ن] ← مَفَاعِيلَانْ

۲۔ حذف

رکن کے آخری سبب خفیف کو گرا دینا۔ مفاعیلن سے "لن" گرا دیا تو مفاعی باقی رہ گیا۔ اسے اس کے ہم وزن فَعْلُنْ سے بدل لیتے ہیں۔ اور بدے ہوئے رکن کو محذوف کہتے ہیں۔
 مَفَاعِيلُ [ن] ← مَفَاعِيلُنْ ← فَعْلُونْ

۳۔ خرم

رکن کے پہلے دندہ مجموعہ یعنی مفاع کے پہلے حرف کو نکال دینا جس سے مفاعیلن "فایملن" رہ

گیا۔ اس کو ہم وزن "مفعول" سے بدل لیتے ہیں اور بدلے ہوئے رکن کو اخرم کہتے ہیں۔
 ﴿فَاَعْيَلْنِ﴾ ﴿فَاَعْيَلْنِ﴾ ﴿مَفْعُولُنْ﴾

۴۔ قصر

رکن کے آخر آنے والے سبب خفیف کے حرف ساکن کو گرا کر اس سے پہلے کے متحرک حرف کو ساکن کر لینے کو قصر کہتے ہیں۔ مفاعیلن کی نوں کو گرا کر ئی کو ساکن کر لینے سے مفاعیل بنا۔ اسے مقصور کہتے ہیں۔
 ﴿مَفَاعِلُنْ﴾ ﴿مَفَاعِلُنْ﴾ ﴿مَفَاعِلُنْ﴾

۵۔ قبض

رکن کے پانچویں حرف ساکن یعنی مفاعیلن سے "ی" کو نکال دیا تو "مفاعیلن" باقی رہا۔ اسے مقبوض کہتے ہیں۔
 ﴿مَفَاعِلُنْ﴾ ﴿مَفَاعِلُنْ﴾ ﴿مَفَاعِلُنْ﴾

۶۔ کف

رکن کے ساتویں حرف ساکن کو گرا دینا۔ مفاعیلن سے "ن" گرا دی گئی تو مفاعیل باقی رہا۔ اسے مکفوف کہتے ہیں۔
 ﴿مَفَاعِلُنْ﴾ ﴿مَفَاعِلُنْ﴾ ﴿مَفَاعِلُنْ﴾

مرکب زحافات

۱۔ ہتر

خرم اور جب کے اجتماع کو کہتے ہیں۔ خرم کے اثر سے رکن مفاعیلن کی "م" گر گئی اور جب کی "ج" سے رکن کے دو آخری سبب خفیف گر گئے یعنی مفاعیلن پہلے فاعیلن ہوا اور پھر عیلن "فا" باقی رہ گیا تو اسے ہتر کہتے ہیں۔ "فا" کو "فع" سے بدل لیا۔
 ا۔ خرم ﴿فَاَعْيَلْنِ﴾ ﴿فَاَعْيَلْنِ﴾ ﴿فَاَعْيَلْنِ﴾

۲۔ جب فاعیلن ﴿فَاَعْيَلْنِ﴾ ﴿فَاَعْيَلْنِ﴾ ﴿فَاَعْيَلْنِ﴾

۲۔ خرب

یہ خرم اور کف کے جمع ہونے کا نام ہے۔ خرم کے اثر سے مفاعیلن کی "م" گر گئی اور فاعیلن ﴿فَاَعْيَلْنِ﴾ کف کے اثر سے رکن کا آخری "ن" نکل گیا اور رکن "فاعیلن" ہو گیا۔ اسے "مفعول" سے بدل لیتے ہیں۔ اور بدلے ہوئے رکن کو "اخریب" کہتے ہیں۔
 ا۔ خرم ﴿فَاَعْيَلْنِ﴾ ﴿فَاَعْيَلْنِ﴾ ﴿فَاَعْيَلْنِ﴾
 ۲۔ کف فاعیلن ﴿فَاَعْيَلْنِ﴾ ﴿فَاَعْيَلْنِ﴾ ﴿فَاَعْيَلْنِ﴾

۳۔ شتر

خرم اور قبض کے اجتماع کو کہتے ہیں۔ خرم سے "مفاعیلن" کی "م" گر گئی اور قبض کی وجہ سے "ی" نکل گئی تو "فاعیلن" باقی رہا۔ اسے اشتر کہتے ہیں۔
 ا۔ خرم ﴿فَاَعْيَلْنِ﴾ ﴿فَاَعْيَلْنِ﴾ ﴿فَاَعْيَلْنِ﴾
 ۲۔ قبض فاعیلن ﴿فَاَعْيَلْنِ﴾ ﴿فَاَعْيَلْنِ﴾ ﴿فَاَعْيَلْنِ﴾

رکن مفاعیلن کے زحافات ایک نظر میں

﴿مَفَاعِلُنْ﴾	مقبوض	﴿مَفَاعِلُنْ﴾	مکفوف
﴿مَفَاعِلُنْ﴾	مکفوف	﴿مَفَاعِلُنْ﴾	مکفوف
﴿مَفَاعِلُنْ﴾	مکفوف	﴿مَفَاعِلُنْ﴾	مکفوف
﴿مَفَاعِلُنْ﴾	مکفوف	﴿مَفَاعِلُنْ﴾	مکفوف
﴿مَفَاعِلُنْ﴾	مکفوف	﴿مَفَاعِلُنْ﴾	مکفوف
﴿مَفَاعِلُنْ﴾	مکفوف	﴿مَفَاعِلُنْ﴾	مکفوف
﴿مَفَاعِلُنْ﴾	مکفوف	﴿مَفَاعِلُنْ﴾	مکفوف
﴿مَفَاعِلُنْ﴾	مکفوف	﴿مَفَاعِلُنْ﴾	مکفوف
﴿مَفَاعِلُنْ﴾	مکفوف	﴿مَفَاعِلُنْ﴾	مکفوف
﴿مَفَاعِلُنْ﴾	مکفوف	﴿مَفَاعِلُنْ﴾	مکفوف

۳۔ رکن فارع لاقن کے زحافات

یہ رکن صرف بحر مضارع میں آیا ہے اور کل ۱۴۷ بار استعمال ہوا ہے۔ یہ کہیں بھی اصل صورت میں استعمال نہیں ہوا۔ اس کے زحافات حسب ذیل ہیں جو سب کے سب مفرد ہیں۔

۱۔ حذف

رکن کے آخری سبب خفیف کا گرا دینا جس سے "فاع لاتن" صرف "فاع لا" ہو کر رہ گیا۔ اس کو فاع لن سے بدل لیتے ہیں اور بدلے ہوئے رکن کو مخذوف کہتے ہیں۔
 فاع لا [ن] ← فاع لا ن ← فاع لن

۲۔ قصر

رکن کے آخری حرف کو گرا کر اس سے پہلے کے متحرک حرف کو ساکن کر دیتے ہیں۔ فاع لاتن سے "ن" کو گرا کر "ت" کو ساکن کر لیا تو "فاع لات" باقی رہا۔ اسے مقصور کہتے ہیں۔
 فاع لات [ن] ← فاع لات ← فاع لات

۳۔ کف

فاع لاتن کے ساتویں حرف کو گرا دینا جس سے رکن بدل کر فاع لات رہ گیا۔ اسے مکفوف کہتے ہیں۔
 فاع لات [ن] ← فاع لات

رکن فاع لاتن کے زحافات ایک نظر میں

فاع لن - مخذوف - فاع لات - مقصور - فاع لات - مکفوف

۴۔ رکن من تفع لن کے زحافات

یہ رکن بحر جثث اور بحر خفیف میں آیا ہے اور کل ۷۸ بار استعمال ہوا ہے۔ غزلیات غالب میں اس کے دو ہی زحافات آتے ہیں۔

۱۔ تسبیغ

رکن کے آخری سبب خفیف میں ایک "الف" کا اضافہ کرنا جس سے رکن "مس تفع لان" سے بدل جاتا ہے اسے تسبیغ کہتے ہیں۔ متصل رکن میں ایسی زحافات کو مذال کہتے ہیں۔

مس تفع ل [ن] ← مس تفع لان

۲۔ خبن

رکن کے پہلے سبب خفیف یعنی "مس" سے ساکن حرف "س" کو نکال دینا جس سے رکن متفع ل رہ گیا۔ اس کو ہم وزن مفاعلن سے بدل لیتے ہیں اور بدلے ہوئے رکن کو مخنون کہتے ہیں۔
 مس [ن] تفع لن ← متفع لن ← مفاعلن

رکن مس تفع لن کے زحافات ایک نظر میں

مس تفع لان - مسبق - مفاعلن - مخنون

۵۔ رکن مستفعلن کے زحافات

مستفعلن، بحر رجز، بحر منسرح اور بحر متغلب کا رکن ہے اور غزلیات غالب میں کل ۱۵۶ بار استعمال ہوا ہے۔ اس میں سب ذیل زحافات آتے ہیں۔

مفرد زحافات

۱۔ ازالہ

رکن کے آخری وتمد مجموعاً علن، میں ایک الف کا اضافہ کرنا جس سے رکن 'مستفعلان' بن جاتا ہے۔ اس کو مذال کہتے ہیں۔ منفصل رکن میں ہی زحافات تسبیغ کہلاتا ہے۔
 مستفعل [ن] ← مستفعلان

۲۔ خبن

رکن کے پہلے سبب خفیف کے ساکن حرف "س" کو گرا دیا تو مستفعلن باقی رہا۔ اسے خوش ادائیگی کے لیے ہم وزن مفاعلن سے بدل دیا۔ اسے مخنون کہتے ہیں۔
 مس [ن] تفع لن ← متفع لن ← مفاعلن

رکن مستفعل کے آخری و تہ مجبوعہ یعنی علن کے 'ن' کو گرا کر 'ل' کو ساکن کر دیا تو مستفعل باقی رہا۔ اسے خوش ادائیگی کے لیے مفعول سے بدل دیا۔ اس بدلے ہوئے رکن کو مقطوع کہتے ہیں۔
 مُسْتَفْعِلٌ [ن] ← مُسْتَفْعِلٌ ← مُسْتَفْعِلٌ ← مَفْعُولٌ

رکن مستفعل سے دوسرے سبب خفیف یعنی 'تف' کے ساکن حرف 'ف' کو نکال دیا تو مستفعل باقی رہا۔ اسے خوش ادائیگی کی خاطر مفتعل سے بدل دیا۔ بدلے ہوئے رکن کو مطوی کہتے ہیں۔
 مُسْتَفْعِلٌ [ف] ← مُسْتَفْعِلٌ ← مُسْتَفْعِلٌ ← مَفْعُولٌ

مرکب زحاف

مستفعل خبن کے اثر سے 'س' کھو کر مفتعل بنا اور اذال کے اثر سے و تہ مجبوعہ 'علن' میں الف کا اضافہ ہوا اور وہ علان بن گیا۔ بدلا ہوا رکن مفتعلان، خوش ادائیگی کے لیے ہم وزن مفاعلان سے بدل دیا گیا۔ اسے مجنون مذال کہتے ہیں۔
 ا۔ خبن [س] ← مفتعل ← مفتعل
 اذال [ن] ← مفتعلان ← مفاعلان

مستعملان کے زحافات ایک نظر میں

مستعملان	مذال	مفتعل	مطوی
مفاعلان	مجنون	مفاعلان	مجنون مذال
مفعول کن	مقطوع		

۶۔ رکن مفعولات کے زحافات

یہ بحر مقتب اور بحر منسرح کا رکن ہے۔ بحر مقتب میں غالب کی تین غزلیں ہیں اور منسرح میں ایک۔ یہ رکن صرف مزاحف آیا ہے اور کل ۱۰۰ بار۔ اس کے زحافات حسب ذیل ہیں۔

رکن کے دوسرے سبب خفیف کے حرف ساکن یعنی 'و' کو گرا دینا جس سے مفعولات بچا۔ اسے بہتر ادائیگی کے لیے فاعلات سے بدل دیا۔ یہ مطوی ہے۔

مفرد زحاف

مفعولات ← مفعولات ← فاعلات

مرکب زحاف

جدرع کی وجہ سے مفعولات کے پہلے دو سبب خفیف یعنی 'مفعو' گرا دیے گئے اور 'تے' ساکن بنا دی گئی۔ اب 'لا' یہ نحر کے تعریف سے لا کی 'الف' گرا دیا گیا جس سے 'لث' بچا۔ اسے خوش ادائیگی کے لیے فاع سے بدل لیتے ہیں۔ بدلے ہوئے رکن کو منخور کہا جاتا ہے۔
 جدرع: [مفعو] لاث ← لاث ← لاث
 نحر: [ل] لاث ← لث ← فاع

رکن مفعولات کے زحافات ایک نظر میں

فاعلات ← مطوی ← جدرع منخور

یہ بحر متعارب کا رکن ہے۔ اس میں غالب کی صرف تین غزلیں ملتی ہیں۔ یہ رکن صرف سالم

استعمال ہوا ہے اور تمام غزلیات میں صرف ۹۶ بار آیا ہے۔ یہاں غزلیات غالب کی بحروں میں جس قدر زحافات کے لیے ہیں ان ہی کا ذکر کیا گیا ہے،

بحر کا تعین

کسی شعر یا غزل کی بحر کی تعین، بحروں اور زحافات کی مکمل آگاہی پر منحصر ہے۔ بحر کی جستجو رنے والا اگر بحروں اور متعلقہ زحافات سے مانوس نہ ہو تو شعر کی بحر کا تعین قریب قریب ناممکن ہے۔ بحروں اور زحافات سے بھرپور واقفیت اس وقت ممکن ہے جب انھیں مسلسل برتا جائے۔ م از کم مختلف اوزان کی گونج کا ذہن میں محفوظ رہنا بہت ضروری ہے۔

کسی شعر کی بحر کا تعین کرنے کا ایک ہی آزمودہ اور عملی طریقہ یہ ہے کہ شعر کے الفاظ سے اوزان طور پر ممکنہ اوزان یکے بعد دیگرے گنگنائے جائیں۔ اس گنگنائے کے دوران کہیں نہ کہیں الفاظ کسی وزن کی گرفت میں آجاتے ہیں۔ ایک باریہ احتمال قوی ہو گیا تو پھر اس وزن کی اصل بحر شعر کو آزمایا جاسکتا ہے۔ پھر باقاعدہ تقطیع کر کے دیکھا جاسکتا ہے کہ جو وزن گنگنانے کے دوران شعر کے الفاظ سے مطابقت پیدا کر رہا تھا وہ کس مخصوص بحر کا رکن ہے اور آیا وہ شعر اسی میں کہا گیا ہے۔ اس کے بعد تمام زحافات کی نشان دہی کی جاسکتی ہے اور شعر کی بحر کا تعین کیا جاسکتا ہے۔

بحر کا تعین اور زحافات کی نشان دہی ہونے کے بعد غزل یا شعر کی بحر کو پوری تفصیل سے ظاہر کیا جاتا ہے۔ اس کی ترتیب یہ ہے۔

۱۔ بحر کا نام

۲۔ بحر کے اصلی ارکان

۳۔ بحر کے ارکان کی تعداد کے اعتبار سے مثنیٰ ہے یا مسدس۔

۴۔ یکے بعد دیگرے زحافات جس ترتیب سے آتے ہوں ان کا ذکر۔

۵۔ اگر زحافات نہ آتے ہوں تو سالم ہونے کا ذکر۔

جیسے بحر مد۔ اصلی ارکان فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن شعریں دو بار

(۱) غزل کی بحر: بحر مد مثنیٰ مخمذوف یا مقصور

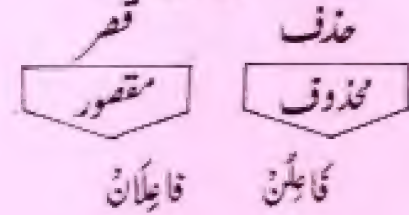
(۲) غزل کی بحر: بحر مثنیٰ یا مثنیٰ سالم

اگر حرف کسی شعر کی بحر کی نشان دہی کرتی ہے تو صرف اس میں آئے ہوئے زحافات ذکر کرنا کافی ہے۔ لیکن اگر پوری غزل کی بحر کی نشان دہی کرنی ہے تو غزل میں آئے ہوئے تمام زحافات کا ترتیب کے ساتھ ذکر کرنا ضروری ہے

بحر

بحر مفرد ہے۔ بحر مل: اصل ارکان۔ فاعلاتن۔ فاعلاتن۔ فاعلاتن۔ فاعلاتن۔ ایک شعر میں دو بار

زحاف



غزل کی بحر

بحر مل مثنیٰ۔ محذوف یا مقصور

ش فریادی ہے کس کی شوخی تحریر کا
 فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن
 و کا وسخت جانی پائے تنہائی نہ پوچھ
 فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلان
 رہے اختیار شوق دیکھا چاہیے
 فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن
 لیں دام شنیدن جس قدر چاہے بچپائے
 فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلان
 ہں کہ ہوں غالب اسیری میں بھی کشمیر کا
 فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن
 کا غدی ہے پیر بہن ہر پیکر تصویر کا
 فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن
 صبح کرنا شام کا لانا ہے جوئے شیر کا
 فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن
 سینہ شمشیر سے باہر ہے دم شمشیر کا
 فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن
 بدعا عنقا ہے اپنے عالم تقریر کا
 فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن
 موئے آتش دیدہ ہے حلقہ مری زنجیر کا
 فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

بحر

بحر مفرد ہے۔ بحر ہزج: اصل ارکان: فاعِلین فاعِلین فاعِلین فاعِلین فاعِلین ایک شعر میں دو

زحاف

کوئی نہیں

غزل کی بحر

بحر ہزج مثنیٰ سالم

جراحت تحفہ الماس ارمغاں داغ جگر ہدیہ
 فاعِلین فاعِلین فاعِلین فاعِلین فاعِلین
 مبارک باد اسد غم خوار جان درد مند
 فاعِلین فاعِلین فاعِلین فاعِلین فاعِلین

بحر

مربک ہے۔ بحر مضارع؛ اصل اکن۔ مفاعیلن۔ فاع لاتن۔ مفاعیلن۔ فاع لاتن۔ ایک شعر میں دو بار

زحافات مفاعیلن

زحافات فاع لاتن

خراب	کف	حذف	کف	قصر
اخراب	مکفوف	محدوف	مکفوف	مقصوف
مفعول	مفاعیلن	فاع لاتن	فاع لاتن	فاع لاتن

غزل کی بحر

بحر مضارع مثنیٰ اخراب مکفوف محدود یا مقصور

تقیس اور کوئی نہ آیا بروئے کار	مفعول فاع لاتن مفاعیلن فاع لاتن
نفقہ گل نے نقش سویدا کیا درست	مفعول فاع لاتن مفاعیلن فاع لاتن
خواہ ہو اکہ داغ کا سرمایہ دود تھا	مفعول فاع لاتن مفاعیلن فاع لاتن
جب آنکھ کھل گئی نہ زریاں تھا نہ سود تھا	مفعول فاع لاتن مفاعیلن فاع لاتن

لیتا ہوں مکتب غم دل میں سبق ہنوز

مفعول فاع لاتن مفاعیلن فاع لاتن

ڈھانپا کفن نے داغ عیوب برونگی

مفعول فاع لاتن مفاعیلن فاع لاتن

تیشہ بغیر مرہ سکا کوہ کن اسد

مفعول فاع لاتن مفاعیلن فاع لاتن

لیکن یہی کہ رفت گیا اور بوی

مفعول فاع لاتن مفاعیلن فاع لاتن

میں ورنہ ہر لباس میں ننگ و جوی

مفعول فاع لاتن مفاعیلن فاع لاتن

مگر شہ نثار رسوم و قیود کا

مفعول فاع لاتن مفاعیلن فاع لاتن

بحر

بحر مرکب ہے بحر مقتضب: اصل ارکان مفعولات مستفعلن مفعولات مستفعلن۔ ایک شعر میں دو بار

زحاف

طے قطع قطع و تسبیغ

مطوی	مقطوع	مقطوع و تسبیغ
فاعلات	مفعولن	مفعولان

غزل کی بحر

بحر مقتضب مثنوی مطوی مقطوع مقطوع و تسبیغ

پتے ہو وہ دیں گے ہم دل اگر پڑ پایا
علائق مفعولن فاعلات مفعولن
شق سے طبیعت نے رست کا نہ پایا
علائق مفعولن فاعلات مفعولن
رست دارد دشمن ہے اعتماد دل معلوم
علائق مفعولن فاعلات مفعولان
مادگی و پرکاری بے خودی و ہشیاری
علائق مفعولن فاعلات مفعولن

دل کہاں کر گم کیجے ہم نے مدعا پایا
فاعلات مفعولن فاعلات مفعولن
درد کی دوا پائی درد لا دوا پایا
فاعلات مفعولن فاعلات مفعولن
آہ بے اثر دیکھی نالہ نار سا پایا
فاعلات مفعولن فاعلات مفعولن
حسن کو تغافل میں حیرات آ رہا پایا
فاعلات مفعولن فاعلات مفعولن

غنچہ پھر لگا کھلنے آج ہم نے اپنا دل
فاعلات مفعولن فاعلات مفعولن
حال دل نہیں معلوم لیکن اس قدر یعنی
فاعلات مفعولان فاعلات مفعولن
شورِ پندِ ناصح نے زخم پر نمک چھڑکا
فاعلات مفعولن فاعلات مفعولن
خوں کیا ہوا دیکھا گم کیا ہوا
فاعلات مفعولن فاعلات مفعولن
ہم نے بار بار ڈھونڈا تم نے بار بار
فاعلات مفعولن فاعلات مفعولن
آپ سے کوئی پوچھے تم نے کیا منہ
فاعلات مفعولن فاعلات مفعولن

(۵) بحر

بحر مفرد ہے۔ بحر مل اصلی ارکان فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن شریں دوبار

زحاف

حذف قصر

مخزوف

فاعلاتن

مخزوف

فاعلاتن

غزل کی بحر

بحر مل مثنیٰ مخزوف یا مقصور

ل مرا سوز نہاں سے بے محابا جل گیا
 فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن
 ل میں ذوق وصل ویا دیا رہک باقی نہیں
 فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن
 ل عدم سے بھی پرے ہوں درنہ غافل پایا
 فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن
 ل جس کیجے جو ہر اندیشہ کی گرمی کہاں
 فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن
 ل نہیں تجھ کو دکھاتا ورنہ داغوں کی بہار
 فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن
 ل ہوں اور افسردگی کی آرزو غالب کہ دل
 فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن
 ل آتش خاموش کی مانند گویا جل گیا
 فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن
 ل آگ اس گھر میں لگی ایسی کہ جو تھا جل گیا
 فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن
 ل میری آہ آتشیں سے بال غنقا جل گیا
 فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن
 ل کچھ خیال آیا تھا وحشت کا کہ صحر ا جل گیا
 فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن
 ل اس چراغاں کا کروں کیا کار فرما جل گیا
 فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن
 ل دیکھ کر طرز تپاک اہل دنیا جل گیا
 فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن

بحر

بحر مفرد ہے۔ بحر مل اصلی ارکان فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن شریں دو

زحاف

حذف و قطع یا بحر

مخزوف مقطوع یا بحر

فاعلاتن

مثنیٰ و قصر

مخزوف مقصور

فاعلاتن

مثنیٰ

مخزوف

فاعلاتن

غزل کی بحر

بحر مل مثنیٰ مخزوف، مخزوف مقطوع یا بحر، مخزوف مقصور

شوق ہر رنگ رقیب سرو ساماں نکلا
 فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن
 زخم نے داد نہ دی تنگ کی دل کی یارب
 فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن
 بوئے گل نالہ دل دو چراغ محفل
 فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن
 دل حسرت زدہ تھا ماندہ لذت درد
 فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن
 اے نوا آموز فنا ہمت دشوار پسند
 فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن
 دل میں پھر گریہ نے اک شور اٹھایا غالب
 فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن
 قیس تصویر کے پردے میں کبھی عریاں
 فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن
 تیر بھی سینہ بسمل سے پُرافشاں
 فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن
 جو تری بزم سے نکلا سو پریشاں
 فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن
 کام یاروں کا بقدر لب و دندان
 فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن
 سخت مشکل ہے کہ یہ کام کبھی آساں
 فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن
 آہ جو قطرہ نہ نکلا تھا سوطوفاں
 فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن

بحر

بحر مرکب ہے بحر مضارع۔ اصلی ارکان مفاعیلن فاعلاتن مفاعیلن فاعلاتن شعر میں دو بار

زحافات مفاعیلن

خرب

مکفوف

مفعول

زحافات فاعلاتن

مخزوف

مکفوف

مفعول

غزل کی بحر

بحر مضارع مثنیٰ اُخرب مکفوف مخزوف

رہمکی میں مرگیا جو نہ باب نبرد تھا
عشق نبرد پیشہ طلب گار مرد تھا
مفعول فاعلاتن مفاعیلن فاعلن

تھا زندگی میں موت کا کھٹکا لگا ہوا
اُڑنے سے پیشتر بھی مرا رنگ زرد تھا
مفعول فاعلاتن مفاعیلن فاعلن

لیفت نسخہ ہائے وفا کر رہا تھا میں
مجموعہ خیال ابھی فرد فرد تھا
مفعول فاعلاتن مفاعیلن فاعلن

ل تاجگر کہ ساحل دریائے خون کی آب
اس رہ گزریں جلوہ گل آگے گرد تھا
مفعول فاعلاتن مفاعیلن فاعلن

ماتی ہے کوئی کشمکش اندوہ عشق کی
دل بھی اگر گیا تو وہی دل کا درد تھا
مفعول فاعلاتن مفاعیلن فاعلن

نیاب چارہ سازی وحشت نہ کر سکے
زنداں میں بھی خیال بیاباں نور تھا
مفعول فاعلاتن مفاعیلن فاعلن

لاش بے کفن اسدِ خستہ جاں کی ہے
حق مغفرت کرے عجب آزاد مرد تھا
مفعول فاعلاتن مفاعیلن فاعلن

(۸)

بحر

بحر مفرد ہے بحر ہزج۔ اصلی ارکان۔ مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن شعر میں دو

زحاف

کوئی نہیں

غزل کی بحر

بحر ہزج مثنیٰ سالم

شمارِ مجسمہ مرغوب بُتِ مشکل پسند آیا
تماشائے بیک کھن بردنِ صدل پسند

مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن
مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن
مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن
مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن

مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن
مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن
مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن
مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن

مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن
مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن
مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن
مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن

مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن
مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن
مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن
مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن

مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن
مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن
مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن
مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن

بکر

بکر مفرد ہے۔ بکر ہزج۔ اصل ارکان۔ مفاعیلن، مفاعیلن، مفاعیلن، مفاعیلن شعر میں دو بار

زحاف

کوئی نہیں

غزل کی بکر

بکر ہزج مثنیٰ سالم

نہ ہو گا ایک بیاباں ماندگی سے ذوق کم میرا
 حباب موجبہ رفتار ہے نقش قدم میرا
 مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن
 مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن
 بہت تھی چمن کے لیکن اب یہ بے دماغی ہے
 کہ موج بولے گل سے ناک میں آتا ہے دم میرا
 مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن
 مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن

بکر

بکر مفرد ہے۔ بکر ہزج۔ مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن شعر میں دو

زحاف

کوئی نہیں

غزل کی بکر

بکر ہزج مثنیٰ سالم

سر اپار میں عشق و ناگزیر الفت ہستی
 عبادت برق کی کرتا ہوں افسوسِ حاص
 مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن
 مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن
 بقدرِ ظرف ہے ساقیِ خمارِ شہ کامی بھی
 جو تو دریلے مے ہے تو میں خیمارہ ہوں
 مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن
 مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن

بحر

مترکب ہے۔ بحر مضارع : اصلی ارکان۔ مفاعیلن۔ فاع لاتن۔ مفاعیلن۔ فاع لاتن شعر میں دوبار

زحافات مفاعیلن

زحافات فاع لاتن

خرب	کف	حذف	کف	قصر
اخر	مکفوف	محذوف	مکفوف	مقصور
مفعول	مفاعیل	فاع لُن	فاع لَات	فاع لَان

غزل کی بحر

بحر مضارع مثنیٰ اخر مکفوف محذوف یا مقصور

م نہیں ہے تو ہی تو اہائے راز کا
 حوْلُ فاع لَاتُ مفاعیلُ فاع لُن
 لب شکستہ صبح بہارِ نظارہ ہے
 حوْلُ فاع لَاتُ مفاعیلُ فاع لُن
 اور سوئے غیر نظر ہائے تیز تیز
 حوْلُ فاع لَاتُ مفاعیلُ فاع لَان
 رفہ ہے ضبطِ آہ میں میرا و گرنہ میں
 حوْلُ فاع لَاتُ مفاعیلُ فاع لُن
 یاں ورنہ جو حجاب ہے پردہ ہے ساز کا
 مفعولُ فاع لَاتُ مفاعیلُ فاع لُن
 یہ وقت ہے شکفتن گلہائے ناز کا
 مفعولُ فاع لَاتُ مفاعیلُ فاع لُن
 میں اور دکھ تری مژدہ ہائے دراز کا
 مفعولُ فاع لَاتُ مفاعیلُ فاع لُن
 طعمہ ہوں ایک ہی نفسِ جاں گداز کا
 مفعولُ فاع لَاتُ مفاعیلُ فاع لُن

ہر گوشہ بساط ہے سر شیشہ باز
 مفعولُ فاع لَاتُ مفاعیلُ فاع لُن
 ناخن پہ قرض اس گرہ نیم باز
 مفعولُ فاع لَاتُ مفاعیلُ فاع لُن
 سینہ کہ تھکا دینہ گہرائے راز
 مفعولُ فاع لَاتُ مفاعیلُ فاع لُن
 ہیں بس کہ جوشِ بادِ مے شیشے اچھل رہے
 مفعولُ فاع لَاتُ مفاعیلُ فاع لُن
 کاوش کا دل کرے ہے تقاضہ کہ ہے ہنوز
 مفعولُ فاع لَاتُ مفاعیلُ فاع لَان
 تاراج کاوشِ غم ہجر اں ہوا آس
 مفعولُ فاع لَاتُ مفاعیلُ فاع لُن

بحر

بحر مفرد ہے بحر رمل۔ اصلی ارکان فاعلاتن، فاعلاتن، فاعلاتن، فاعلاتن، ایک شعر میں دو بار

زحاف

قصر

حذف

مقصور

محذوف

فَاعِلَاتُنْ

فَاعِلُنْ

غزل کی بحر

بحر رمل مثنیٰ محذوف یا مقصور

شب کہ برق سوز دل گم ہو ابر آب تھا
فَاعِلَاتُنْ فَاعِلَاتُنْ فَاعِلَاتُنْ فَاعِلُنْ
ن کرم کو عذر بارش تھا غناں گیر خرام
فَاعِلَاتُنْ فَاعِلَاتُنْ فَاعِلَاتُنْ فَاعِلُنْ
ن خود آرائی کو تھا موتی پروئے کا خیال
فَاعِلَاتُنْ فَاعِلَاتُنْ فَاعِلَاتُنْ فَاعِلُنْ
وہ گل نے کیا تھا واں چراغاں آب جو
فَاعِلَاتُنْ فَاعِلَاتُنْ فَاعِلَاتُنْ فَاعِلُنْ

یاں سر پر شور بے خوابی سے تھا دیوار جو
فَاعِلَاتُنْ فَاعِلَاتُنْ فَاعِلَاتُنْ فَاعِلُنْ
یاں نفس کرتا تھا روشن شمع بزم بے خودی
فَاعِلَاتُنْ فَاعِلَاتُنْ فَاعِلَاتُنْ فَاعِلُنْ
فرش سے تاعش واں طوفاں تھا موج رنگ کا
فَاعِلَاتُنْ فَاعِلَاتُنْ فَاعِلَاتُنْ فَاعِلُنْ
ناگہاں اس رنگ سے خوں نابہ ٹپکانے لگا
فَاعِلَاتُنْ فَاعِلَاتُنْ فَاعِلَاتُنْ فَاعِلُنْ

واں وہ فرقِ ناز مجھ بالمش کم خواب تھا
فَاعِلَاتُنْ فَاعِلَاتُنْ فَاعِلَاتُنْ فَاعِلُنْ
جلوہ گل واں بساطِ صحبت اجاب
فَاعِلَاتُنْ فَاعِلَاتُنْ فَاعِلَاتُنْ فَاعِلُنْ
یاں زمیں سے آسماں تک فغتن کا باب
فَاعِلَاتُنْ فَاعِلَاتُنْ فَاعِلَاتُنْ فَاعِلُنْ
دل کہ ذوق کاوش ناخن سے لذت یاب
فَاعِلَاتُنْ فَاعِلَاتُنْ فَاعِلَاتُنْ فَاعِلُنْ

زخاف

حذف

محفوظ

قائمين

غزل کی بحر

بحر رمل مشمن محذوف

لَدُل میں شبِ اندازِ اثرِ نایاب تھا
 فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن
 قدمِ سیلاب سے دل کیا نشاطِ آہنگ ہے
 فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن
 زششِ ایامِ خاکستر نشینی کیا کہوں
 فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن
 خُزنی کی اپنے جنونِ نارسا نے ورنہ یاں
 فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

IN

آج کیوں پروا نہیں اپنے اسیروں کی تجھے
 فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن
 یاد کرو وہ دن کہ ہر ایک حلقہ تیرے دام کا
 فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن
 میں نے روکارات غالب کو گر نہ دیکھتے
 فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

کل تلمک تیرا بھی دل مہر و وفا کا باب
 فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن
 انتظارِ صید میں اک دید دے خواب
 فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن
 اس کے سیلِ گریں میں گردوں کفِ سیلاب
 فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

بحر

ہم کہ ہے۔ بحر مضارع۔ اصلی ارکان مفاعیلن فاعلاتن مفاعیلن فاعلاتن شعریں دوبار
جافات مفاعیلن

خرپ کف حذف کف قصر

اخرپ مکفوف محذوف مکفوف مقصور

مفعول مفاعیلن فاعل لائن فاعل لائن فاعل لائن

غزل کی بحر

بحر مضارع مثمن، اخرپ، مکفوف، محذوف یا مقصور

ل ایک قطرے کا مجھے دینا پڑا حساب
مفعول فاعل لائن مفاعیلن فاعل لائن
ب میں ہوں اور ماتم یک شہر آرزو
مفعول فاعل لائن مفاعیلن فاعل لائن
لیوں میں میری نقش کو کھینچے پھر وہ میں
مفعول فاعل لائن مفاعیلن فاعل لائن
ہو ج سراب دشت وفا کا نہ پوچھ حال
مفعول فاعل لائن مفاعیلن فاعل لائن
لم جاتے تھے ہم بھی غم عشق کو اسد
مفعول فاعل لائن مفاعیلن فاعل لائن
خون جگر و دلایت مرگان یا رہا تھا
مفعول فاعل لائن مفاعیلن فاعل لائن
توڑا جو تو نے آئینہ تمثال دار تھا
مفعول فاعل لائن مفاعیلن فاعل لائن
جاں دادہ ہوائے سر رہ گزار تھا
مفعول فاعل لائن مفاعیلن فاعل لائن
برزہ مثل جوہر تیغ آب دار تھا
مفعول فاعل لائن مفاعیلن فاعل لائن
دیکھا تو کم ہوئے پر غم روزگار تھا
مفعول فاعل لائن مفاعیلن فاعل لائن

بحر

بحر مفر وہ ہے۔ بحر مد۔ اصلی ارکان فاعلاتن، فاعلاتن، فاعلاتن، فاعلاتن، شعریں دوبار

زحاف

خبین حذف و قطع یا بتر خبن و تسکین و قصر خبن و قصر

مخبون مخبون مسکن مقصور مخزون مخزون مقلون

فعلان فعلان فعلان فعلان

غزل کی بحر

بحر مدل مثمن مخبون محذوف مقلوع یا بتر مخبون مسکن مقصور مخبون مقصور

بس کہ دشوار ہے ہر کام کا آساں ہونا
فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلاتن
گر یہ چاہے ہے خرابی مرے کاشانے کی
فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلاتن
وائے دیوانگی شوق کہ ہر دم مجھ کو
فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلاتن
جلوہ از بس کہ تقاضائے نگہ کرتا ہے
فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلاتن
عشرت قتل گہراہل تمنا مست پوچھ
فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلاتن
آدمی کو بھی میسر نہیں آساں ہونا
فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلاتن
درود دیوار سے ٹپکے ہے بیا بیاں ہونا
فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلاتن
آپ جانا اُدھراور آپ ہی حیراں ہونا
فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلاتن
جوہر آئینہ بھی چاہے ہے مرگاں ہونا
فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلاتن
عیدِ نظارہ ہے شمشیر کا عریاں ہونا
فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلاتن

زخاف

ق

حذف

مفتی محمد رفیع

مخزوف

فَاعِلَانِ

قَالَ عَلِيٌّ

غزل کی بحر

بحر علی مشن مخدوف یا مقصور

دوست غم خواری میں میری سہی فرمائیں گے کیا
 فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن
 بے نیازی حد سے گزری بند پرور کب تلک
 فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن
 حضرت ناصح گراؤں دیدہ و دل فرشتہ راہ
 فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن
 آج وال تیغ و کفن باندھے ہوئے جاتا ہوں میں
 فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن
 گر کیا ناصح نے ہم کو قید اچھالیوں سہی
 فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن
 خانہ زاد زلف میں زنجیر سے بھاگیں گے کیوں
 فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن
 ہے اب اس معمورہ میں قحط غم الفت اسد
 فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

بحر مرقع ہے بحر مل: اسلی ارکان۔ فاعلاتن۔ فاعلاتن۔ فاعلاتن۔ فاعلاتن۔ شعر میں آٹھ بار

زخاف

3

مشکول

فَعِلَاتُ

غزل کی بحر

بجھڑیل مشن مشکول

یہ بھی ہماری قسمت کہ وصال یار ہوتا
فَعِلَاتُ فاعلان فَعِلَاتُ فاعلان
ترے وعدے یہ جسے ہم تو یار جان چھوڑ جاتا
فَعِلَاتُ فاعلان فَعِلَاتُ فاعلان
تری نازکی سے جا نہ کہ بندھا تھا عہد یوں
فَعِلَاتُ فاعلان فَعِلَاتُ فاعلان

اگر اور جیتے رہتے یہی انتظار ہوتا
فَعِلَاتُ فاعلان فَعِلَاتُ فاعلان
کہ خوشی سے مرنے جاتے اگر اعتبار ہوتا
فَعِلَاتُ فاعلان فَعِلَاتُ فاعلان
کبھی تو نہ توڑ سکتا اگر استوار ہوتا
فَعِلَاتُ فاعلان فَعِلَاتُ فاعلان

زحاف



حذف

مفتی محمد رفیع

مخزوف

فَعُولَانِ

فَقُولُوا

غزل کی بحر

بکھر بھرتی مہدس محذوف یا مقصود

ہوس کو ہے نشاطِ کار کیا کیا	مفاعیلن	مفاعیلن	فعلون	نہ ہو مرنا تو جینے کا مزا	مفاعیلن	مفاعیلن	فعلون
تجاہلِ پیشگی سے مدعا کیا	مفاعیلن	مفاعیلن	فعلون	کہاں تک اے سراپا ناز کیا	مفاعیلن	مفاعیلن	فعلون
نوازش ہائے بے جا دیکھتا ہوں	مفاعیلن	مفاعیلن	فعلون	شکایت ہائے رنگیں کا گلا	مفاعیلن	مفاعیلن	فعلون
نگارہ بے محابا چاہتا ہوں	مفاعیلن	مفاعیلن	فعلون	تغافل ہائے تمکینِ آزما	مفاعیلن	مفاعیلن	فعلون
فروعِ شعلہ خس اک نفس ہے	مفاعیلن	مفاعیلن	فعلون	ہوس کو پاسِ ناموسِ وفا	مفاعیلن	مفاعیلن	فعلون

یہ غلش کہاں سے ہوتی جو جگر کے پار ہو
 فَعِلَاتُ فاعلان فَعِلَاتُ فاعلان
 کوئی چارہ ساز ہو تو کوئی غم گار ہو
 فَعِلَاتُ فاعلان فَعِلَاتُ فاعلان
 جسے غم سمجھ رہے ہو اگر یہ شرار ہو
 فَعِلَاتُ فاعلان فَعِلَاتُ فاعلان
 غم عشق گر نہ ہوتا غم روزگار ہو
 فَعِلَاتُ فاعلان فَعِلَاتُ فاعلان
 مجھے کیا برا تھا مرنے اگر ایک بار ہو
 فَعِلَاتُ فاعلان فَعِلَاتُ فاعلان
 نہ کبھی جنازہ اٹھتا نہ کہیں مزار ہو
 فَعِلَاتُ فاعلان فَعِلَاتُ فاعلان
 نور دوئی کی یو بھی ہوتی تو کہیں رو چار ہو
 فَعِلَاتُ فاعلان فَعِلَاتُ فاعلان
 تجھے ہم ولی سمجھتے جو نہ بادہ خوار ہو
 فَعِلَاتُ فاعلان فَعِلَاتُ فاعلان

فی میرے دل سے پوچھے تمہیں نرم کش کو
لَا تُفَاعِلَانِ فِعْلَاتُ فاعلان
ہاں کی دوستی ہے کہ بنے ہیں دوستِ ناصح
لَا تُفَاعِلَانِ فِعْلَاتُ فاعلان
سنگ سے ٹپکتا وہ لہو کہ پھر نہ تھمتا
لَا تُفَاعِلَانِ فِعْلَاتُ فاعلان
اگرچہ جاں گسل ہے کہ کہاں پھیں کہ دل ہے
لَا تُفَاعِلَانِ فِعْلَاتُ فاعلان
کس سے ہیں کہ کیا ہے شبِ غم بری ہلاک
لَا تُفَاعِلَانِ فِعْلَاتُ فاعلان
مے مر کے ہم جو رسوا ہو گئے کیوں نہ غرقِ دریا
لَا تُفَاعِلَانِ فِعْلَاتُ فاعلان
کون دیکھ سکتا کہ یگانہ ہے وہ یکتا
لَا تُفَاعِلَانِ فِعْلَاتُ فاعلان
سائلِ تصوف یہ ترابیانِ غالب
لَا تُفَاعِلَانِ فِعْلَاتُ فاعلان

تغافل ہائے ساقی کا گلا کیا
مفاعیلن مفاعیلن فاعلن
غَم آوارگی ہائے صبا کیا
مفاعیلن مفاعیلن فاعلن
ہم اُس کے ہیں ہمارا پوچھنا کیا
مفاعیلن مفاعیلن فاعلن
شہیدانِ نگہ کا خوں بہا کیا
مفاعیلن مفاعیلن فاعلن
شکستِ قیمتِ دل کی صدا کیا
مفاعیلن مفاعیلن فاعلن
شکیبِ خاطر عاشق بھلا کیا
مفاعیلن مفاعیلن فاعلن
یہ کافرِ فتنہ طاقت رُبا کیا
مفاعیلن مفاعیلن فاعلن
عبارت کیا اشارت کیا ادا کیا
مفاعیلن مفاعیلن فاعلن

تس موجِ محیط بے خودی ہے
مفاعیلن مفاعیلن فاعلن
ماغِ عطر پیراہن نہیں ہے
مفاعیلن مفاعیلن فاعلن
ہر قطرہ ہے سازِ انا البحر
مفاعیلن مفاعیلن فاعلن
نابا کیا ہے میں ضامنِ ادھر دیکھ
مفاعیلن مفاعیلن فاعلن
سن اے غارتِ گرجنسِ وفا سن
مفاعیلن مفاعیلن فاعلن
یا کس نے جگر داری کا دعویٰ
مفاعیلن مفاعیلن فاعلن
بے قاتل وعدہ صبر آزما کیوں
مفاعیلن مفاعیلن فاعلن
لائے جاں ہے غالب اس کی ہر بات
مفاعیلن مفاعیلن فاعلن

بحر

بحر مفر دے۔ بحرِ رمل اصلی ارکان فاعلاتن، فاعلاتن، فاعلاتن، فاعلاتن، شعر میں دو

زحافات

خبث خبن وحذف حذف و قطع یا بتر ہنز و تسبیح

مخبون	مخبون محذوف	محذوف مقطوع یا بتر	اثر مسبق
فَعْلَاتُنْ	فَعْلُنْ	فَعْلُنْ	فَعْلَانْ

غزل کی بحر

بحرِ رمل مثنوی مخبون مخبون محذوف محذوف مقطوع یا بتر اثر مسبق یا مخبون مکتون مقصور
در خورِ قہر و غضب جب کوئی ہم سانس نہ ہوا
فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن
پھر غلط کیا ہے کہ ہم سا کوئی پیدانہ
فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن
بندگی میں بھی وہ آزادہ و خود ہیں کہ ہم
فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن
سب کو مقبول ہے دعویٰ تری یکتائی کا
فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن
کم نہیں نازشِ ہم نامی چشمِ خواباں
فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن
سینے کا دلغ ہے وہ نالہ جوں تک نہ گیا
فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن
خاک کا رزق ہے وہ قطرہ کہ دریائے
فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن

کوئی نہیں
غزل کی بحر
بحر ہزج، مثنوی، سالم

پے نذرِ کرم تحفہ ہے شرمِ نارسائی کا
مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن
نہ ہوں تماشا دوستِ سوا بے وفائی کا
مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن
زکوٰۃ حسن دے لے جلوہ بنیش کہ مہرِ آسا
مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن
نہ مارا جان کر بے جرم قاتلِ تیرگیِ دن پر
مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن
تمنائے زباں محو سپاس بے زبانی ہے
مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن
وہی اک بات ہے جو یاں نفسِ ان نکہت گل ہے
مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن
دہانِ بہرِ بت پیغا رہ جو زنجیرِ سوانی
مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن
نہ دے نامے کو اتنا طول غالبِ مختصر لکھ دے
مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن

مرفرد ہے بحر ہرج۔ مفاعیلن، مفاعیلن، مفاعیلن، مفاعیلن شعر میں دوبارہ
بحر
زحاف
کوئی نہیں

غزل کی بحر

بحر بنزج متقن سالم

مفعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن
 کہ ہے سرخچہ مرزا گان آہو پشت خارا پنا

زحاف

محرّف مقصور

غزل کی بحر

بحر مل مٹمن محذوف یا مقصور

بے تکلف دلِ غم مہرِ دہاں ہو جائے گا
 فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن
 پر تو مہتابِ سیلِ خانماں ہو جائے گا
 فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن
 ایسی باتوں سے وہ کافرِ دگمان ہو جائے گا
 فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن
 یعنی یہ پہلے ہی نذرِ امتحاں ہو جائے گا
 فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن
 مجھ پہ گویا اک زمانہ مہرِ دہاں ہو جائے گا
 فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

شعلہ خس میں جیسے خوں گ میں نہاں ہو
 فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلا
 ہر گل تر ایک چشم خوں فشاں ہو چلا
 فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلا
 اب ملک تو یہ توقع ہے کہ داں ہو چلا
 فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلا
 دوستی نہاں کی کبھی کاریاں ہو چلا
 فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلا

بحر

بحر مرکب ہے۔ بحر مجتث۔ اصلی ارکان مس تفع لن فاعلاتن مس تفع لن فاعلاتن مشعر میں دوبار

زحافات فاعلاتن

زحافات مس تفع لن

غبن غبن و حذف قطع و حذف یا بتر غبن و تسکین و تصریح یا بتر تسکین

مُجْنُون	مُجْنُون	مُجْنُون مَحْذُوف	مَقْطُوع مَحْذُوف	مُجْنُون مَسْکُون مَقْصُور یا بتر تسکین
مُفَاعِلُنْ	فَعِلَانُ	فَعِلُنْ	فَعْلُنْ	فَعْلَانْ

غزل کی بحر

بحر مجتث مشن مجنون، مجنون محذوف، محذوف مقطوع یا بتر، مجنون مسکون مقصور یا بتر تسکین

گلہ بے شوق کو دل میں بھی تنگی جا کا

مفاعِلن فَعْلَاتن مفاعِلن فَعْلُنْ

یہ جانتا ہوں کہ تو اور پیا سخی مکتوب

مفاعِلن فَعْلَاتن مفاعِلن فَعْلَانْ

حنائے پائے خزاں ہے بہارا اگر ہے یہی

مفاعِلن فَعْلَاتن مفاعِلن فَعْلُنْ

غم فراق میں تکلیف سیر باغ نہ دو

مفاعِلن فَعْلَاتن مفاعِلن فَعْلُنْ

ہنوز محرومی حسن کو ترستا ہوں

مفاعِلن فَعْلَاتن مفاعِلن فَعْلُنْ

دل اس کو پہلے ہی ناز واداسے دے بیٹھے

مفاعِلن فَعْلَاتن مفاعِلن فَعْلُنْ

نہ کہہ کہ گریہ بہ مقدار حسرت دل ہے

مفاعِلن فَعْلَاتن مفاعِلن فَعْلُنْ

فلک کو دیکھ کے کرتا ہوں اس کو کیا آند

مفاعِلن فَعْلَاتن مفاعِلن فَعْلُنْ

بہیں دماغ کہاں حسن کے تقاضا کا

مفاعِلن فَعْلَاتن مفاعِلن فَعْلُنْ

مری نگاہیں ہے جمع و خرچ دریا کا

مفاعِلن فَعْلَاتن مفاعِلن فَعْلُنْ

جفا میں اس کی ہے انداز کار فرما کا

مفاعِلن فَعْلَاتن مفاعِلن فَعْلُنْ

زحاف

مذروف

فَاِذَا عَلِمْنَا

غزل کی بحر

بحر مل مٹمن محذوف

قطرہ مے بس کہ حیرت مے نفس پر رہوا
 فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن
 اعتبارِ عشق کی خانہ خرابی دیکھنا
 فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن
 خطِ جام مے سراسر رشتہ گوہر ہوا
 فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن
 غیر نے کی آہ لیکن وہ خفا مجھ پر ہوا
 فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

زخاف

تجلیں

حذف و قطع یا پتر

مفتیوں

فَعِلَانِ

مخدوف مقطوع یا ابتر

فَعَلَن

غزل کی بحر

بکر بل مشن، منجھون، مخدوف مقطوع یا ابتر

تپش شوق نے ہر ذرہ پر ایک دل باندھا
 فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلن

بحر

بحر مرکب ہے۔ بحر مضارع: اصل ارکان مفاعیلن۔ فاعلاتن۔ مفاعیلن فاعلاتن۔ ایک شعر میں دو بار۔

زحاف

خرب

اخرب

مفعول

غزل کی بحر

بحر مضارع مثنیٰ اخرب

ہیں اور ہر دم سے یوں تشنہ کام آؤں
نوع فاعلاتن مفعول فاعلاتن
بہ ایک تیر جس میں دونوں چھپرے ہیں
مفعول فاعلاتن مفعول فاعلاتن
اندگی میں غالب کچھ بن پڑے تو جانوں
مفعول فاعلاتن مفعول فاعلاتن
گر میں نے کی تھی تو بہ ساقی کو کیا ہوا تھا
مفعول فاعلاتن مفعول فاعلاتن
وہ دن گئے کہ اپنا دل سے جگر جدا تھا
مفعول فاعلاتن مفعول فاعلاتن
جب رشتہ بے گرہ تھا ناخن گرہ کشا تھا
مفعول فاعلاتن مفعول فاعلاتن

مفرد بحر ہے۔ بحر مل: اصل ارکان فاعلاتن۔ فاعلاتن۔ فاعلاتن۔ فاعلاتن۔ ایک شعر میں دو بار۔

زحاف

نہیں حذف و قطع یا ہنر

محذوف مقطوع یا ہنر

محبون

فعلن

فعلاتن

غزل کی بحر

بحر مل مثنیٰ محبون، محذوف مقطوع یا ہنر

گھر ہمارا جو نہ روتے بھی تو ویراں ہوتا
فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلن
تنگی دل کا گلہ کیا یہ وہ کافر دل ہے
فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلن
بعد ایک عمر و رعب بار تو دیتا بارے
فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلن
بحر گر جبر نہ ہوتا تو بیا باں
فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلن
کہ اگر تنگ نہ ہوتا تو پریشاں
فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلن
کاش رضوان ہی دریا رکا دریاں
فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلن

بحر

بحر مفرد ہے۔ بحر بزرج: اصل ارکان: مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن۔ ایک شعر میں دو بار

زحاف

کوئی نہیں

غزل کی بحر

بحر بزرج مثنیٰ سالم

نہ تھا کچھ تو خدا تھا کچھ نہ ہوتا تو خدا ہوتا
مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن
وہ ہر ایک بات پر کہنا کیوں ہوتا تو کیا ہوتا
مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن
وہ ہر ایک بات پر کہنا کیوں ہوتا تو کیا ہوتا
مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن
وہ ہر ایک بات پر کہنا کیوں ہوتا تو کیا ہوتا
مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن

بحر

بحر مرکب ہے۔ بحر مضارع: اصل ارکان: مفاعیلن فاع لاتن مفاعیلن فاع لاتن۔ شعر میں دو بار

زحافات مفاعیلن

خرب کف

زحافات فاع لاتن

کف حذف قصر

مفعول	مفعول	مفعول	مفعول	مفعول	مفعول
مفعول	مفعول	مفعول	مفعول	مفعول	مفعول
مفعول	مفعول	مفعول	مفعول	مفعول	مفعول

غزل کی بحر

بحر مضارع مثنیٰ۔ خرب۔ مکفوف۔ محذوف یا مقصور

یک ذرہ زمین نہیں ہے کار باغ کا
مفعول فاع لات مفاعیل فاع لات مفاعیل فاع لات
بے مے کے ہے طاقت آشوب آگہی
مفعول فاع لات مفاعیل فاع لات مفاعیل فاع لات
بلیل کے کار و بار پر ہیں خندہ باغے گل
مفعول فاع لات مفاعیل فاع لات مفاعیل فاع لات
یاں جادہ بھی فقیلہ ہے لالہ کے داغ کا
مفعول فاع لات مفاعیل فاع لات مفاعیل فاع لات
کیسنا چاہے عجز حوصلہ نے خطایاغ کا
مفعول فاع لات مفاعیل فاع لات مفاعیل فاع لات
کہتے ہیں جس کو عشق خلل ہے داغ کا
مفعول فاع لات مفاعیل فاع لات مفاعیل فاع لات

بجز سے اپنے یہ جانا کہ وہ بد خو ہوگا
 فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلن
 مفر عشق میں کی ضعف نے راحت ملی
 فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلن
 تھا اگر نیراں مشرب یا رے دل تادم مرگ
 فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلن
 دل دیا جان کے کیوں اس کو وفادار اسد
 فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلن

نبضِ حس سے تپش شعلہ سوزاں سمجھا
 فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلن
 ہر قدم سائے کو ملیں اپنا شبستان سمجھا
 فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلن
 دفع پیکانِ قضا اس قدر آساں سمجھا
 فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلن
 غلطی کی کہ جو کافر کو مسلمان سمجھا
 فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلن

(۳۶)

بحر

بحر مفرد ہے۔ بحر ریل: اصلی ارکان۔ فاعلاتن۔ فاعلاتن۔ فاعلاتن۔ ایک شعر میں

زحاف

خبرن و حذف خبرن و قصر حذف و قطع یا بتر

مخبون	مخبون مخذوف	مخبون مقصور	مخذوف مقطوع یا ابتر
فَعِلَاتُنْ	فَعِلَاتُنْ	فَعِلَاتُنْ	فَعِلَاتُنْ

غزل کی بحر

بحر ریل مسدس مخبون، مخبون مخذوف، مخبون مقصور، مخذوف مقطوع یا ابتر

دل جگر تشنہ فریاد آیا	پھر مجھے دیدہ تر یاد آیا
فاعلاتن فعلاتن فعلن	فاعلاتن فعلاتن فعلن
پھر ترا وقتِ سفر یاد آیا	دم لیا تھا نہ قیامت نے ہنوز
فاعلاتن فعلاتن فعلن	فاعلاتن فعلاتن فعلن
پھر وہ نیرنگِ نظر یاد آیا	سادگی پائے تہمتا یعنی
فاعلاتن فعلاتن فعلن	فاعلاتن فعلاتن فعلن
نالہ کرتا تھا بگریاد آیا	عذر و ماندگی اے حسرتِ دل
فاعلاتن فعلاتن فعلن	فاعلاتن فعلاتن فعلن

۱۳۶

۱۳۵

زندگی یوں بھی گزر رہی جاتی
 فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن
 کیا ہی رضواں سے لڑائی ہوگی
 فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن
 آہ وہ حیراتِ فریاد کہاں
 فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن
 پھر ترے کوچے کو جاتا ہے خیال
 فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن
 کوئی ویرانی سی ویرانی ہے
 فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن
 میں نے مجنوں پر لوکپن ہیں اسد
 فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن
 کیوں ترا راہ گزریا دیا
 فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن
 گھر ترا خلد میں گریا دیا
 فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن
 دل سے تنگ آ کے جگر یا دیا
 فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن
 دلِ گم گشتہ مگر یا دیا
 فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن
 دشت کو دیکھ کے گھر یا دیا
 فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن
 سنگ اٹھا یا تھا کہ سر یا دیا
 فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن

بحر

بحر مفرود ہے بحرِ رمل: اصل ارکان، فاعلاتن، فاعلاتن، فاعلاتن، فاعلاتن، ایک شعر میں دوبار

زحاف

ضمین و مذوف، ضمین و مقصر، ضمین و تسکین و مقصر، حذف و قطع یا بتر

مجنون	مجنون مخدوف	مجنون مقصور	مجنون مسکن مقصور	مخدوف مقطوع یا بتر
فَعِلَاتُنْ	فَعِلَاتُنْ	فَعِلَاتُنْ	فَعِلَاتُنْ	فَعِلَاتُنْ

غزل کی بحر

بحرِ رمل مشمن، مجنوں، مجنوں مخدوف، مجنوں مقصور، مجنوں مسکن مقصور، مخدوف مقطوع یا بتر

ہوئی تاخیر تو کچھ باعثِ تاخیر بھی تھا
 فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن
 تم سے بے جا ہے مجھے اپنی تباہی کا گلہ
 فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن
 تو مجھے بھول گیا ہو تو پتہ بتلا دوں؟
 فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن
 قید میں ہے ترے وحشی کو وہی زلف کی یاد
 فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن
 آپ آتے تھے مگر کوئی عناں گیر بھی تھا
 فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن
 اس میں کچھ شائبہِ خوبی تقدیر بھی تھا
 فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن
 کبھی فتراک میں ترے کوئی پنچیر بھی تھا
 فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن
 ہاں کچھ ایک درجہ گراں بار ہی زنجیر بھی تھا
 فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن

زخاف

کوئی نہیں

غزل کی بحر

محرم مبارک مضمین سالم

لب خشک در تشنگی مردگان کا
زیارت کده ہوں دل آزر دگان کا

فعلون فعلون فعلون
فعلون فعلون فعلون

پیمہ نا امید می ہمہ بدگمانی
میں دل ہوں فریب و فاختہ دگان کا

فعلون فعلون فعلون
فعلون فعلون فعلون

بات کرتے کر میں لب تشنه تقریر بھی تھا
 فاعلان فاعلان فاعلان فعلن
 گر بگڑ بیٹھے تو میں لائق تعزیر بھی تھا
 فاعلان فاعلان فاعلان فعلن
 نالہ کرتا تھا ولے طالب تاثیر بھی تھا
 فاعلان فاعلان فاعلان فعلن
 ہم ہی آشفته سروں میں وہ جوں میر بھی تھا
 فاعلان فاعلان فاعلان فعلن
 آخر اس شوخ کے کرکش میں کوئی تر بھی تھا
 فاعلان فاعلان فاعلان فعلن
 آدمی کوئی ہمارا دم تحریر بھی تھا
 فاعلان فاعلان فاعلان فعلن
 کہتے ہیں اگلے زمانے میں کوئی میر بھی تھا
 فاعلان فاعلان فاعلان فعلن

بجلی ایک کو ند گئی آنکھوں کے آگے تو کیا
 فاعلان فاعلان فاعلان فعلن
 یوسف اس کو کیوں اور کچھ نہ کہے خیر ہوئی
 فاعلان فاعلان فاعلان فعلن
 دیکھ کر غیر کو ہو کیوں نہ کلیجہ ٹھنڈا
 فاعلان فاعلان فاعلان فعلن
 پیشے میں عیب نہیں رکھیے دفر باد کو نام
 فاعلان فاعلان فاعلان فعلن
 ہم تھے مرنے کو کھڑے پاس یا نہ ہی
 فاعلان فاعلان فاعلان فعلن
 پکڑے جاتے ہیں فرشتوں کے لکھے پر ناق
 فاعلان فاعلان فاعلان فعلن
 ریختے کے تمہیں استاد نہیں ہو غالب
 فاعلان فاعلان فاعلان فعلن

بحر

بحر مفرد ہے۔ بحر ہزج: اصل ارکان، مفاعیلن، مفاعیلن، مفاعیلن، مفاعیلن۔ ایک شعر میں دو بار

زحاف

خرب	کف	حذف	قصر
اخرِب	مکفوف	محذوف	مقصور
مفعول	مفاعیل	فعول	فاع لان

غزل کی بحر

بحر ہزج مثنوی۔ اُخرِب، مکفوف، محذوف یا مقصور

تو دوست کسی کا بھی ستم گز نہ ہوا تھا
مفعول مفاعیل مفاعیل فعول
چھوڑا مہرِ شمشاد کی طرح دستِ قضا نے
مفعول مفاعیل مفاعیل فعول
توفیق بہ اندازہ ہمت ہے ازل سے
مفعول مفاعیل مفاعیل فعول
جب تک کہ نہ دیکھا تھا قدِ یار کا عالم
مفعول مفاعیل مفاعیل فعول
اوروں پہ ہے وہ ظلم جو مجھ پر نہ ہوا تھا
مفعول مفاعیل مفاعیل فعول
خورشید بہ نور اس کے برابر نہ ہوا تھا
مفعول مفاعیل مفاعیل فعول
آنکھوں میں ہے وہ قطرہ کہ گوہر نہ ہوا تھا
مفعول مفاعیل مفاعیل فعول
میں معتقدِ قنبرِ محشر نہ ہوا تھا
مفعول مفاعیل مفاعیل فعول

میں سادہ دل آزر دگی یار سے خوش ہوں
مفعول مفاعیل مفاعیل فعول
یعنی سبقِ شوق مکرر نہ ہوا تھا
مفعول مفاعیل مفاعیل فعول
میرا سردا من بھی ابھی تر نہ ہوا تھا
مفعول مفاعیل مفاعیل فعول
آتشِ کدہ جاگیرِ سمندر نہ ہوا تھا
مفعول مفاعیل مفاعیل فعول

ترجفات

طيف

مخدوق

قائمی

غزل کی بحر

سبحر ریل مٹھمن، مٹھروٹ

شب کہ وہ مجلس فروزِ خلوتِ ناموس تھا
 فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن
 مشہدِ عاشق سے کوسوں تک جگمگاتی سمجھنا
 فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن
 حاصلِ الفت نہ دیکھا جز شکستِ آرزو
 فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن
 کیا کہوں بیماریِ غم کی فراغت کا بیاں
 فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

رشتہ ہر شمعِ خارِ کسوتِ فانوس تھا
 فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن
 کس قدر یارِ ہلاکِ حسرتِ پاپوس تھا
 فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن
 دل بہ دل پیوستہ گویا اک لہرِ افسوس تھا
 فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن
 جو کہ کھایا خونِ دل بے منتِ کیموس تھا
 فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

بجر مرکب ہے۔ بجر مضارع: اصل ارکان۔ مفاعیلن۔ فاع لاتن۔ مفاعیلن۔ فاع لاتن۔ شعر میں دو بار

زخافاتِ مفاہیلین

زحافات قاع لائن

فخر

س

۱۲

الف

مَفْعُولٌ مَفَاعِيلٌ

مَقَارِعِیل

حذف

کشف

100

—

قاع لسن

کُفَاعِلَاتُ

غزل کی بحر

بجر مضارع مثنى
اخر ب، كفوف، محذوف

آئینہ دیکھ اپنا سامنہ لے کے رہ گئے
مفعول فاعل مفعیل فاعل
قاصد کو اپنے ہاتھ سے گردن نہ مارے
مفعول فاعل مفعیل فاعل

صاحب کو دل نہ دینے پہ کتنا غرور تھا
مفعول فاعل مفعیل فاعل
اس کی خطا نہیں ہے یہ میرا قصور تھا
مفعول فاعل مفعیل فاعل

بحر

بحر مرکب ہے بحر مضارع: اصل اریکان مفاعیل فاع لاتن مفاعیلن فاع لاتن۔ شعر میں دو بار

زحافات مفاعیلن

زحافات فاع لاتن

خرب	کف	حذف	کف	قصر
اخر	مکفوف	محدوف	مکفوف	مقصود
مفعول	مفاعیلن	فاع لاتن	فاع لات	فاع لان

غزل کی بحر

بحر مضارع مشن۔ اخر۔ مکفوف۔ محدوف یا مقصور

عرض نیازِ عشق کے قابل نہیں رہا
مفعول فاع لات مفاعیل فاع لن
جاتا ہوں داغِ حسرتِ بستی لیے ہوئے
مفعول فاع لات مفاعیل فاع لن
جس دل پہ ناز تھا مجھے وہ دل نہیں رہا
مفعول فاع لات مفاعیل فاع لن
ہوں شمعِ کشتہ درخورِ محفل نہیں رہا
مفعول فاع لات مفاعیل فاع لن
مرنے کی اے دل اور ہی تدبیر کر کہ میں
شایانِ دست و بازوئے قاتل نہیں رہا
مفعول فاع لات مفاعیل فاع لن

بر روئے شش جہت در آئینہ باز ہے
مفعول فاع لات مفاعیل فاع لن
واکر دیے ہیں شوق نے بندِ نقاحین
مفعول فاع لات مفاعیل فاع لان
گوئیں رہا رہینِ ستم ہائے روزگار
مفعول فاع لات مفاعیل فاع لان
دل سے ہونے کشت و فامٹ گئی کہواں
مفعول فاع لات مفاعیل فاع لن
بیدارِ عشق سے نہیں ڈرتا مگر اسد
مفعول فاع لات مفاعیل فاع لن

یاں اتیا تر ناقص و کامل نہیں رہا
مفعول فاع لات مفاعیل فاع لن
غیر از نگاہِ اب کوئی حائل نہیں رہا
مفعول فاع لات مفاعیل فاع لن
لیکن ترے خیال سے غافل نہیں رہا
مفعول فاع لات مفاعیل فاع لن
حاصل سوائے حسرتِ حاصل نہیں رہا
مفعول فاع لات مفاعیل فاع لن
جس دل پہ ناز تھا مجھے وہ دل نہیں رہا
مفعول فاع لات مفاعیل فاع لن

بحر

بحر مفرد ہے۔ بحر رمل: اصل ارکان: فاعلاتن۔ فاعلاتن۔ فاعلاتن۔ فاعلاتن۔ ایک شعر میں دو بار

زحاف



فاعِلُنْ فاعِلَانُ

غزل کی بحر

بحر رمل مثنوی۔ محدوف یا مقصور

رَشک کہتا ہے کہ اس کا غیر سے لُحْظِ حُفِیفِ
 فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعِلن
 ذرّہ ذرّہ ساغرِ مے خانہ نیزنگ ہے
 فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعِلن
 شوق ہے سا ماں طرازِ نازشِ اربابِ عجز
 فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعِلن
 عقل کہتی ہے کہ وہ بے مہر کس کا آشنا
 فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعِلن
 گردشِ مجنوں چشمکِ بائے لیلیٰ آشنا
 فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعِلن
 ذرّہ صحرا دست گاہ و قطرہ دریا آشنا
 فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعِلن

میں اور اک آفت کا ٹکڑا وہ دلِ حُشّی کہ ہے
 فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعِلن
 شکوہ سنجِ رشک ہم دیگر نہ پنا چاہیے
 فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعِلن
 کوہ کن نقاش اک تمثالِ شیریں تھا اسد
 فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعِلن
 عافیت کا دشمن اور آوارگی کا آ
 فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعِلن
 میرا زانو مونس اور آئینہ تیرا آ
 فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعِلن
 سنگ سے سمر مار کر ہوئے نہ پیدا
 فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعِلن

بحر

بحر مرکب ہے۔ بحر مقتضب: اصل ارکان: مفعولات، مستفعلن، مفعولات، مستفعلن، شعر میں دوبار

طے

قطع

مطوی

مقطوع

فاعلات

مفعولن

غزل کی بحر

بحر مقتضب، مطوی، مقطوع

ذکر اس پری وش کا اور پھر بیان اپنا

فاعلات مفعولن فاعلات مفعولن

مے وہ کیوں بہت پیٹتے بزمِ غیر میں یارب

فاعلات مفعولن فاعلات مفعولن

منظر اک بلندی پر اور ہم بنا سکتے

فاعلات مفعولن فاعلات مفعولن

بن گیا رقیب آخر سنا جو راز داں اپنا

فاعلات مفعولن فاعلات مفعولن

آج ہی ہوا منظور ان کو امتحاں اپنا

فاعلات مفعولن فاعلات مفعولن

عرش سے ادھر ہوتا کاش کہ مکاں اپنا

فاعلات مفعولن فاعلات مفعولن

دے وہ جس قدر زلت ہم نہیں ٹالیں گے

فاعلات مفعولن فاعلات مفعولن

در دل لکھوں کب تک جاؤں ان کو رکھلاؤں

فاعلات مفعولن فاعلات مفعولن

گھستے گھستے مٹ جانا آپ نے عبث بلا

فاعلات مفعولن فاعلات مفعولن

تا کرے نہ غمازی کر لیا ہے دشمن کو

فاعلات مفعولن فاعلات مفعولن

ہم کہاں کے دانا تھے کس ہنر میں یکتا تھے

فاعلات مفعولن فاعلات مفعولن

بارے آشنا نکلا ان کا پاسباں

فاعلات مفعولن فاعلات مفعولن

انگلیاں فگا را اپنی خامہ خوچکاں

فاعلات مفعولن فاعلات مفعولن

ننگِ سجدہ سے میرے سنگِ آستاں

فاعلات مفعولن فاعلات مفعولن

دوست کی شکایت میں ہم نے ہم زباں

فاعلات مفعولن فاعلات مفعولن

بے سبب ہوا غالب دشمن آسماں

فاعلات مفعولن فاعلات مفعولن

بحر

مفرد بحر ہے۔ بحر مل: اصل ارکان۔ فاعلاتن۔ فاعلاتن۔ فاعلاتن۔ فاعلاتن۔ ایک شعر میں دو بار

زحافات

خرب و قطع یا بتر

خبن

مخذوف مقطوع یا بتر

مخبون

فعلتُن

فعلاتُن

غزل کی بحر

بحر مل مشمن۔ مخبون۔ مخذوف مقطوع یا بتر

تر مرہ مفت نظر ہوں میری قیمت کیا ہے
علاتن فعلاتن فعلاتن فعلتُن
کمر ہے چشم خریدار پہ احساں میل
فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلتُن
تیرے چہرے سے ہونٹا ہر غم پنہاں میرا
تیرے چہرے سے ہونٹا ہر غم پنہاں میرا
علاتن فعلاتن فعلاتن فعلتُن

بحر

بحر مرکب ہے۔ بحر مضارع: اصل ارکان۔ مفاعیلن۔ فاع لاتن۔ مفاعیلن۔ فاع لاتن۔ ایک شعر میں دو

زحافات مفاعیلن زحافات فاع لاتن

خرب کف حذف کف قصر
اخرِب مکفوف محذوف مکفوف مقصور
مفعول مفاعیلن فاع لاتن فاع لاتن فاع لاتن

غزل کی بحر

بحر مضارع مشمن۔ اخرِب مکفوف۔ محذوف یا مقصور

خافل بہ وہم نازِ خود آرا ہے ورنہ یاں
مفعول فاع لات مفاعیل فاع لن
بے شانہ صبا نہیں طرہ گیا
مفعول فاع لات مفاعیل فاع لن
صیدِ زدام جستہ ہے اس نام کا
مفعول فاع لات مفاعیل فاع لن
شرمندگی سے عذر نہ کرنا گنا
مفعول فاع لات مفاعیل فاع لن
پر گل خیالِ زخم سے دامن لگا
مفعول فاع لات مفاعیل فاع لن
پروانہ ہے وکیل تیرے دادخوا
مفعول فاع لات مفاعیل فاع لن
جاں در ہوائے اک نگہ گرم ہے اسد
مفعول فاع لات مفاعیل فاع لن

بحر

بحر مفرد ہے۔ بحر مل: اصل ارکان۔ فاعلاتن۔ فاعلاتن۔ فاعلاتن۔ فاعلاتن۔ ایک شعر میں دو بار

زحاف



غزل کی بحر

بحر مل سدس۔ محذوف یا مقصور

جو رے باز آئیں پر باز آئیں کیا	کہتے ہیں ہم تجھ کو منہ دکھلائیں کیا
فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن	فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن
رات دن گردش میں ہیں سائے آسمان	ہو رہے گا کچھ نہ کچھ گھبراہٹیں کیا
فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن	فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن
لاگ ہو تو اس کو ہم سمجھیں لگاؤ	جب نہ ہو کچھ بھی تو دھوکا کھائیں کیا
فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن	فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن

ہو لیے کیوں نامہ بر کے ساتھ ساتھ	یارب اپنے خط کو ہم پہنچائیں
فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن	فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن
موجِ خوں سر سے گزری کیوں نہ جانے	آستانِ یار سے اٹھ جائیں
فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن	فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن
عمر بھر دیکھا کیے مرنے کی راہ	مر گئے پر دیکھئے دکھلائیں
فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن	فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن
پوچھتے ہیں وہ کہ غالب کون ہے؟	کوئی بتلاؤ کہ ہم بتلائیں
فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن	فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن

بحر

بحر مفروق ہے۔ بحر جرح: اصل اکان، مفاعیلن، مفاعیلن، مفاعیلن، مفاعیلن، شعریں دو بار

زحاف

کوئی نہیں

غزل کی بحر

بحر جرح مثنیٰ سالم

لطاقت بے کثافت جلوہ پیدا کر نہیں سکتی
مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن
چمن رنگار ہے آئینہ باد بہاری کا
مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن
حریف جوشش دریا نہیں خود داری سحر
مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن
جہاں ساقی ہو تو باطل ہے دعویٰ ہوائی کا
مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن

بحر

بحر مفروق ہے۔ بحر رمل: اصل اکان، فاعلاتن، فاعلاتن، فاعلاتن، فاعلاتن، ایک شعر میں دو بار

زحاف

فہن فہن وحذف فہن وقصر حذف وقطع یا بتر

محبون	محبون محذوف	محبون مقصور	محذوف مقطوع یا بتر
فَعْلَاتُنْ	فَعْلَاتُنْ	فَعْلَاتُنْ	فَعْلَاتُنْ

غزل کی بحر

بحر رمل مثنیٰ، محبون، محبوں محذوف، محبون مقصور، محذوف مقطوع یا بتر

عشرتِ قطرہ ہے دریا میں فنا ہو جانا
فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن
درد کا حد سے گزرنا ہے دوا ہو جانا
فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن
تجھ سے قسمت میں مری صورتِ فقل ایک
فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن
دل ہوا کشمکش چارہ زحمت میں تمام
فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن
اب جفا سے بھی ہیں محروم ہم اللہ اللہ
فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن
اس قدر دشمن اربابِ وفا ہو جانا
فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن

ت

(۵۱)

بحر

بحر مفرد ہے۔ بحر بجز: اصلی ارکان، مفاعیلن، مفاعیلن، مفاعیلن، ایک شعر میں دو بار

زحاف

قصر	حذف	کف	خراب
مقصور	محذوف	مکفوف	اخرب
مفعولان	مفعولن	مفاعیلن	مفعول

غزل کی بحر

بحر بجز مثنیٰ، اخرب، مکفوف، محذوف یا مقصور

افسوس کہ دیداں کا کیا رزق فلک نے
مفعول مفاعیلن مفاعیلن مفعولن
جن لوگوں کی تھی درخور عقیدہ گہرا نگشت
مفعول مفاعیلن مفاعیلن مفعولان
خالی مجھے دکھلا کے بہ وقت سفر انگشت
مفعول مفاعیلن مفاعیلن مفعولان
تا رکھ نہ سکے کوئی میرے حرف پہ انگشت
مفعول مفاعیلن مفاعیلن مفعولان
لکھنا ہوں آسہ سوزشِ دل سے سخنِ گرم
مفعول مفاعیلن مفاعیلن مفعولان

ہے یہ برسات وہ موسم کہ عجب کیا ہے اگر
فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن
چار موج اٹھتی ہے طوفانِ طرب سے ہر سو
فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن
جس قدر روحِ نباتی ہے جگر تشہِ ناز
فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن
بس کہ دوڑے ہے رگِ تاک میں خوں ہو ہو کر
فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن
موجِ گل سے چراغاں ہے گزر گا و خیال
فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن
نشے کے پرے میں ہے محو تماشائے دماغ
فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن
ایک عالم پہ ہیں طوفانی کیفیتِ فصل
فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن
شرحِ ہنگامہ بستی ہے زبے موسمِ گل
فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن
ہوش اڑے تب ہیں مرے جلوہ گل دیکھ آسہ
فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن

بحر

بحر مفرد ہے۔ بحر متقارب سالم، اہل ارکان، فَعُولُنْ، فَعُولُنْ، فَعُولُنْ، فَعُولُنْ، ایک شعر میں دو بار

زحاف

کون نہیں

غزل کی بحر

بحر متقارب، مثنیٰ سالم

رہا اگر کوئی تا قیامت سلامت
فَعُولُنْ فَعُولُنْ فَعُولُنْ فَعُولُنْ
جگر کو مرے عشقِ خوں ناپا مشرب
فَعُولُنْ فَعُولُنْ فَعُولُنْ فَعُولُنْ
علیٰ الرعم دشمن شہید وفا ہوں
فَعُولُنْ فَعُولُنْ فَعُولُنْ فَعُولُنْ
نہیں گرسرو و برگِ ادراکِ معنی
فَعُولُنْ فَعُولُنْ فَعُولُنْ فَعُولُنْ
پھر ایک روز مزا ہے حضرت سلامت
فَعُولُنْ فَعُولُنْ فَعُولُنْ فَعُولُنْ
لکھے ہے خداوندِ نعمتِ سلامت
فَعُولُنْ فَعُولُنْ فَعُولُنْ فَعُولُنْ
مبارک مبارک سلامت سلامت
فَعُولُنْ فَعُولُنْ فَعُولُنْ فَعُولُنْ
تماشا کے نیرنگ صورت سلامت
فَعُولُنْ فَعُولُنْ فَعُولُنْ فَعُولُنْ

بحر

بحر مفرد ہے۔ بحر اہل ارکان، فاعلاتن، فاعلاتن، فاعلاتن، فاعلاتن، ایک شعر میں دو بار

زحاف

نہیں	حذف و قطع	نہیں و تسکین و قصر
مجنون	مخدوف مقطوع	مجنون مسکن مقصور
فَاعِلَاتُنْ	فَعْلَاتُنْ	فَعْلَاتُنْ

غزل کی بحر

بحر اہل مثنیٰ، مجنون، مخدوف مقطوع، مجنون مسکن مقصور

مند گنیں کھولتے ہی کھولتے آنکھیں غالب
فَاعِلَاتُنْ فَعِلَاتُنْ فَعْلَاتُنْ فَعْلَاتُنْ
یار لائے میری بالیں پر اسے پر کس وقت
فَاعِلَاتُنْ فَعِلَاتُنْ فَعْلَاتُنْ فَعْلَاتُنْ

بحر

بحر مفرد ہے۔ بحر مل: اصل ارکان: فاعلاتن۔ فاعلاتن۔ فاعلاتن۔ فاعلاتن۔ ایک شعر میں دو بار

زحاف

حذف	قصر
محذوف	مقصور

فَاعِلُنْ فَاعِلَانْ

غزل کی بحر

بحر مل مثنیٰ۔ محذوف یا مقصور

رُخِط سے ہوا ہے سر جو بازارِ دوست
ملائن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن
دلِ ناعاقبت اندیش ضبطِ شوق کر
ملائن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن
نہ ویراں سازی حیرت تماشا کیجیے
ملائن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن
نق میں بیدار شک غیر نے مارا مجھے
ملائن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن
دورِ شمع کشتہ تھا شاید خطِ خسارِ دوست
ملائن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن
کون لا سکتا ہے تابِ جلوۂ دیرِ دوست
ملائن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن
صورتِ نقشِ قدم ہوں رفتارِ دوست
ملائن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن
کشتہ دشمن ہوں آخر گرچہ تھا بیمارِ دوست
ملائن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن

چشمِ مارو شن کہ اس بے درد کا دل شاد ہے
فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن
غیر یوں کرتا ہے میری پریش اس کی بھریں
فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن
تاکہ میں جانوں کہ ہے اس کی رسائی وان ملک
فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن
جب کہ میں کرتا ہوں اپنا شکوۂ ضعفِ دماغ
فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن
چپکے چپکے مجھ کو روتے دیکھ پاتا ہے اگر
فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن
مہربانی بائے دشمن کی شکایت کیجیے
فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن
یہ غزل اپنی مجھے جی سے پسند آتی ہے اب
فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن

دیدۂ پرخوں ہمارا ساغرِ سرشارِ دوست
فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن
بے تکلف دوست ہو جیسے کوئی غم خوارِ دوست
فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن
مجھ کو دیتا ہے پیامِ وعدۂ دیدارِ دوست
فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن
سر کرے ہے وہ حدیثِ لطفِ غمبارِ دوست
فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن
ہنس کے کرتا ہے بیانِ شوخی گفتارِ دوست
فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن
یا بیباں کیجیے سپاسِ لذتِ آزارِ دوست
فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن
ہے ردیفِ شعر میں غالباً بس تکرارِ دوست
فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن

بحر

بحر مرکب ہے۔ بحر مضارع: اہل ارکان: مفاعیلن۔ فاع لاتن۔ مفاعیلن۔ فاع لاتن۔ ایک شعر میں دو بار

زحافات مفاعیلن زحافات فاع لاتن

قصر	کف	حذف	کف	خرب
مقصور	مکفوف	مخذوف	مکفوف	اخرب
فاعِ لَان	فاعِ لَات	فاعِ لُئِن	مفاعیلُن	مفعولُن

غزل کی بحر

بحر مضارع مثنیٰ۔ اخرب۔ مکفوف۔ مخذوف یا مقصور

گلشن میں بند و بست بہ رنگِ گر ہے آج
مفعولُ فاعِ لَات مفاعیلُن فاعِ لَان
آتا ہے ایک پارہ دل ہر فغاں کے ساتھ
مفعولُ فاعِ لَات مفاعیلُن فاعِ لَان
اے عافیت کنارہ کڑاے انتظام چل
مفعولُ فاعِ لَات مفاعیلُن فاعِ لَان
قمری کا طوق حلقہ بیرونِ در ہے آج
مفعولُ فاعِ لَات مفاعیلُن فاعِ لَان
تارِ نفس کمتِ شکار اثر ہے آج
مفعولُ فاعِ لَات مفاعیلُن فاعِ لَان
سیلابِ گریہ درپے دیوار و در ہے آج
مفعولُ فاعِ لَات مفاعیلُن فاعِ لَان

بحر

بحر مرکب ہے۔ بحر مضارع: اہل ارکان: مفاعیلن۔ فاع لاتن۔ مفاعیلن۔ فاع لاتن۔ ایک شعر میں دو بار

زحافات مفاعیلن زحافات فاع لاتن

قصر	کف	حذف	کف	خرب
مقصور	مکفوف	مخذوف	مکفوف	اخرب
فاعِ لَان	فاعِ لَات	فاعِ لُئِن	مفاعیلُن	مفعولُن

غزل کی بحر

بحر مضارع مثنیٰ۔ اخرب۔ مکفوف۔ مخذوف یا مقصور

لوہم مریضِ عشق کے بیمار دار ہیں
مفعولُ فاعِ لَات مفاعیلُن فاعِ لَان
اچھا اگر نہ ہو تو سیجا کا کیا علاج
مفعولُ فاعِ لَات مفاعیلُن فاعِ لَان

ج

بحر مرکب ہے بحر محبت: اصل ایک ہی مس تفعیل فاعلاتن مس تفعیل فاعلاتن۔ شعر میں دو بار

زخاف مس تفع لن

زحافات فاعلاتن

فہین فہین وقصر فہین وقصر فہین وقصر

مَجْنُونٌ	مَجْنُونٌ	مَجْنُونٌ	مَجْنُونٌ	مَجْنُونٌ
مَجْنُونٌ	مَجْنُونٌ	مَجْنُونٌ	مَجْنُونٌ	مَجْنُونٌ

غزل کی بحر

بحر مجتہد مشتمل۔ مہیوں۔ مہیوں مفسور، مذکور مفسور۔ مہیوں مفسور

نفس نہ انجمنِ آرزو سے باہر کھینچ
مفاعِلن فَعِلَاتِن مفاعِلن فَعَلَّان

کمال گرمی سعی تلاشِ دید نہ پوچھ
مفاعِلن فَعِلَاتِن مفاعِلن فَعَلَّان

تجھے بربادِ راحت ہے انتظارِ دل
مفاعِلن فَعِلَاتِن مفاعِلن فَعَلَّان

اگر شراب نہیں انتظارِ ساغر کھینچ
مفاعِلن فَعِلَاتِن مفاعِلن فَعَلَّان

برنگِ خار مرے آئینے سے جو ہر کھینچ
مفاعِلن فَعِلَاتِن مفاعِلن فَعَلَّان

کیا ہے کس نے اشارہ کرنا بستر کھینچ
مفاعِلن فَعِلَاتِن مفاعِلن فَعَلَّان

تیری طرف ہے بہ حسرتِ نظارۂ نرس
مفاعِلن فَعِلاتِن مفاعِلن فَعِلتِن
بہ نیمِ غمزہ ادا کر حق و دیعتِ ناز
مفاعِلن فَعِلاتِن مفاعِلن فَعِلان
مرے قدح میں مے صہبائے آتشِ پنہاں
مفاعِلن فَعِلاتِن مفاعِلن فَعِلان

”د“

(۵۸)

بحر

بحر مفرد ہے۔ بحر مل: اصل ارکان۔ فاعلاتن۔ فاعلاتن۔ فاعلاتن۔ فاعلاتن۔ ایک شعر میں دو بار

زحاف

نہیں و تسکین و قصر یا بترسغ نہیں و حذف حذف و قطع یا بتر

مجنون مجنون مسکن مقصور یا بترسغ مجنون محذوف مجذوف مقطوع یا بتر

فعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلاتن

غزل کی بحر

بحر مل مثنیٰ۔ مجنون۔ مجنون مسکن مقصور یا بترسغ۔ مجنون محذوف۔ محذوف مقطوع یا بتر

من غمڑے کی کشاکش کچھٹا میرے بعد بارے آرام سے ہیں اہل جفا میرے بعد

فعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلاتن

میں شیفنگی کے کوئی قابل نہ رہا ہوئی معزولی انداز واد امیرے بعد

فعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلاتن

ج بکھتی ہے تو اس میں دھواں اٹھتا ہے شعلہ عشق سیہ پوش ہوا میرے بعد

فعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلاتن

نوں ہے جس خاص ہیں احوال بہاں پر بیٹے

فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلاتن

درخورِ عرض نہیں جو ہر بیداد کو حبا

فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلاتن

ہے جنوں اہل جنوں کے لیے آغوشِ وداع

فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلاتن

کون ہوتا ہے حریفِ مے مرد افکنِ عشق

فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلاتن

غم سے مڑنا ہوں کہ اتنا نہیں دنیا میں کوئی

فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلاتن

آئے ہے بے کسی عشق پہ رونا غالب

فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلاتن

فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلاتن

ان کے نام نہ ہوئے عنانِ حنا میرے

فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلاتن

نگہِ ناز ہے سرمے سے خفا میرے

فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلاتن

چاک ہوتا ہے گریہاں سے جفا میرے

فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلاتن

ہے مکر زلبِ ساقی پہ صلا میرے

فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلاتن

کہ کرے تعزیتِ مہر و وفا میرے

فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلاتن

کس کے گھر جائے گا بیلابِ بلا میرے

فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلاتن

فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلاتن

بحر

بحر مرکب ہے۔ بحر مجتث: اصل ارکان مس تفع لن۔ فاعلاتن۔ مس تفع لن۔ فاعلاتن۔ ایک شعر میں دو بار

زحافات مس تفع لن

نہیں نہیں تو کین وقصر حذف و قطع یا بتر نہیں وقصر

مخبون	مخبون مسکن مقصور	مخدوف مقطوع یا بتر	مخبون مخدوف
مُخَالِنُ	فُعْلَانُ	فُعْلُنُ	فُعْلَانُ

غزل کی بحر

بحر مجتث مثنوی۔ مخبون مسکن مقصور مخدوف مقطوع یا بتر مخبون مقصور

بلا سے ہیں جو یہ پیش نظر درو دیوار
مفاعیلن فعلاتن مفاعیلن فُعْلَانُ
و فوراً شک نے کا شانے کا کیا یہ رنگ
مفاعیلن فعلاتن مفاعیلن فُعْلَانُ
گئے ہیں چند قدم پیشتر درو دیوار
مفاعیلن فعلاتن مفاعیلن فُعْلَانُ
نگاہ شوق کو ہیں بال و پر درو دیوار
مفاعیلن فعلاتن مفاعیلن فُعْلَانُ

ہوئی ہے کس قدر ازلائی مے جلوہ

مفاعیلن فعلاتن مفاعیلن فُعْلُنُ

جو ہے تجھے سر سودائے انتظار تو آ

مفاعیلن فعلاتن مفاعیلن فُعْلُنُ

ہجوم گریہ کا سامان کب کیا میں نے

مفاعیلن فعلاتن مفاعیلن فُعْلُنُ

وہ آ رہا مرے ہمسائے میں تو سائے سے

مفاعیلن فعلاتن مفاعیلن فُعْلُنُ

نظر میں کھٹکے ہے بن تیرے گھر کی آبادی

مفاعیلن فعلاتن مفاعیلن فُعْلُنُ

دلو چھ بے خودی عیش مقدم سیلاب

مفاعیلن فعلاتن مفاعیلن فُعْلَانُ

نہ بہ کسی سے کہ غالب نہیں زمانے میں

مفاعیلن فعلاتن مفاعیلن فُعْلُنُ

کہ مست ہے ترے کوچے میں ہر درو دیوار

مفاعیلن فعلاتن مفاعیلن فُعْلَانُ

کہ ہیں دکان متاعِ نظر درو دیوار

مفاعیلن فعلاتن مفاعیلن فُعْلَانُ

کہ گر پڑے نہ مرے پاؤں پر درو دیوار

مفاعیلن فعلاتن مفاعیلن فُعْلَانُ

ہوئے قدا درو دیوار پر درو دیوار

مفاعیلن فعلاتن مفاعیلن فُعْلَانُ

ہمیشہ روتے ہیں ہم دیکھ کر درو دیوار

مفاعیلن فعلاتن مفاعیلن فُعْلَانُ

کہ ناچتے ہیں پڑے سر بسر درو دیوار

مفاعیلن فعلاتن مفاعیلن فُعْلَانُ

حریفِ رازِ محبت مگر درو دیوار

مفاعیلن فعلاتن مفاعیلن فُعْلَانُ

بحر

بحر مرکب ہے بحر مضارع: اصل ارکان: فاعلین۔ فاعلاتن۔ فاعلین۔ فاعلاتن۔ شعر میں دوبار

زحافاتِ فاعلین

زحافاتِ فاعلاتن

تخریب	کف	حذف	کف	قصر
اخریب	مکفوف	محذوف	مکفوف	مقصوف
مفعول	مفاعیل	فاعلاتن	فاعلاتن	فاعلاتن

غزل کی بحر

بحر مضارع مثنیٰ۔ اخریب۔ مکفوف۔ محذوف۔ یا مقصور

گھر جب بنا لیا تیرے در پر کبے بغیر
مفعول فاعلاتن مفاعیل فاعلاتن
کہتے ہیں جب رہی نہ مجھے طاقتِ سخن
مفعول فاعلاتن مفاعیل فاعلاتن
یوے نہ کوئی نام ستم گر کبے بغیر
مفعول فاعلاتن مفاعیل فاعلاتن
گھر جب بنا لیا تیرے در پر کبے بغیر
مفعول فاعلاتن مفاعیل فاعلاتن
کہتے ہیں جب رہی نہ مجھے طاقتِ سخن
مفعول فاعلاتن مفاعیل فاعلاتن
یوے نہ کوئی نام ستم گر کبے بغیر
مفعول فاعلاتن مفاعیل فاعلاتن

جی ہی میں کچھ نہیں ہے ہمارے وگر نہ ہم
مفعول فاعلاتن مفاعیل فاعلاتن
چھوڑوں گا میں نہ اس بتِ کافر کا پوجنا
مفعول فاعلاتن مفاعیل فاعلاتن
مقصد ہے ناز و غمزہ و لے گفتگو میں کام
مفعول فاعلاتن مفاعیل فاعلاتن
برچند ہو مشا ہدہ حق کی گفتگو
مفعول فاعلاتن مفاعیل فاعلاتن
بہرا ہوں میں تو چاہیے دونا ہوا انتفات
مفعول فاعلاتن مفاعیل فاعلاتن
غالب نہ کر حضور میں تو بار بار عرض
مفعول فاعلاتن مفاعیل فاعلاتن

سر جائے یا رہے نہ رہیں پر کبے بغیر
مفعول فاعلاتن مفاعیل فاعلاتن
چھوڑے نہ خلق گو مجھے کافر کہے بغیر
مفعول فاعلاتن مفاعیل فاعلاتن
چلتا نہیں ہے دشمن و خنجر کہے بغیر
مفعول فاعلاتن مفاعیل فاعلاتن
بنی نہیں ہے بارہ و ساغر کہے بغیر
مفعول فاعلاتن مفاعیل فاعلاتن
سنتا نہیں ہوں بات مکر کہے بغیر
مفعول فاعلاتن مفاعیل فاعلاتن
ظاہر ہے تیرا حال سب ان پر کبے بغیر
مفعول فاعلاتن مفاعیل فاعلاتن

بحر مرکب ہے بحر مضارع، اصل ارکان، مفاعیلن، فاع لاتن، مفاعیلن، فاع لاتن۔ شعر میں دوبار

زحافات مفاعیلن

زحافات فاع لاتن

خراب	کف	حذف	کف	قصر
اخراب	مکفوف	محدوف	مکفوف	مقصوف
مفعول	مفاعیلن	فاع لاتن	فاع لاتن	فاع لاتن

غزل کی بحر

بحر مضارع مثنیٰ، اخراب، مکفوف، محدوف یا مقصور

کیوں جل گیا نہ تاب رخ یار دیکھ کر
مفعول فاع لاتن مفاعیلن فاع لاتن
آتش پرست کہتے ہیں اہل جہاں مجھ
مفعول فاع لاتن مفاعیلن فاع لاتن
کیا آبروئے عشق جہاں عام ہو جفا
مفعول فاع لاتن مفاعیلن فاع لاتن

آتا ہے میرے قتل کو پر خوش رشک سے
مفعول فاع لاتن مفاعیلن فاع لاتن
ثابت ہوا ہے گردن بینا پہ خونِ خلق
مفعول فاع لاتن مفاعیلن فاع لاتن
وا حسرتا کہ یار نے کبھی ستم سے ہاتھ
مفعول فاع لاتن مفاعیلن فاع لاتن
پک جاتے ہیں ہم آپ متاعِ سخن کے ساتھ
مفعول فاع لاتن مفاعیلن فاع لاتن
زُناں باندھ سجہ صد دانہ توڑ ڈال
مفعول فاع لاتن مفاعیلن فاع لاتن
ان آبلوں سے پاؤں کے گھبرا گیا تھا میں
مفعول فاع لاتن مفاعیلن فاع لاتن
کیا بدگماں ہے مجھ سے کہتے ہیں مرے
مفعول فاع لاتن مفاعیلن فاع لاتن
گرنی تھی ہم پر برقی تجلی نہ طور پر
مفعول فاع لاتن مفاعیلن فاع لاتن
سر پھوڑنا وہ غالبِ شوریدہ حال کا
مفعول فاع لاتن مفاعیلن فاع لاتن

رنا ہوں اس کے ہاتھ میں تلوار دیکھ کر
مفعول فاع لاتن مفاعیلن فاع لاتن
لرزے ہے موجِ مے تری رفتار دیکھ کر
مفعول فاع لاتن مفاعیلن فاع لاتن
ہم کو حسرتیں لذتِ آزار دیکھ کر
مفعول فاع لاتن مفاعیلن فاع لاتن
لیکن عیارِ طبعِ خیریدار دیکھ کر
مفعول فاع لاتن مفاعیلن فاع لاتن
رہ رو چلے ہے راہ کو ہموار دیکھ کر
مفعول فاع لاتن مفاعیلن فاع لاتن
جی خوش ہوا ہے راہ کو پرخار دیکھ کر
مفعول فاع لاتن مفاعیلن فاع لاتن
طوطی کا عکس سمجھے ہے رنگار دیکھ کر
مفعول فاع لاتن مفاعیلن فاع لاتن
دیتے ہیں بادہ ظرفِ قدرِ خوار دیکھ کر
مفعول فاع لاتن مفاعیلن فاع لاتن
یاد آگیا مجھے تری دیوار دیکھ کر
مفعول فاع لاتن مفاعیلن فاع لاتن

بحر

بحر مفر دجے۔ بحر ہرج: اصل ارکان: مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن۔ ایک شعر میں دو بار

زحاف

کوئی نہیں

غزل کی بحر

بحر ہرج مثنیٰ سالم

لرزتا ہے مرادل زحمت مہر درخشاں پر
مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن
نہ چھوڑی حضرت یوسفؑ یاں بھی خانہ آرائی
مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن
فنا تعلیم درس بے خودی ہوا اُس زمانے سے
مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن
فراغت کس قدر رہتی مجھے تشویش مرہم سے
مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن
نہیں اقلیم الفت میں کوئی طومارِ نازِ ایسا
مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن
میں ہوں وہ قطرہ شبنم کہ ہونا رِبیاباں پر
مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن
سفیدی دیدہ یعقوب کی پھرتی ہے زنداں پر
مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن
کہ محنوں لام الف لکھتا تھا دیوارِ دستاں پر
مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن
بہم گر صلح کرتے پارہ ہائے دل نمک دال پر
مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن
کہ پشت چشم سے جس کے نہ ہوئے ہر عنوان پر
مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن

مجھے اب دیکھ کر ابر شفق آلودہ یاد آیا

مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن

بحر پر واز شوقِ ناز کیا باقی رہا ہوگا

مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن

زطرِ ناصح سے غالب کیا ہو اگر اُس نے شدت کی

مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن

کہ فرقت میں تری آتش برستی تھی گلستاں پر

مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن

قیامت اک ہوا مئے تند ہے خاکِ شہیداں پر

مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن

ہمارا بھی تو آخر زور چلتا ہے گریباں پر

مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن

زخاف

غزل کی بحر

جے بس کہ ہر اک اُن کے اشارے میں نشاں اور
مفعول مفاعیل مفاعیل فعلان
بارب وہ نہ سمجھے ہیں نہ سمجھیں گے میری بہت
مفعول مفاعیل مفاعیل فعلان
برو سے ہے کیا اس نگہِ ناز کو پیو نہ
مفعول مفاعیل مفاعیل فعلان
نمِ شہر میں ہو تو ہمیں کیا غم حبِ اٹھیں گے
مفعول مفاعیل مفاعیل فعلان

ہم ہیں تو ابھی راہ میں ہے سنگِ گراں ۱۱
مفعول مفاعیل مفاعیل فاعول
ہوتے جو کتنی دیدۂ خوں نابہ فشاں ۱۲
مفعول مفاعیل مفاعیل فاعول
جلاؤ کو لیکن وہ کہے جائیں کہ باں ۱۳
مفعول مفاعیل مفاعیل فاعول
ہر روز دکھاتا ہوں میں اکس داغِ نہاں ۱۴
مفعول مفاعیل مفاعیل فاعول
کرتا، جو نہ مرتا کوئی دن آہ و فغاں ۱۵
مفعول مفاعیل مفاعیل فاعول
رکتی ہے میری طبع تو ہوتی ہے رواں ۱۶
مفعول مفاعیل مفاعیل فاعول
کہتے ہیں کہ غالب کا ہے اندازِ بیاں ۱۷
مفعول مفاعیل مفاعیل فاعول

زخاف

غزل کی بحر

کرتے ہیں محبت تو گزرتا ہے گماں اور
مفعول مفاعیل مفاعیل فعلان
دے اور دل ان کو جو نہ دے مجھ کو زباں اور
مفعول مفاعیل مفاعیل فعلان
ہے تیر مقرر مگر اس کی ہے کماں اور
مفعول مفاعیل مفاعیل فعلان
لے آئیں گے بازار سے جا کر دل و جاں اور
مفعول مفاعیل مفاعیل فعلان

ہم ہیں تو ابھی راہ میں ہے سنگِ گراں ۱۱
مفعول مفاعیل مفاعیل فاعول
ہوتے جو کتنی دیدۂ خوں نابہ فشاں ۱۲
مفعول مفاعیل مفاعیل فاعول
جلاؤ کو لیکن وہ کہے جائیں کہ باں ۱۳
مفعول مفاعیل مفاعیل فاعول
ہر روز دکھاتا ہوں میں اکسداغِ نہاں ۱۴
مفعول مفاعیل مفاعیل فاعول
کرتا، جو نہ مرتا کوئی دن آہ و فغاں ۱۵
مفعول مفاعیل مفاعیل فاعول
رکتی ہے میری طبع تو ہوتی ہے رواں ۱۶
مفعول مفاعیل مفاعیل فاعول
کہتے ہیں کہ غالب کا ہے اندازِ بیاں ۱۷
مفعول مفاعیل مفاعیل فاعول

بحر

بحر مفر ہے۔ بحر زج: اصل ارکان: مفاعیلن مفاعیلن شعریں دو بار

زحاف

کوئی نہیں

غزل کی بحر

بحر زج مثنیٰ سالم

صفائے حیرت آئینہ ہے سامانِ رنگِ آخر تغیر آبِ برجا ماندہ کا پاتا ہے رنگِ آخر
مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن
نکی سامانِ عیش و جاہ نے تدبیرِ وحشت کی ہوا جامِ زمر دہیں مجھے داغِ پلنگِ آخر
مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن

بحر

مفر بحر ہے۔ بحر زج: اصل ارکان: مفاعیلن مفاعیلن شعریں دو بار

زحاف

کوئی نہیں

غزل کی بحر

بحر زج مثنیٰ سالم

جنوں کی دستگیری کس سے ہو جب ہوزِ عربی گریاں چاک کا حق ہو گیا ہے میری گردن
مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن
برنگ کا غدا آتش زدہ نیزنگِ بے تابی ہزار آئینہ دل باندھے ہے بالِ اکِ پند
مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن
فلک سے ہم کو عیشِ رفتہ کا کیا کیا تقاضا ہے متاعِ بردہ کو سمجھے ہوئے ہیں فرضِ رہن
مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن
ہم اور وہ بے سبب رنجِ آشنا دشمن کر رکھتا ہے شعاعِ مہر سے تہمتِ نگہ کی چشمِ روشن
مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن
فنا کو سونپ کر مشتاق ہے اپنی حقیقت کا فروغِ طالعِ خاشاک سے موقوفِ گمن
مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن
اسدِ سہل ہے کس انداز کا قاتل سے کہتا ہے تو مشقِ نازِ کر خونِ دو عالم میری گردن
مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن

بحر

بحر مفرد ہے۔ بحر ہزج: اصل ارکان: مفاعیلن۔ مفاعیلن۔ مفاعیلن۔ مفاعیلن شعر میں دو بار

زحاف

کوئی نہیں

غزل کی بحر

بحر ہزج مثنیٰ سالم

ستم کش مصلحت سے ہوں کہ خواباں تجھ پر عاشق ہیں
مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن
تکلف بر طرف مل جائے گا تجھ سارقیب آخر
مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن

بحر

بحر مفرد ہے۔ بحر ہزج: اصل ارکان: مفاعیلن۔ مفاعیلن۔ مفاعیلن۔ مفاعیلن شعر میں دو بار

زحاف

قصر	حذف	کف	خراب
مقصور	محذوف	مکفوف	اخراب
فَعُولَانْ	فَعُولُنْ	مَفَاعِيلُنْ	مَفْعُولُنْ

غزل کی بحر

بحر ہزج مثنیٰ۔ اخراب۔ مکفوف۔ محذوف یا منقصور

لازم تھا کہ دیکھو مرا رستہ کوئی دن اور
مفعول مفاعیلن مفاعیلن فَعُولَانْ
تنہا گئے کیوں اب رہو تنہا کوئی دن
مفعول مفاعیلن مفاعیلن فَعُولَانْ
مٹ جائے گا سر گر ترا پتھر نہ گیسے گا
مفعول مفاعیلن مفاعیلن فَعُولَانْ
ہوں در پہ ترے ناصیہ فرسا کوئی دن
مفعول مفاعیلن مفاعیلن فَعُولَانْ
آئے ہو کل اور آج ہی کہتے ہو کہ جاؤں
مفعول مفاعیلن مفاعیلن فَعُولَانْ
مانا کہ ہمیشہ نہیں اچھا کوئی دن
مفعول مفاعیلن مفاعیلن فَعُولَانْ
جاتے ہوئے کہتے ہو قیامت کو ملیں گے
مفعول مفاعیلن مفاعیلن فَعُولَانْ
کیا خوب قیامت کا۔ بے گویا کوئی دن
مفعول مفاعیلن مفاعیلن فَعُولَانْ

بحر

بحر مرکب ہے بحر مضارع؛ اصل ارکان۔ مفاعیلن۔ فاع لاتن۔ مفاعیلن۔ فاع لاتن۔ شعر میں دوبار

زحافات مفاعیلن زحافات فاع لاتن

قصر	کف	حذف	کف	حرب
مقصوف	مکفوف	محذوف	مکفوف	اخر

مفعول مفاعیلن فاع لاتن فاع لاتن فاع لاتن

غزل کی بحر

بحر مضارع مثنیٰ۔ اخر۔ مکفوف۔ محذوف یا مقصور

ہے داغِ عشق زینتِ جیب و کفن
مفعول فاع لاتن مفاعیلن فاع لاتن
ہوں گل فروش خم آ داغِ کہن
مفعول فاع لاتن مفاعیلن فاع لاتن
خمیازہ کھینچے ہے بتِ بیدادِ فن
مفعول فاع لاتن مفاعیلن فاع لاتن

فارغ مجھے نہ جان کہ ماتندِ صبح و مہر
مفعول فاع لاتن مفاعیلن فاع لاتن
ہے نازِ مفلساں زرا از دستِ رفتیر
مفعول فاع لاتن مفاعیلن فاع لاتن
مے خانہ جگر میں یہاں خاک بھی نہیں
مفعول فاع لاتن مفاعیلن فاع لاتن

کیا تیرا بگڑنا جو نہ مرتنا کوئی دن اور
مفعول مفاعیلن مفاعیلن فاع لاتن
پھر کیوں نہ رہا گھر کا وہ نقشہ کوئی دن اور
مفعول مفاعیلن مفاعیلن فاع لاتن
کرتا ملک الموت تقاص کوئی دن اور
مفعول مفاعیلن مفاعیلن فاع لاتن
بچوں کا بھی دیکھا نہ تماشا کوئی دن اور
مفعول مفاعیلن مفاعیلن فاع لاتن
کرنا تھا جواں مرگ گزارا کوئی دن اور
مفعول مفاعیلن مفاعیلن فاع لاتن
قسمت میں ہے مرنے کی تمنا کوئی دن اور
مفعول مفاعیلن مفاعیلن فاع لاتن

اے فلک پیر جواں تھا ابھی عارف
مفعول مفاعیلن مفاعیلن فاع لاتن
ماہِ شب چہار دم تھے مرے گھر کے
مفعول مفاعیلن مفاعیلن فاع لاتن
ہوں مفاعیلن مفاعیلن فاع لاتن
ہوں سے تھے ایسے گھرے داد و سند کے
مفعول مفاعیلن مفاعیلن فاع لاتن
سے تمہیں نفرت تھی میرے لڑائی
مفعول مفاعیلن مفاعیلن فاع لاتن
ری نہ بہر حال یہ مدت خوش و ناخوش
مفعول مفاعیلن مفاعیلن فاع لاتن
اں ہو جو کہتے ہو کہ کیوں جیتے ہو غالب
مفعول مفاعیلن مفاعیلن فاع لاتن

زحافات مس تقع لن زحافات فاعلاتن

مَقْبُولٌ	مَقْبُولٌ مَقْصُورٌ	مَقْبُولٌ مَسْنُونٌ مَقْصُورٌ	مَقْبُولٌ مَحْذُوفٌ مَسْنُونٌ
مَقْبُولٌ	مَقْبُولٌ	مَقْبُولٌ	مَقْبُولٌ

غزل کی بحر

بحر مہشت مٹیں۔ مہیوں۔ مہیوں مقصور۔ مہیوں مکن مقصور۔ مہیوں مکن محذوف

تریفِ مطلب مشکل نہیں فسونِ نیاز
مفاعِلن فعلاَتِن مفاعِلن فَعْلَان
نہ ہو بہ پرزہ بیا باں نور و وہم و جود
مفاعِلن فعلاَتِن مفاعِلن فَعْلَان
وصالِ جلوہ تماشا ہے پرداغِ کہاں
مفاعِلن فعلاَتِن مفاعِلن فَعْلَان

و دعا قبول ہو یا رب کہ عمرِ مختصر دراز
مفاعِلن فعلاَتِن مفاعِلن فَعْلَان
پہنوز تیرے تصور میں ہے نشیب و فراز
مفاعِلن فعلاَتِن مفاعِلن فَعْلَان
کہ دیکھے آئینہ انتظار کو پرواز
مفاعِلن فعلاَتِن مفاعِلن فَعْلَان

ہر ایک ذرّۂ عاشق ہے آفتاب پرست
مفاعیلن فعلا تین مفاعیلن فُعْلان

گنتی نہ خاک ہوئے پر ہوائے جلوۂ ناز
مفاعیلن فعلا تین مفاعیلن فُعْلان

نہ پوچھو وسعتِ مے خانہٴ جنوں غائب
مفاعیلن فعلا تین مفاعیلن فُعْلان

جہاں یہ کاسۂ گردوں ہے ایک خاک انداز
مفاعیلن فعلا تین مفاعیلن فُعْلان

بحر

بحر مفرد ہے۔ بحر مل: اصل ارکان: فاعلاتن، فاعلاتن، فاعلاتن، فاعلاتن، ایک شعر میں دو بار

زحاف

فعلن	فعلن وقصر	فعلن وثلاثین وقصر
فعلن	فعلن مقصور	فعلن مسکن مقصور
فَعْلَاتُنْ	فَعْلَاتُنْ	فَعْلَاتُنْ

غزل کی بحر

بحر مل مشن، منبون، منبون مقصور، منبون مسکن مقصور

وسعتِ سخن کرم دیکھ کر سرتا سرِ خاک
 فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فَعْلَاتُنْ
 اک قلم کا غدا آتشِ زردہ ہے صفحہ دشت
 فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فَعْلَاتُنْ
 گزرے ہے آبلہ پا ابر گیسو بارہنوز
 فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فَعْلَاتُنْ
 نقشِ پامیں ہے تپ گرمی رفتارہنوز
 فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فَعْلَاتُنْ

بحر

بحر مفرد ہے۔ بحر مل: اصل ارکان: فاعلاتن، فاعلاتن، فاعلاتن، فاعلاتن، ایک شعر میں دو بار

زحاف

فعلن	مخذوف مقطوع	فعلن مقصور
فَعْلَاتُنْ	فَعْلَاتُنْ	فَعْلَاتُنْ

غزل کی بحر

بحر مل مسدس، منبون، مخذوف مقطوع، منبون مقصور

کیوں کر اس بت سے کھوں جان عزیز
 فاعلاتن فاعلاتن فَعْلَاتُنْ
 دل سے نکلا پہ نہ نکلا دل سے
 فاعلاتن فاعلاتن فَعْلَاتُنْ
 کیا نہیں ہے مجھے ایمان عزیز
 فاعلاتن فاعلاتن فَعْلَاتُنْ
 تیرے تیر کا پیکان عزیز
 فاعلاتن فاعلاتن فَعْلَاتُنْ
 واقعہ سخت ہے اور جان عزیز
 فاعلاتن فاعلاتن فَعْلَاتُنْ
 تاب لائے ہی بنے گی غائب
 فاعلاتن فاعلاتن فَعْلَاتُنْ

”ش“

(۷۴)

بحر

بحر مفرد ہے۔ بحر مزج: اصل ارکان۔ مفاعیلن۔ مفاعیلن۔ مفاعیلن۔ شعریں دوبار

زحاف

کوئی نہیں

غزل کی بحر

بحر مزج مثنیٰ سالم

لیوے گرخس جو ہر طراوت سبزہ خط سے
مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن
لگا دے خانہ آئینہ میں رونے نگار آتش
مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن
ورغ حسن سے ہوتی ہے حل مشکل عاشق
مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن
نیکلے شمع کے پاسے نکالے گردہ خار آتش
مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن

”ع“

(۷۵)

بحر

بحر مفرد ہے۔ بحر مل: اصلی ارکان۔ فاعلاتن۔ فاعلاتن۔ فاعلاتن۔ ایک شعریں دو

زحاف

قصر

مقصود

فاعلاتن

غزل کی بحر

بحر مل مثنیٰ مقصور

جادہ رہ خور کو وقتِ شام ہے نارِ شعاع
چرخ واکرتا ہے ماہِ نو سے آغوشِ ود
فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن
فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن

زحاف مس تقع لن زحافات فاعلاتن

نحبن نحب نحب ونحذ نحب ونقصر نحذ وقطع

مَقْبُولٌ	مُتَّيْنٌ	مُخْذَوِفٌ	مُقَبَّلٌ	مُحْدَوْفٌ مَقْطُوعٌ
مَقْبَلَاتُنْ	مُعْتَدَاتُنْ	قُعْلَتُنْ	قُعِلَانْ	قُعُلَتُنْ

غزل کی بحر

بحر جہتہ۔ مہیوں۔ مہیوں مہدوف۔ مہیوں مقصور۔ مہدوف مقلوع

ہوئی ہے آتشِ گل آبِ زندگانی شمع
 مفاعِلن فعلاَتِن مفاعِلن فُعِلَآن
 یہ بات بزم میں روشن ہوئی ربانی شمع
 مفاعِلن فعلاَتِن مفاعِلن فُعِلَآن
 یہ طرزِ اہلِ فنا ہے فنا خوانی شمع
 مفاعِلن فعلاَتِن مفاعِلن فُعِلَآن

غم اس کو حسرت پروانہ کا ہے اے شعلہ
مفاعِلن فعلاَتِن مفاعِلن فَعْلَمَج
تیرے خیال سے روح اہتراز کرتی ہے
مفاعِلن فعلاَتِن مفاعِلن فَعْلَمَج
نشاطِ داغِ غمِ عشق کی بہار نہ پوچھ
مفاعِلن فعلاَتِن مفاعِلن فَعْلَان
جلے ہے دیکھ کے بالینِ یار پر مجھ کو
مفاعِلن فعلاَتِن مفاعِلن فَعْلَمَج

نیرے لرزے سے ظاہر ہے ناتوانی شہ
مفاعِلن فعلاَتِن مفاعِلن فعلاَن
یہ جلوہ ریزمی بادو بہ پر فشانِ شہ
مفاعِلن فعلاَتِن مفاعِلن فعلاَن
شگفتگی ہے شہیدِ گلِ خزانِ شہ
مفاعِلن فعلاَتِن مفاعِلن فعلاَن
نہ کیوں ہو دل پر مرے داغِ بدگمانِ شہ
مفاعِلن فعلاَتِن مفاعِلن فعلاَن

”ف“

(۷۷)

بحر

بحر مرکب ہے۔ بحر مضارع۔ اصل ارکان۔ مفاعیل فاع لاتن۔ مفاعیل فاع لاتن۔ شعریں دوبار

زحافات مفاعیلن

زحافات فاع لاتن

خرب

کف

حذف

کف

قصر

اخر

مکفوف

محدوف

مکفوف

مقصود

مفعول مفاعیلن

فاع لکن

فاع لائے

فاع لان

غزل کی بحر

بحر مضارع مشن۔ اخر۔ مکفوف۔ محدود یا مقصور

م رقیب سے نہیں کرتے دلِ ہوش

مجبوریاں تلک ہوئے اے اختیار حیف

مفعول فاع لائے مفاعیل فاع لان

مفعول فاع لائے مفاعیل فاع لان

لتا ہے دل کیوں نہ ہم اک بار جل گئے

اے ناتمامی نفسِ شعلہ بار حیف

مفعول فاع لائے مفاعیل فاع لان

مفعول فاع لائے مفاعیل فاع لان

”ک“

(۷۸)

بحر

بحر مفرد ہے۔ بحر رمل۔ اصل ارکان۔ فاع لاتن۔ فاع لاتن۔ فاع لاتن۔ ایک شعریں دوبار

زحافات

حذف

قصر

محدوف

مقصود

فاع لکن

فاع لان

غزل کی بحر

بحر رمل مشن۔ محدود یا مقصور

زخم پر چھڑکیں کہاں طفلان بے پروا نمک

کیا مزا ہوتا اگر پتھر میں بھی ہوتا نمک

فاع لاتن فاع لاتن فاع لاتن فاع لکن

فاع لاتن فاع لاتن فاع لاتن فاع لکن

گردِ راہِ یار ہے سامانِ نازِ زخمِ دل

ورنہ ہوتا ہے جہاں میں کس قدر پیدا نمک

فاع لاتن فاع لاتن فاع لاتن فاع لکن

فاع لاتن فاع لاتن فاع لاتن فاع لکن

مجھ کو از رانی رہے تجھ کو مبارک ہو جیو

نارِ بلبل کا درد اور خندِ گل کا نمک

فاع لاتن فاع لاتن فاع لاتن فاع لکن

فاع لاتن فاع لاتن فاع لاتن فاع لکن

نورِ جولاں نچا کنارے بھر کس کا کہ آج
 علان فاعلان فاعلان فاعلان
 ادریتا ہے مرے زخمِ جگر کی واہ وا
 اعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن
 پوڑ کر جانا تن مجروح عاشق جیف ہے
 اعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن
 فیر کی منت نہ کھینچوں گا پئے تو قیر درد
 اعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلان
 وہیں غالب تجھے وہ دن کہ وجہِ ذوق میں
 علان فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

گردِ ساحل ہے بزخمِ موجہ دریا نمک
 فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن
 یاد کرتا ہے مجھے دیکھے ہے وہ جس جانمک
 فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن
 دل طلب کرتا ہے زخم اور گائے ہیں اعضا نمک
 فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن
 زخمِ مثلِ خندہ قاتل ہے سزا پانمک
 فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن
 زخم سے گزرتا تو میں پلکوں کے نچا چنتا نمک
 فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

(۷۹)

بحر

بحرِ مفرد ہے بحرِ مل، اصلی ارکان۔ فاعلاتن۔ فاعلاتن۔ فاعلاتن۔ ایک شعر میں دو بار

زحاف

خبن	حذت و قطع یا بتر	غبس و قصر	غبس و تسکین و قصر
مخبون	محذوف مقطوع یا ابتر	مخبون مقصور	مخبون مسکن مقصور
فَعِلَاتُنْ	فَعْلُنْ	فَعِلَاتُنْ	فَعْلَانْ

غزل کی بحر

بحرِ مل مشن۔ مخبون۔ محذوف مقطوع یا ابتر۔ مخبون مقصور۔ مخبون مسکن مقصور

آہ کو چاہیے اک عمر اثر ہونے تک	فَاعِلَاتُنْ	فَعِلَاتُنْ	فَعْلَاتُنْ
دامِ ہر موج میں ہے حلقہ صد کام نہنگ	فَاعِلَاتُنْ	فَعِلَاتُنْ	فَعْلَاتُنْ
عاشقِ صبر طلب اور تمنا ہے تاب	فَاعِلَاتُنْ	فَعِلَاتُنْ	فَعْلَاتُنْ
کون جیتا ہے تری زلف کے سر ہونے تک	فَاعِلَاتُنْ	فَعِلَاتُنْ	فَعْلَاتُنْ
دیکھیں کیا گزری ہے قطرے پہ گہر ہونے تک	فَاعِلَاتُنْ	فَعِلَاتُنْ	فَعْلَاتُنْ
دل کا کیا رنگ کروں خونِ جگر ہونے تک	فَاعِلَاتُنْ	فَعِلَاتُنْ	فَعْلَاتُنْ

ہم نے مانا کہ تغافل نہ کرو گے لیکن
 فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فَعْلَتُنْ
 پر تو خور سے ہے شبنم کو فنا کی تعلیم
 فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فَعْلَانْ
 یک نظر پیش نہیں فرصت ہستی غافل
 فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فَعْلَتُنْ
 غم ہستی کا اسد کس سے ہو جز مرگ علاج
 فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فَعْلَانْ

فناک ہو جائیں گے ہم تم کو خبر ہونے تک
 فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فَعْلَتُنْ
 میں بھی ہوں اک عنایت کی نظر ہونے تک
 فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فَعْلَتُنْ
 گرمی بزم ہے ایک قص شر ہونے تک
 فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فَعْلَتُنْ
 شمع بر رنگ میں جلتی ہے سحر ہونے تک
 فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فَعْلَتُنْ

”گ“

(۸۶)

بحر

بحر مرکب ہے بحر مضارع، اصل ارکان، مفاعیلن۔ فاع لاتن۔ مفاعیلن۔ فاع لاتن۔ شعر میں دو بار

زحافات مفاعیلن زحافات فاع لاتن

کف	قصر	کف	خرب
مکفوف	مقصور	مکفوف	اخرب
فَاعِلَاتُ	فَاعِلَانْ	مَفَاعِيلُ	مَفْعُولُ

غزل کی بحر

بحر مضارع مثنیٰ۔ اخرب، مکفوف، مقصور

گر تجھ کو ہے یقین اجابت دعا مانگ
 مفعول فاع لات مفاعیل فاع لان
 یعنی بغیر اک دل بے دعا نہ مانگ
 مفعول فاع لات مفاعیل فاع لان
 آنا ہے داغ حسرت دل کا شمار یاد
 مفعول فاع لات مفاعیل فاع لان
 مجھ سے مرے گنہ کا حساب اے خدا نہ مانگ
 مفعول فاع لات مفاعیل فاع لان

”دل“

(۸۱)

بحر

بحر مرکب ہے۔ بحر منفرع؛ اصل ارکان۔ مفاعیلین۔ فاع لاتن۔ مفاعیلین۔ فاع لاتن۔ ایک شعر میں دو بار

زحافات مفاعیلین

زحافات فاع لاتن

خراب	کف	کف	حذف	قصر
اخراب	مکفوف	مکفوف	مُحذوف	مُقصّر
مُفْعُول	مُفَاعِلِین	فَاعِ لَات	فُعْلُکُنْ	فُعْلَانْ

غزل کی بحر

بحر منفرع مثنوی۔ اُخراب۔ مکفوف۔ محذوف یا مقصور

ہے کس قدر ہلاک فریبِ وفا کے گل
مفعول فاع لات مفاعیلین فاع لن
آزادی نسیم مبارک کہ ہر طرف
مفعول فاع لات مفاعیلین فاع لن
جو تھا سو موتِ رنگ کے دھوکے میں گیا
مفعول فاع لات مفاعیلین فاع لن

بہل کے کار و بار پہ ہیں خندہ پائے گل
مفعول فاع لات مفاعیلین فاع لن
ٹوٹے پڑے ہیں حلقہٴ ندامت ہوئے گل
مفعول فاع لات مفاعیلین فاع لن
اے دایہ دلِ لبِ خونیں نوائے گل
مفعول فاع لات مفاعیلین فاع لن

خوش حال اس حریفِ سید مست کا کہ جو
مفعول فاع لات مفاعیلین فاع لن
ایجاد کرتی ہے اسے تیرے لیے بہار
مفعول فاع لات مفاعیلین فاع لن
شرمندہ رکھتے ہیں مجھے بارِ بہار سے
مفعول فاع لات مفاعیلین فاع لن
سطوت سے تیرے جلوہٴ حسنِ غیور کی
مفعول فاع لات مفاعیلین فاع لن
تیرے ہی جلوے کا ہے یہ دھوکا کہ آج تک
مفعول فاع لات مفاعیلین فاع لن
غالب مجھے ہے اس سے ہم آغوشی آرزو
مفعول فاع لات مفاعیلین فاع لن

رکھتا ہے مثل سایہ گل سر بہ پائے گل
مفعول فاع لات مفاعیلین فاع لن
میرا رقیب ہے نفسِ عطر سائے گل
مفعول فاع لات مفاعیلین فاع لن
بینائے بے شراب و دلِ بے ہوائے گل
مفعول فاع لات مفاعیلین فاع لن
خوں ہے مری نگاہ میں رنگِ ادائے گل
مفعول فاع لات مفاعیلین فاع لن
بے اختیار دوڑے ہے گل درخفائے گل
مفعول فاع لات مفاعیلین فاع لن
جس کا خیال ہے گلِ جیبِ قبائے گل
مفعول فاع لات مفاعیلین فاع لن

رحمات

مذرف

نیز

اعْلَان

تاریخ

غزل کی بحر

پھر بل مشن۔ محذوف یا مقصور

غم نہیں ہوتا ہے آزادوں کو بیش از انک نفس
 فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن
 محفلیں برہم کرے ہے گنہ بازِ خیال
 فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلان
 باوجودِ یک جہاں ہنگامہ پیدائی نہیں
 فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن
 ضعیف سے ہے نے قناعت کی ترکِ جستجو
 فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن
 دامنِ الحبس اس میں ہیں لاکھوں تمنائیں اسد
 فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

زحافات مس تفع لن زحافات فاعلاتن

تفہیم

مجلس

حذوت قطعه

تکمیل و ترقی

تاریخ

تفہیم

محبوبان محذوف

مجلس

مَرْفَعًا نَحْمَدُكَ

فَعَلًا

فَعْلَمَ

21124

غزل کی بحر

بحر مہشت مثنیٰ۔ مثنویں۔ محذوف مقطوع۔ مثنویں مکن مقصور

بہ نالہ حاصل دل بستگی فراہم کر
 متاعِ خانہ زنجیرِ حبسِ معلو
 مفاعِلن فَعَلَاتِن مفاعِلن فَعَلَاتِن

بجر

بجر مرکب ہے۔ بجر مضارع، اصل ارکان، مفاعیلین، فاع لاتن، فاع لاتن، شعر میں دو بار

زحافاتِ مفاعیلین

زحافاتِ فاع لاتن

خرّب	کف	حذف	کف	قصر
اخرّب	مکفوف	محذوف	مکفوف	مقصور
مُفْعُولٌ	مُفَاعِلٌ	فَاعِلٌ	فَاعِلٌ	فَاعِلٌ

غزل کی بجر

بجر مضارع مثنیٰ، اخرّب، مکفوف، محذوف یا مقصور

مجھ کو دیارِ غیر میں مارا وطن سے دور
مفعول فاع لات مفاعیل فاع لان
رکھ لی مرے خدا نے مری بے کسی کی شرم
مفعول فاع لات مفاعیل فاع لان
وہ حلقہ باندھے زلف کیوں ہیں ہیں انہا
مفعول فاع لات مفاعیل فاع لان
رکھ لیجو میرے دعویٰ وارتنگی کی شرم
مفعول فاع لات مفاعیل فاع لان

» لن «

(۸۵)

بجر

بجر مرکب ہے۔ بجر مضارع، اصل ارکان، مفاعیلین، فاع لاتن، فاع لاتن، شعر میں دو بار

زحافاتِ مفاعیلین

زحافاتِ فاع لاتن

خرّب	کف	حذف	کف	قصر
اخرّب	مکفوف	محذوف	مکفوف	مقصور
مُفْعُولٌ	مُفَاعِلٌ	فَاعِلٌ	فَاعِلٌ	فَاعِلٌ

غزل کی بجر

بجر مضارع مثنیٰ، اخرّب، مکفوف، محذوف یا مقصور

لوں وام بختِ خفتہ سے اک خواہش وے
مفعول فاع لات مفاعیل فاع لان
غالب یہ خوف ہے کہ کہاں سے ادا کرول
مفعول فاع لات مفاعیل فاع لان

زخاف مس تفع لن

حافات فاعلاتن

حذف و قطع یا تر قبل و حذف قبل و قصر

مذوق مخطوط یا ابر
نخبون مخطوف
نخبون مقصور

لَقَدْ نُنِ
فَعِيْنُ
فَعِيْلَانُ

تقیبون

مَكَّا طَبَقِي

غزل کی بحر

بمخفف مسدس. مخبون. مخزون مقطوع یا ابتز. مخبون مخدوف. مخبون مقصور

وہ فراق اور وہ وصال کہاں وہ شب و روز و ماہ و سال کہاں

فَاعِلَاتِن مَفَاعِلُن فَعِلَاتُن مَفَاعِلُن فَعِلَاتُن

فرصتِ کار و بارِ شوق کسے ذوقِ نظارۂ جمال کہاں

فَاعِلَاتِن مَفَاعِلُن فُعِلُن مَفَاعِلُن فُعِلُن

دل تو دل وہ دماغ بھی نہ رہا شورِ سودائے خط و خال کہاں

فَاعِلَاتِن مَفَاعِلُن فِعْلَتُن فَاعِلَاتِن مَفَاعِلُن فِعْلَاتُن

بمقتضی وہ ایک شخص کے تصور سے

فَاعِلَاتِنِ مَفَاعِلُنِ فَعْلُنِ

ایسا آساں نہیں لہو رونا

فأعلاهن مقاعهن ففعلن

ہم سے چھوٹا خمار خانہ عشق

فَاعِلَاتِنِ مَفَاعِلُنِ فَعِلَاتُنِ

فکر دنیا میں سرکھپاتا ہوں

اعلا تین مفا علن قعلین

مضمحل ہو گئے تو کہاں فالک

ماہنامہ

اب وہ رعنائی خیال گماں

فَاعِلَاتِن مَفَاعِلُن قِعْلَاتُن

دل میں طاقت جگر میں حال کہاں

فَاعِلًا تَمَرًا مَرَّحًا عَلِيمًا فَعِلًا

واں جو جائیں گے مگر ہاں کہاں

فَاعِلَاتِن مَفَاعِلُن فَعَالَاتُن

میں کہاں اور یہ وہاں کہاں

أَعْلَى تَعْلَى مَعْلَى عَلِيٍّ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بہا عمریں احمد اں لہاں

زخافات

مقبول محذوف مقلوب نجون محذوف نجون مسكن مقصور

فَعِلَانُ فَعِلْنُ فَعِلْنُ فَعِلَانُ

غزل کی بحر

بجمل مشتمل - محذوف مقطوع - مبنون محذوف - مبنون مكن مقصور

کی وفا ہم سے تو غیر اس کو جفا کہتے ہیں ہوتی آئی کچھ اچھوں کو بُرا کہتے ہیں

فَاعِلَاتِنِ فَعْلَاتِنِ قَعْلَتُنْ فَاْعَلَاتِنِ فَعْلَاتِنِ قَعْلَتُنْ

آج ہم اپنی پریشانی خاطر اُن سے کہنے جاتے ہیں تو پر دیکھیے کیا کہتے ہیں

فَاعْلَاتِنِ فَعْلَاتِنِ فَعْلَتِنِ فَاْعْلَاتِنِ فَعْلَاتِنِ فَعْلَتِنِ

اگلے وقتوں کے ہیں یہ لوگ نہیں کچھ نہ کہو جوئے و نغمہ کو اندوہ رہا کہتے ہیں

فاعلاتن فعلاتن فعلن فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلن

دل میں آجائے ہے ہوتی ہے جو فرصت غم سے اور پھر کون سے نالے کو رسا کہتے ہیں

فاعلاتن فعلاتن فعلتن

۲۲۲

جے پرے سرحدِ ادراک سے اپنا مسجود

فَاعِلَاتِنِ فَعْلَاتِنِ فَعْلَاتِنِ فَعْلَاتِنِ

پائے افکار پہ جب سے تجھے رحم آیا۔ ہے

فَاعِلَاتِنِ فَعِلَاتِنِ فَعِلَاتِنِ فَعِلَاتِنِ

اک شرردل میں ہے اس سے کوئی گھبرائے گا۔

فَاعِلَاتِنِ فَعْلَاتِنِ فَعْلَاتِنِ فَعْلَاتِنِ

دیکھیے لاتی ہے اس شوخ کی نخوت کیانگ

فاعلاتن فعلان فعلان فعلان

وحشت و شیفته اب مرثیہ کہوس شاید

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن

قبلے کو اہل نظر قبلہ نہا کہتے

فَاعِلَاتِنِ فَعْلَاتِنِ فَعْلَاتِنِ فَعْلَاتِنِ

خارِ رہ کو ترے ہم مہر گیا کہتے

فَاعْلَاتِنِ فَعْلَاتِنِ فَعْلَاتِنِ

آگ مطلوب ہے ہم کو جو ہوا کہتے ہا

قاعلاتن قعدلاتن قعدلاتن قعدلاتن

اس کی ہر بات پر ہم نام خدا کہتے ہیں

فعلاتن فعلاتن فعلاتن

مرگنا غالب آشفتمہ نو کہتے ہیں

(Musical notation continues)

بحر

بحر مفرود ہے۔ بحر مل: اصل اکاں۔ فاعلاتن۔ فاعلاتن۔ فاعلاتن۔ ایک شعر میں دوبار

زحاف

حذف	قصر
مُحذوف	مُقصور
فاعِلُنْ	فاعِلان

غزل کی بحر

بحر مل مثنوی محذوف یا مقصور

برو کیا خاک اس گل کی کہ گلشن میں نہیں
فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعِلن
ضعف سے لے کر یہ کچھ باقی مرتعے میں نہیں
فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعِلن
ہو گئے ہیں جمع اجزائے نگہ و آفتاب
فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعِلان
لیا کہوں تاریکی زندانِ غم اندھیر ہے
فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعِلن

رونق ہستی ہے عشقِ خانہ ویراں سارے
فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعِلن
زخم سلوانے سے مجھ پر چارہ جوئی کا طے عن
فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعِلان
بس کہ ہیں ہم اک بہارِ ناز کے مائے ہوئے
فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعِلن
قطرہ قطرہ اک ہیوئی ہے نئے ناسور کا
فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعِلن
لے گئی ساقی کی نخوتِ قلمِ آشامی مری
فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعِلن
ہو فشارِ ضعف میں کیا ناتوانی کی نمود
فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعِلان
تھی وطن میں شان کیا غالب کہ ہو غریبیں قد
فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعِلان

انجن بے شمع ہے گر برقِ خرمن میں نہ
فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعِلان
غیر سمجھا ہے کہ لذتِ زخمِ سوزن میں نہ
فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعِلان
جلوہ گل کے سوا اگر اپنے مدفن میں نہ
فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعِلان
خوں بھی ذوقِ درگِ فارغِ مرے تن میں نہ
فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعِلان
موجِ مے کی آجِ رگِ بینا کی گردن میں نہ
فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعِلان
قد کے جھکنے کی بھی گنجائش کرتن میں نہ
فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعِلان
بے تکلف ہوں وہ مشتِ جس کہ گلشن میں نہ
فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعِلان

بحر

عمر کب ہے بحر مضارع۔ اصلی ارکان مفاعیلن، فاعلاتن، مفاعیلن، فاعلاتن، شعر میں دیا

زحافات مفاعیلن زحافات فاعلاتن

خرّب	کفّ	حذف	کفّ	قصر
اخرّب	مکفوف	محذوف	مکفوف	مقصور
مفعول	مفاعیل	فاعلن	فاعلان	فاعلان

غزل کی بحر

بحر مضارع مثنیٰ اخرّب مکفوف محذوف یا مقصور

ہمدے سے مدح ناز کے باہر نہ آسکا
مفعول فاعلاتن مفاعیل فاعلن
ملقے ہیں چشم ہائے کشادہ بسوئے دل
مفعول فاعلاتن مفاعیل فاعلن
س اور صد ہزار نوائے جگر خراش
مفعول فاعلاتن مفاعیل فاعلن
الم مرے گماں سے مجھے متفعل نہ چاہ
مفعول فاعلاتن مفاعیل فاعلن
گر اک ادا ہو تو اے اپنی قضا کہوں
مفعول فاعلاتن مفاعیل فاعلن
ہر تار زلف کو نگہ سرمہ کا کہوں
مفعول فاعلاتن مفاعیل فاعلن
تو اور ایک وہ نہ شنیدن کہ کیا کہوں
مفعول فاعلاتن مفاعیل فاعلن
ہے ہے خدا نہ کردہ تجھے بے وفا کہوں
مفعول فاعلاتن مفاعیل فاعلن

بحر

بحر مفرد ہے بحر مد۔ اصلی ارکان فاعلاتن، فاعلاتن، فاعلاتن، فاعلاتن، شعر میں دو

زحاف

فین	فین و تسکین و قصر	حذف و قطع	فین و قصر
مخبون	مخبون مسکن مقصور	محذوف مقطوع	مخبون مقصور
فعلاتن	فعلاتن	فعلن	فعلان

غزل کی بحر

بحر مد مثنیٰ مخبون مخبون مسکن مقصور محذوف مقطوع مخبون مقصور

مہرباں ہو کے بلا لوبجھے چاہ جس وقت
فاعلان فعلاتن فعلاتن فعلان
ضعف میں طغیٰ اغیار کا شکوہ کیا ہے
فاعلان فعلاتن فعلاتن فعلن
زہر ملتا ہی نہیں مجھ کو ستم گر ورنہ
فاعلان فعلاتن فعلاتن فعلن
میں گیا وقت نہیں ہوں کہ پھر آنجی سکوں
فاعلان فعلاتن فعلاتن فعلان
بات کچھ سرتو نہیں ہے کہ کھانجی سکوں
فاعلان فعلاتن فعلاتن فعلان
کیا قسم ہے ترے ملنے کی کہ کھانجی سکوں
فاعلان فعلاتن فعلاتن فعلان

جاں مطرب ترانہ بن من مزید ہے
مفعول فاعل لاٹ مفاعیل فاعل کن
خجھرے حیر سینہ اگر دل نہ ہو دو نیم
مفعول فاعل لاٹ مفاعیل فاعل کن
ہے ننگ سینہ دل اگر آتش کردہ نہ ہو
مفعول فاعل لاٹ مفاعیل فاعل کن
نقصاں نہیں جنوں میں بلا ہے ہو گھر خرا
مفعول فاعل لاٹ مفاعیل فاعل کن
کہتے ہو کیا لکھا ہے تری سر نوشت میں
مفعول فاعل لاٹ مفاعیل فاعل کن
پاتا ہوں اُس سے داد کچھ اپنے کلام کی
مفعول فاعل لاٹ مفاعیل فاعل کن
جاں ہے بہائے بوسہ لے کیوں کہے ابھی
مفعول فاعل لاٹ مفاعیل فاعل کن

لب پر وہ سنج زمزمہ الآماں نہیں
مفعول فاعل لاٹ مفاعیل فاعل کن
دل میں چھری چھوڑے گروں پکاں نہیں
مفعول فاعل لاٹ مفاعیل فاعل کن
ہے عار دل نفس اگر آذر نشاں نہیں
مفعول فاعل لاٹ مفاعیل فاعل کن
سو گز زمیں کے بدلے بیاباں گراں نہیں
مفعول فاعل لاٹ مفاعیل فاعل کن
گویا جہیں پہ سجدہ بُت کا نشاں نہیں
مفعول فاعل لاٹ مفاعیل فاعل کن
روح القدس اگر چہ مرا ہم زباں نہیں
مفعول فاعل لاٹ مفاعیل فاعل کن
غالب کو جانتا ہے کہ وہ نیم جاں نہیں
مفعول فاعل لاٹ مفاعیل فاعل کن

بحر

مفرد بحر ہے۔ بحر مل، اصل ارکان۔ فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن۔ شعر میں دو یا

زحاف

ضرب ضرب و حذف حذف و قطع یا بتر جن و تسکین و قصر جن و قصر

مخبون	مخبون مخدوف	مخبون مسکن و مقصور	مخبون مقصور
فعلاتن	فعلتن	فعلتن	فعلاتن

غزل کی بحر

بحر مل مشن مخبون مخبون مخدوف مقطوع یا بتر مخبون مسکن مقصور مخبون مقصور

مانع دشت نوردی کوئی تدبیر نہیں
فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلتن
شوق اس دشت میں دوڑا ہے مجھ کو کہ جہاں
فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلتن
حسرت لذت آزار رہی جاتی ہے
فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلتن
ایک چکر ہے مرے پاؤں میں زنجیر نہیں
فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلتن
جادہ غیر از نگہ دیدہ تصویر نہیں
فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلتن
جادہ راہ وفا جز دم شمشیر نہیں
فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلتن

بحر

مفرد بحر ہے۔ بحر بزرج: اصل ارکان۔ مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن۔ شعر میں دو بار

زحاف

قصر	کف	خرب
مقصور	مکفوف	اخرب
فَعُولَان	مُفَاعِلِیْن	مُفَعَّلُوْن

غزل کی بحر

بحر بزرج مشن اخرب مکفوف یا مقصور

مت مرد مک دیدہ ہیں سمجھو یہ نگا ہیں
مفعول مفاعیل مفاعیل فَعُولَان

ہیں جمع سویدائے دل چشم ہیں آہیں
مفعول مفاعیل مفاعیل فَعُولَان

خوش ہوں گر نالہ زبون کش تاثیر نہیں

فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فَعِلُنْ

لذتِ سنگ بہ اندازہ تقریر نہیں

فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فَعِلُنْ

کوئی تقصیر بجڑ نجلتِ تقصیر نہیں

فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فَعِلُنْ

آپ بے سہرہ ہے جو معتقد میر نہیں

فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فَعِلُنْ

رُنجِ نومیدی جاوید گوارا رہو

فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فَعِلُنْ

سر کھجائتا ہوں جہاں زخم سراچھا ہو جائے

فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فَعِلَانْ

جب کرم زہست بے باکی و گستاخی دے

فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فَعِلُنْ

غالب اپنا یہ عقیدہ ہے بقول ناسخ

فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فَعِلُنْ

بحر

بحر مفرد ہے۔ بحر مل: اصل ارکان۔ فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن۔ شعر میں دو بار

زحاف

حذف

مُحذوف

فاعلن

غزل کی بحر

بحر مل مثنیٰ محذوف

بر شگالِ گریہ عاشق ہے دیکھا چاہیے
کھل گئی مانند گل سوجا سے دیوارِ چین
فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن
الفتِ گل سے غلط ہے دعویٰ وارنگ
سرو ہے با وصفِ آزادی گرفتارِ چین
فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن

بحر

مفرد بحر ہے۔ بحر مل: اصل ارکان۔ فاعلاتن۔ فاعلاتن۔ فاعلاتن۔ فاعلاتن۔ ایک شعر میں دو

زحاف

خبین و تسکین و قصر

خبین و قصر

خبین و حذف

حذف و قطع یا ہز

خبین

ممنون مسکن مقصور

ممنون مقصور

ممنون محذوف

محذوف مقلوع یا ہز

ممنون

فَعْلَان

فَعْلَان

فَعْلَان

فَعْلَان

فَعْلَان

غزل کی بحر

بحر مل سدس ممنون۔ محذوف مقلوع یا ہز۔ ممنون محذوف۔ ممنون مقصور۔ ممنون مسکن مقصور

عشق تا شیر سے نو مید نہیں
جاں سپاری شجرِ بید نہیں
فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن
سلطنت دست بدست آئی ہے
جامِ مے خاتمِ جمشید نہیں
فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن
ہے تجلّ تری سامانِ وجود
ذرّہ بے پر تو خورشید نہیں
فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن
رازِ معشوق نہ رسوا ہو جائے
ورنہ مر جانے میں کچھ بھید نہیں
فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن

دش رنگِ طرب سے ڈر ہے غمِ محرومی جاوید نہیں
 فاعلاتن فعلاتن فاعلاتن فاعلاتن
 لپتے ہیں جیتے ہیں امید پہ لوگ ہم کو جینے کی بھی امید نہیں
 فاعلاتن فعلاتن فاعلاتن فاعلاتن

۹۷
 بحر

مفرد بحر ہے۔ بحر متقارب۔
 فاعلاتن فعلاتن فاعلاتن فاعلاتن
 زحاف
 کوئی نہیں

غزل کی بحر

بحر متقارب مشن سالم

جہاں تیرا نقشِ قدم دیکھتے ہیں
 فاعلاتن فعلاتن فاعلاتن فاعلاتن
 دل آشفستگاں خالِ کنجِ دہن کے
 فاعلاتن فعلاتن فاعلاتن فاعلاتن
 ترے سروِ قامت سے اک قدر آدم
 فاعلاتن فعلاتن فاعلاتن فاعلاتن
 تماشا کہ اے محو آئینہ داری
 فاعلاتن فعلاتن فاعلاتن فاعلاتن
 سراغِ تفسِ نالہ لے داغِ دل سے
 فاعلاتن فعلاتن فاعلاتن فاعلاتن
 بنا کر فقیروں کا ہم بھیس غالب
 فاعلاتن فعلاتن فاعلاتن فاعلاتن
 خیاباں خیاباں ارم دیکھتے ہیں
 فاعلاتن فعلاتن فاعلاتن فاعلاتن
 سویدا میں سیرِ عدم دیکھتے ہیں
 فاعلاتن فعلاتن فاعلاتن فاعلاتن
 قیامت کے فتنے کو کم دیکھتے ہیں
 فاعلاتن فعلاتن فاعلاتن فاعلاتن
 تجھے کس تمنا سے ہم دیکھتے ہیں
 فاعلاتن فعلاتن فاعلاتن فاعلاتن
 کہ شبِ روکا نقشِ قدم دیکھتے ہیں
 فاعلاتن فعلاتن فاعلاتن فاعلاتن
 تماشا سائے اہلِ کرم دیکھتے ہیں
 فاعلاتن فعلاتن فاعلاتن فاعلاتن

بحر

مرکب بحر ہے۔ بحر مضارع، اہل الکون۔ مفاعیلن، فاعلاتن، مفاعیلن، فاعلاتن، شعریں دو بار

زحافات مفاعیلن

زحافات فاعلاتن

خرب	کف	حذف	کف	قصر
اخر	مکفوف	مخدوف	مکفوف	مقصوف
مفعول	مفاعیل	فاعِلُن	فاعِلَات	فاعِلَان

غزل کی بحر

بحر مضارع مشن، اخر، مکفوف، مخدوف یا مقصور

لتی بے خوئے یار سے نالائتہاب میں
مفعول فاعلاتن مفاعیل فاعِلُن
کب سے ہوں کیا تباؤں جہان خراب میں
مفعول فاعلاتن مفاعیل فاعِلُن
ناپھر نہ انتظار میں نیند آئے عمر بھر
مفعول فاعلاتن مفاعیل فاعِلُن
قاصد کے آتے آتے خطر اک اور کھڑکھوں
مفعول فاعلاتن مفاعیل فاعِلُن
کافر ہوں گردِ ملتیں ہو راحت عذاب میں
مفعول فاعلاتن مفاعیل فاعِلُن
شب ہائے ہجر کو بھی رکھوں گرجا میں
مفعول فاعلاتن مفاعیل فاعِلُن
آنے کا عہد کر گئے آئے جو خواب میں
مفعول فاعلاتن مفاعیل فاعِلُن
میں جانتا ہوں جو وہ لکھیں گے جواب میں
مفعول فاعلاتن مفاعیل فاعِلُن

مجھ تک کب آن کی بزم میں آتا تھا دورِ جام
مفعول فاعلاتن مفاعیل فاعِلَان
جو منکر و فابو فریب اس پہ کیا چلے
مفعول فاعلاتن مفاعیل فاعِلُن
میں مضطرب ہوں مول میں خوفِ رقیب کے
مفعول فاعلاتن مفاعیل فاعِلُن
میں اور حظِ وصل خدا ساز بات ہے
مفعول فاعلاتن مفاعیل فاعِلُن
ہے تیوری چڑھی ہوئی اندر نقاب کے
مفعول فاعلاتن مفاعیل فاعِلُن
لاکھوں لگاؤ ایک چسپاں نگاہ کا
مفعول فاعلاتن مفاعیل فاعِلُن
وہ نالِ دل میں خس کے برابر جگہ نہ پاتے
مفعول فاعلاتن مفاعیل فاعِلَان
وہ سحرِ مدعا طلبی میں نہ کام آئے
مفعول فاعلاتن مفاعیل فاعِلَان
غالب چھٹی شراب پر اب بھی کبھی کبھی
مفعول فاعلاتن مفاعیل فاعِلُن

ساقی نے کچھ ملا نہ دیا ہو شراب
مفعول فاعلاتن مفاعیل فاعِلُ
کیوں بدگماں ہوں دوستِ دشمن کے پناہ
مفعول فاعلاتن مفاعیل فاعِلُ
ڈالا ہے تم کو وہم نے کس پیچ و تاب
مفعول فاعلاتن مفاعیل فاعِلُ
جاں نذر دینی بھول گیا اضطراب
مفعول فاعلاتن مفاعیل فاعِلُ
ہے اک شکن پڑی ہوئی طرفِ نقاب
مفعول فاعلاتن مفاعیل فاعِلُ
لاکھوں بناؤ ایک بگڑنا عتاب
مفعول فاعلاتن مفاعیل فاعِلُ
جس نالے سے شکاف پڑے آفتاب
مفعول فاعلاتن مفاعیل فاعِلُ
جس سحر سے سفینہ رواں ہو سرباب
مفعول فاعلاتن مفاعیل فاعِلُ
پیتا ہوں روزِ ابرو و شبِ بہتاب
مفعول فاعلاتن مفاعیل فاعِلُ

بحر

مکرب بحر ہے۔ بحر مضارع؛ اصل ارکان۔ مفاعیلن۔ فاعلاتن۔ مفاعیلن فاعلاتن شعر میں دو بار

زحافات مفاعیلن

زحافات فاعلاتن

خراب	کف	حذف	کف	قصر
اخراب	مکفوف	مُحذوف	مکفوف	مقصود
مفعول	مفاعیلن	فاعلاتن	فاعلاتن	فاعلاتن

غزل کی بحر

بحر مضارع مشمن اُخراب مکفوف، محذوف یا مقصور

فل کے لیے کر آج نہ نخست شرب میں
مفعول فاعلاتن مفاعیلن فاعلن
ہیں آج کیوں ذلیل کہ کل تک نہ تھی پسند
مفعول فاعلاتن مفاعیلن فاعلن
جاں کیوں نکلنے لگتی ہے تن سے دم سماع
مفعول فاعلاتن مفاعیلن فاعلن
یہ سوئے ظن ہے ساقی کو شر کے باب میں
مفعول فاعلاتن مفاعیلن فاعلن
گستاخی فرشتہ ہماری جناب میں
مفعول فاعلاتن مفاعیلن فاعلن
گروہ صدا سوائے چنگ و رباب میں
مفعول فاعلاتن مفاعیلن فاعلن

رو میں ہے رخس عمر کہاں دیکھی تھے
مفعول فاعلاتن مفاعیلن فاعلن
اتنا ہی مجھ کو اپنی حقیقت سے بے خبر ہے
مفعول فاعلاتن مفاعیلن فاعلن
اصل شہود و شاہد و مشہود ایک ہے
مفعول فاعلاتن مفاعیلن فاعلن
ہے مشتمل نمودِ صورت پر وجودِ بحر
مفعول فاعلاتن مفاعیلن فاعلن
شرم اک ادا مے ناز ہے اپنے ہی سے سہی
مفعول فاعلاتن مفاعیلن فاعلن
آرائشِ جمال سے فارغ نہیں ہنوز
مفعول فاعلاتن مفاعیلن فاعلن
ہے غیبِ غیب جس کو سمجھتے ہیں ہم شہود
مفعول فاعلاتن مفاعیلن فاعلن
فالب ندیم دوست سے آتی ہے بوئے دوست
مفعول فاعلاتن مفاعیلن فاعلن

نے ہاتھ باگ پر ہے نہ پا ہے رکاب
مفعول فاعلاتن مفاعیلن فاعلن
جتنا کہ وہم غیر سے ہوں پیچ و تاب
مفعول فاعلاتن مفاعیلن فاعلن
حیراں ہوں پھر مشاہد ہے کس حساب
مفعول فاعلاتن مفاعیلن فاعلن
یاں کیا دھرا ہے قطرہ و موج و حباب
مفعول فاعلاتن مفاعیلن فاعلن
ہیں کتنے بے حجاب کہ ہیں یوں حجاب
مفعول فاعلاتن مفاعیلن فاعلن
پیشِ نظر ہے آئینہ دائم نقاب
مفعول فاعلاتن مفاعیلن فاعلن
ہیں خواب میں ہنوز جو جاگے ہیں خواب
مفعول فاعلاتن مفاعیلن فاعلن
مشغولِ حق ہوں بندگی بو تراب
مفعول فاعلاتن مفاعیلن فاعلن

بحر

بحر مرکب ہے۔ بحر مضارع، اصل ارکان۔ مفاعیلن۔ فاعلاتن۔ مفاعیلن۔ فاعلاتن۔ شعر میں دو بار

زحافاتِ مفاعیلن

زحافاتِ فاعلاتن

خرب	کف	مذوف	کف	قصر
اخرِب	مکفوف	مُذَوِّف	مکفوف	مقصور
مُفْعُول	مُفَاعِلُنْ	فَاعِلَاتُنْ	فَاعِلَاتُ	فَاعِلَاتُنْ

غزل کی بحر

بحر مضارع مثنوی۔ اُخرِب، مکفوف، مُذَوِّف یا مقصور

حیراں ہوں دل کو روؤں کہ پیٹوں جگر کو میں
مفعول فاعلات مفاعیل فاعلن
چھوڑا نہ رشک نے کہ ترے گھر کا مالوں
مفعول فاعلات مفاعیل فاعلن
جانا پڑا رقیب کے در پر بزار بار
مفعول فاعلات مفاعیل فاعلن
مقدور ہو تو ساتھ رکھوں نوہ گرو میں
مفعول فاعلات مفاعیل فاعلن
براک سے پوچھتا ہوں کہ جانوں کہہ کو میں
مفعول فاعلات مفاعیل فاعلن
اے کاش جانتا نہ تری رہ گندہ کو میں
مفعول فاعلات مفاعیل فاعلن

ہے کیا جو کس کے باندھے میری بلاؤں کے
مفعول فاعلات مفاعیل فاعلن
لو وہ بھی کہتے ہیں کہ یہ بے ننگ نام ہے
مفعول فاعلات مفاعیل فاعلن
چلتا ہوں تھوڑی دیر ہر اک راہ رو کے ساتھ
مفعول فاعلات مفاعیل فاعلن
خواہش کو احمقوں نے پرستش دیا قرار
مفعول فاعلات مفاعیل فاعلن
پھر بے خودی میں بھول گیا راہ کوئے یار
مفعول فاعلات مفاعیل فاعلن
اپنے پہ کر رہا ہوں قیاس اہل دہر کا
مفعول فاعلات مفاعیل فاعلن
غالب خدا کرے کہ سوارِ سمنہ ناز
مفعول فاعلات مفاعیل فاعلن

کیا جانتا نہیں ہوں تمھاری کمر کے
مفعول فاعلات مفاعیل فاعلن
یہ جانتا اگر تو لٹاتا نہ گھر کو
مفعول فاعلات مفاعیل فاعلن
پہچانتا نہیں ہوں ابھی راہ ہر کو
مفعول فاعلات مفاعیل فاعلن
کیا پوچھتا ہوں اُس بُتِ بیدار کو
مفعول فاعلات مفاعیل فاعلن
جاتا وگرنہ ایک دن اپنی خبر کو
مفعول فاعلات مفاعیل فاعلن
سمجھتا ہوں دل پذیر متاعِ ہنر کو
مفعول فاعلات مفاعیل فاعلن
دیکھوں علی بہا درِ عالی گہر کو
مفعول فاعلات مفاعیل فاعلن

زخافات

محبوب محذوف قطوع یا آجر محبوب محذوف محبوب مقصور محبوب مکن مقصور

فَعِلَانُ فَعِلَانُ فَعِلَانُ فَعِلَانُ فَعِلَانُ

غزل کی بحر

بحر مل مشن، مڇون، مڇوڙو، مڇوڙو يا بٽر، مڇوڙو، مڇوڙو، مڇوڙو، مڇوڙو، مڇوڙو

فَاعِلَاتِنِ فَعْلَاتِنِ فُعِّلَتْنِ فَا عَلَاتِنِ فَعْلَاتِنِ فُعِّلَتْنِ

فَاعْلَاتِنِ فَعْلَاتِنِ فَعْلَاتِنِ فَاْعِلَاتِنِ فَعْلَاتِنِ فَعْلَاتِنِ

فَاعْلَاتِنِ فَعْلَاتِنِ فُعْلَاتِنِ فَاعْلَاتِنِ فَعْلَاتِنِ فُعْلَاتِنِ

فَاعْلَاتِنِ فَعْلَاتِنِ فَعْلَاتِنِ فَعْلَاتِنِ فَعْلَاتِنِ فَعْلَاتِنِ فَعْلَاتِنِ فَعْلَاتِنِ فَعْلَاتِنِ فَعْلَاتِنِ

1972

فَاعِلَاتِنِ فُعَلَاتِنِ فُعِلَاتِنِ فُعِلَاتِنِ فُعِلَاتِنِ

فَاعِلَاتِنِ فَعْلَاتِنِ فَعْلَاتِنِ فَعْلَاتِنِ

فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فععلن

فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلاتن

فَاعِلَاتِنِ فَعْلَاتِنِ فَعْلَاتِنِ فَعْلَاتِنِ

فَاعِلَاتِنِ فَعْلَاتِنِ فَعْلَاتِنِ فَعْلَاتِنِ

فَاعْلَاتِن فَعْلَاتِن فَعْلَاتِن فَعْلَاتِن

فَاعْلَاتِن فَعْلَاتِن فَعْلَاتِن فَعْلَاتِن

بحر

بحر مفرد ہے۔ بحر مضارع؛ مثنیٰ اصل اركان مفاعیلین، فاع لاتن، مفاعیلین، فاع لاتن۔ شعر میں دو بار

زحافاتِ مفاعیلین

زحافاتِ فاع لاتن

خراب	کف	حذف	کف	قصر
مفعول	مفعول	مفعول	مفعول	مفعول
مفاعیل	مفاعیل	فاع لاتن	فاع لاتن	فاع لاتن

غزل کی بحر

بحر مضارع مثنیٰ، خراب، مکفوف، مخدوف یا مقصور

دونوں جہان دے کے وہ سمجھے یہ خوش رہا
مفعول فاع لاتن مفاعیل فاع لاتن
تھک تھک کے ہر مقام پہ دوچار رہ گئے
مفعول فاع لاتن مفاعیل فاع لاتن
کیا شمع کے نہیں ہیں ہوا خواہ اہل بزم
مفعول فاع لاتن مفاعیل فاع لاتن
یاں آں پڑی یہ شرم کہ تکرار کیا کریں
مفعول فاع لاتن مفاعیل فاع لاتن
تیرا پتا نہ پائیں تو ناچار کیا کریں
مفعول فاع لاتن مفاعیل فاع لاتن
ہو غم ہی جاں گداز تو غم خوا کیا کریں
مفعول فاع لاتن مفاعیل فاع لاتن

بحر

بحر مفرد ہے۔ بحر مدی؛ فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن شعر میں دو بار

زحافات

حذف

مخدوف

فاعلاتن

غزل کی بحر

بحر مدی مثنیٰ مخدوف

ہو گئی ہے غیر کی شیریں زبانی کا رگر
عشق کا آس کوگماں ہم بے زبانوں پر نہیں
فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن

بحر

بحر مفرد ہے۔ بحر بزرگ : مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن شعریں دو بار

زحاف

کوئی نہیں

غزل کی بحر

بحر بزرگ مثنیٰ سالم

قیامت ہے کہ سن لیل کا دشت قیس میں آنا
مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن
دلِ نازک پہ اس کے حم آتایے مجھے غالب
مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن
تعب ہے وہ بولایوں بھی ہوتا ہے زلزلے میں
مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن
نہ کر سرگرم اس کا فکر کوافت آزمائے میں
مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن

بحر

بحر مفرد ہے۔ بحر بزرگ : اصل ارکان۔ فاعلاتن۔ فاعلاتن۔ فاعلاتن۔ فاعلاتن۔ شعریں دو بار

زحاف

قصہ

مقصود

فاعلاتن

حذف

محدوف

فاعلاتن

غزل کی بحر

بحر بزرگ مثنیٰ محدود یا مقصور

دل لگا کر لگ گیا ان کو بھی تنہا بیٹھنا
فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن
بارے اپنی بے کسی کی ہم نے پائلِ دادیاں
فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن
میں زوالِ آمادہ اجزا آفرینش کے تمام
فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن
مہرِ گردوں ہے چراغِ رہ گزاریِ بادیاں
فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن

بحر

مرکب بحر ہے۔ بحر مجتث: اصل ارکان۔ مس تفع لن۔ فاعلاتن۔ مس تفع لن۔ فاعلاتن۔ شعر میں دوبار

زحافات مس تفع لن

زحافات فاعلاتن

ضمن	ضمن	حذف و قطع یا ہز	ضمن وحذف	ضمن و تسکین و مقصور
مخبون	مخبون	مخزون مقطوع یا ہز	مخبون مخزون	مخبون مسکن مقصور
مفاعِلُنْ	فِعْلَاتُنْ	فَعْلَلُنْ	فَعِلُنْ	فَعْلَلَانْ

غزل کی بحر

بحر مجتث مشتمل۔ مخبون، مخزون، مقطوع یا ہز، مخبون مخزون، مخبون مسکن مقصور

یہ ہم جو ہجر میں دیوار و در کو دیکھتے ہیں
مفاعِلنْ فِعْلَاتُنْ مفاعِلنْ فَعِلُنْ
کبھی صبا کو کبھی نامہ بر کو دیکھتے ہیں
مفاعِلنْ فِعْلَاتُنْ مفاعِلنْ فَعِلُنْ
وہ آئیں گھر میں ہمارے خدا کی قدرت ہے
مفاعِلنْ فِعْلَاتُنْ مفاعِلنْ فَعِلُنْ
نظر لگے دکھیں اس کے دست و بازو کو
مفاعِلنْ فِعْلَاتُنْ مفاعِلنْ فَعِلُنْ
ترے جواہر طر فہ گلد کو کیا دیکھیں
مفاعِلنْ فِعْلَاتُنْ مفاعِلنْ فَعْلَلَانْ
ہم اوج طالع لعل و گہر کو دیکھتے ہیں
مفاعِلنْ فِعْلَاتُنْ مفاعِلنْ فَعِلُنْ

بحر

مرکب بحر ہے۔ بحر مجتث: اصل ارکان۔ مس تفع لن۔ فاعلاتن۔ مس تفع لن۔ فاعلاتن۔ شعر میں دو

زحافات مس تفع لن

زحافات فاعلاتن

ضمن	ضمن	حذف و قطع یا ہز	ضمن وحذف	ضمن و تسکین و قصر
مخبون	مخبون	مخزون مقطوع یا ہز	مخبون مخزون	مخبون مسکن مقصور
مفاعِلُنْ	فِعْلَاتُنْ	فَعْلَلُنْ	فَعِلُنْ	فَعْلَلَانْ

غزل کی بحر

بحر مجتث مشتمل۔ مخبون، مخزون، مقطوع یا ہز، مخبون مخزون، مخبون مسکن مقصور

نہیں کہ مجھ کو قیامت کا اعتقاد نہیں
مفاعِلنْ فِعْلَاتُنْ مفاعِلنْ فَعِلُنْ
شبِ فراق سے روز جزا زیاد نہیں
مفاعِلنْ فِعْلَاتُنْ مفاعِلنْ فَعِلُنْ
کوئی کہے کہ شبِ مہ میں کیا برائی ہے
مفاعِلنْ فِعْلَاتُنْ مفاعِلنْ فَعِلُنْ
جو آؤں سامنے ان کے تو مر جاؤں کہیں
مفاعِلنْ فِعْلَاتُنْ مفاعِلنْ فَعِلُنْ
جو جاؤں واں سے کہیں کو تو خیر یاد نہیں
مفاعِلنْ فِعْلَاتُنْ مفاعِلنْ فَعِلُنْ

کہ آج بزم میں کچھ فتنہ و فساد نہیں
مفاعِلن فَعَلَاتِن مفاعِلن مفاعِلن فَعِلُنْ
گدائے کوچہ میخانہ نامراد نہیں
مفاعِلن فَعَلَاتِن مفاعِلن مفاعِلن فَعِلُنْ
دیا ہے ہم کو خدا نے وہ دل کہ شاد نہیں
مفاعِلن فَعَلَاتِن مفاعِلن مفاعِلن فَعِلُنْ
یہ کیا کہ تم کہو اور وہ کہیں کہ یاد نہیں
مفاعِلن فَعَلَاتِن مفاعِلن مفاعِلن فَعِلُنْ

بھی جو یا دکھیں آنا ہوں میں تو کہتے ہیں
مفاعِلن فَعَلَاتِن مفاعِلن مفاعِلن فَعِلُنْ
علا وہ عید کے ملتی ہے اور دن بھی شراب
مفاعِلن فَعَلَاتِن مفاعِلن مفاعِلن فَعِلُنْ
جہاں میں ہو غم و شادی بہم نہیں کیا کام
مفاعِلن فَعَلَاتِن مفاعِلن مفاعِلن فَعِلُنْ
تم ان کے وعدے کا ذکر ان سے کیوں کرو غالب
مفاعِلن فَعَلَاتِن مفاعِلن مفاعِلن فَعِلُنْ

بحر

بحر مفر د ہے بحر رمل، اصل ارکان۔ فاعلاتن۔ فاعلاتن۔ فاعلاتن۔ ایک شعر میں د

زحاف

مخبون	مخبون مقصور	مخبون مقصور	مخبون مقصور
فَعِلَاتِن	فَعِلَاتِن	فَعِلَاتِن	فَعِلَاتِن

غزل کی بحر

بحر رمل مدس، مخبون، مخذوف مقطوع، مخبون مقصور، مخبون مسکن مقصور

تیرے تو سن کو صبا باندھتے ہیں	فاعلاتن فَعَلَاتِن فَعِلُنْ
آہ کا کس نے اثر دیکھا ہے	فاعلاتن فَعَلَاتِن فَعِلُنْ
تیری فرصت کے مقابل اے عمر	فاعلاتن فَعَلَاتِن فَعِلَاتِن
قید ہستی سے ربائی معلوم	فاعلاتن فَعَلَاتِن فَعِلَاتِن
ہم بھی مضمون کی ہوا باندھتے ہیں	فاعلاتن فَعَلَاتِن فَعِلُنْ
ہم بھی اک اپنی ہوا باندھتے ہیں	فاعلاتن فَعَلَاتِن فَعِلُنْ
برق کو پا بہ حنا باندھتے ہیں	فاعلاتن فَعَلَاتِن فَعِلُنْ
اشک کو بے سرو پا باندھتے ہیں	فاعلاتن فَعَلَاتِن فَعِلُنْ

شہ رنگ سے ہے واشد گل

فاعلاتن فعلاتن فَعَلُنْ

طی پائے مضامین مت پوچھ

فَعَلَاتِنْ فَعَلَاتِنْ فَعَلَانْ

ہل بند بیر کی واما ندگیاں

فاعلاتن فعلاتن فَعَلَانْ

سادہ پیر کا رہیں خواباں غالب

فاعلاتن فعلاتن فَعَلُنْ

مست کب بند قبا باندھتے ہیں

فاعلاتن فعلاتن فَعِلُنْ

لوگ نالے کو رسا باندھتے ہیں

فاعلاتن فعلاتن فَعِلُنْ

آبلوں پر بھی حنا باندھتے ہیں

فاعلاتن فعلاتن فَعِلُنْ

ہم سے پیماں وفا باندھتے ہیں

فاعلاتن فعلاتن فَعِلُنْ

بحر

مرکب بحر ہے بحر مبحث، اصل ارکان مس تفع لن، فاعلاتن، مس تفع لن، فاعلاتن، شعر میں دو

زحافات مس تفع لن زحافات فاعلاتن

فہین فہین فہین و حذف حذف و قطع یا ب

مخبون مخبون مخبون مخبون مخزون مقطوع یا ب

مَفَاعِلُنْ فَعِلَاتُنْ فَعِلَاتُنْ فَعِلُنْ

غزل کی بحر

بحر مبحث مخبون، مخبون مخزون، مخزون مقطوع یا ب

رمانہ سخت کم آزار ہے بجان اسد و گرد ہم تو توقع زیادہ رکھتے

مفاعلتن فاعلاتن مفاعلتن فاعلاتن مفاعلتن فاعلاتن

بحر

مرکب بحر ہے۔ بحر مضارع: اصل اركان۔ مفاعیلن۔ فاع لاتن۔ مفاعیلن۔ فاع لاتن۔ شعر میں دوبار

زحافات مفاعیلن

زحافات فاع لاتن

خراب	کف	حذف	کف	قصر
اخراب	مکفوف	محدوف	مکفوف	مقصوف
مفعول	مفاعیلن	فاع لاتن	فاع لاتن	فاع لاتن

غزل کی بحر

بحر مضارع مثنیٰ۔ اخراب مکفوف۔ محذوف یا مقصور

دام پڑا ہوا ترے در پر نہیں ہوں میں
مفعول فاع لاتن مفاعیلن فاع لاتن
کیوں گردشِ مدام سے گھبرانہ جائے دل
مفعول فاع لاتن مفاعیلن فاع لاتن
یارب زمانہ مجھ کو مٹاتا ہے کس لیے
مفعول فاع لاتن مفاعیلن فاع لاتن
خاک ایسی زندگی پہ کہ پتھر نہیں ہوں میں
مفعول فاع لاتن مفاعیلن فاع لاتن
انسان ہوں پیالہ و ساغر نہیں ہوں میں
مفعول فاع لاتن مفاعیلن فاع لاتن
نوح جہاں پہ حرفِ مکر نہیں ہوں میں
مفعول فاع لاتن مفاعیلن فاع لاتن

حد چاہیے سزا میں عقوبت کے واسطے
مفعول فاع لاتن مفاعیلن فاع لاتن
کس واسطے عزیز نہیں جاتے مجھے
مفعول فاع لاتن مفاعیلن فاع لاتن
رکھنے ہو تم قدم مری آنکھوں کیوں دریغ
مفعول فاع لاتن مفاعیلن فاع لاتن
کرتے ہو مجھ کو منع قدم بوسی کس لیے
مفعول فاع لاتن مفاعیلن فاع لاتن
غائب و ظیفہ خوار ہو دو شاہ کو دعا
مفعول فاع لاتن مفاعیلن فاع لاتن

آخر گناہ گار ہوں کافر نہیں ہوں
مفعول فاع لاتن مفاعیلن فاع لاتن
لعل وزر و زمر و گوہر نہیں ہوں
مفعول فاع لاتن مفاعیلن فاع لاتن
رتبے میں مہر و ماہ سے کم تر نہیں ہوں
مفعول فاع لاتن مفاعیلن فاع لاتن
کیا آسمان کے بھس برابر نہیں ہوں
مفعول فاع لاتن مفاعیلن فاع لاتن
وہ دن گئے جو کہتے تھے نوکر نہیں ہوں
مفعول فاع لاتن مفاعیلن فاع لاتن

مشکلیں مچھ پر پڑیں اتنی کہ آساں ہو گئیں

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن

دیکھنا ان بستیوں کو تم کہ وہاں ہو گئیں

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن

رنج سے خوگر ہوا انسان تو مٹ جاتا ہے رنج

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن

یوں ہی گر روتا رہا غالب تولے اہل جہاں

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن

بحر

مرب بحر ہے بحر مضارع: اصل ارکان مفاعیلین فاعلاتن مفاعیلین فاعلاتن شعر میں دوبار

زحافات مفاعیلین زحافات فاعلاتن

قصر	کف	حذف	کف	خرب
مقصور	مکفوف	محذوف	مکفوف	اخرب
فَاعِلَانِ	فَاعِلَانِ	فَاعِلَانِ	مَفَاعِيلُ	مَفْعُولُ

غزل کی بحر

بحر مضارع مثنوی: اخرب مکفوف محذوف یا مقصور

دیوانگی سے دوش پہ زنا رہی نہیں
مفعول فاعلاتن مفاعیل فاعل
دل کو نیا زحست دیدار کر چکے
مفعول فاعلاتن مفاعیل فاعل
ملنا ترا اگر نہیں آساں تو سہل ہے
مفعول فاعلاتن مفاعیل فاعل
یعنے ہماری جیب میں اک تار بھی نہیں
مفعول فاعلاتن مفاعیل فاعل
دیکھا تو ہم میں طاقت دیدار بھی نہیں
مفعول فاعلاتن مفاعیل فاعل
دشوار تو یہی ہے کہ دشوار بھی نہیں
مفعول فاعلاتن مفاعیل فاعل

بے عشق عمر کٹ نہیں سکتی ہے اور یاں
مفعول فاعل لات مفاعیل فاعل من
شور یدگ کے ہاتھ سے سر بے وبال دوش
مفعول فاعل لات مفاعیل فاعل لان
گنجائشِ عداوتِ اغیار اک طرف
مفعول فاعل لات مفاعیل فاعل من
ڈر نالہ ہائے زار سے میرے خدا کو مان
مفعول فاعل لات مفاعیل فاعل لان
دل میں ہے یار کی صفِ مہر کاں سے روش
مفعول فاعل لات مفاعیل فاعل من
اس سادگی پہ کون نہ مر جائے لے خدا
مفعول فاعل لات مفاعیل فاعل من
دیکھا اسد کو غلوت و جلوت میں بار بار
مفعول فاعل لات مفاعیل فاعل من

طاقت بقدر لذتِ آزار بھی نہیں
مفعول فاعل لات مفاعیل فاعل من
صحرا میں اے خدا کوئی دیوار بھی نہیں
مفعول فاعل لات مفاعیل فاعل من
یاں دل میں ضعف سے ہوس یا رکھی نہیں
مفعول فاعل لات مفاعیل فاعل من
آنر نوائے مرغ گرفتار بھی نہیں
مفعول فاعل لات مفاعیل فاعل من
حالانکہ طاقتِ خلشِ خار بھی نہیں
مفعول فاعل لات مفاعیل فاعل من
لڑتے ہیں اور ہاتھ میں تلوار بھی نہیں
مفعول فاعل لات مفاعیل فاعل من
دیوانہ گر نہیں ہے تو ہر شیا رکھی نہیں
مفعول فاعل لات مفاعیل فاعل من

بحر

مفرد بحر ہے بحر ہزج: اصلی ارکان: مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن شعر میں دوبار

زحاف
کوئی نہیں

غزل کی بحر
بحر ہزج مثنیٰ سالم

نہیں ہے زخم کوئی بچہ کے قابل کیرتن میں
مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن
ہوئی ہے مانعِ ذوقِ تماشا خاد ویرانی
مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن
ودیعۂ خانہ بیداد کا و شہائے مہرگاں ہو
مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن
بیاں کس کو ظلمت گستری میر کشبستاں کی
مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن
نکو ہش مانعِ بے ربطی شور جنوں آئی
مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن
ہوا ہے تارِ اشک یا س رشتہ چشم سوزن میں
مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن
کفر سیلاب باقی ہے برنگِ پنبہ روزن میں
مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن
نگین نام شاہد ہے مرا ہر قطرہ خون تن میں
مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن
شبِ مہر ہو جو رکھدیں پندِ دیوارِ گل روزن میں
مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن
ہوا ہے خندۂ احباب بچہ جیے دامن میں
مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن

ہوئے اُس مہروش کے جلوہ تمثال کے آگے
مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن
د جانوں نیک ہوں بایہوں پر صحبت مخالف
مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن
ہزاروں دل دیے جوش جنون عشق نے مجھ کو
مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن
اسد زندانی سا شیرِ لفت ہائے خواہاں ہوں
مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن

پُرافشاں جو ہر آئینہ مثلِ ذرّہ روزن میں
مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن
جوگ ہوں تو ہوں گلشن میں جو جس ہوں تو ہوں گلشن میں
مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن
سید ہو کر سویدا ہو گیا ہر قطرہ خون تن میں
مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن
خمِ دست نوازش ہو گیا بے طوق گردن میں
مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن

بحر

مرکب بحر ہے بحرِ مہبت، اصل ارکان مس تفع لن۔ فاعلاتن مس تفع لن۔ فاعلاتن۔ شعر میں دو

زحافات مس تفع لن زحافات فاعلاتن

فہن	فہن فہن وقصر	حذف و قطع یا ہز	فہن و سکین وقصر	فہن وحذف
مفعول	مفعول مقصور	محدوف مقطوع یا ہز	مفعول مسکن مقصور	مفعول محذوف
مفعَلُنْ	فَعْلَانْ	فَعْلُنْ	فَعْلَانْ	فَعْلُنْ

غزل کی بحر

بحرِ مہبت مہبت۔ مفعول مفعول مقصور محذوف مقطوع یا ہز، مفعول محذوف، مفعول مسکن مقصور

منے جہان کے اپنی نظر میں خاک نہیں
مفاعیلن فَعْلَاتن مفاعیلن فَعْلَانْ
مگر غبار ہوئے پر ہوا اڑا لے جائے
مفاعیلن فَعْلَاتن مفاعیلن فَعْلَانْ
یہ کس بہشتِ شمائل کی آمد آ مد ہے
مفاعیلن فَعْلَاتن مفاعیلن فَعْلُنْ
سوائے خونِ جگر سو جگر میں خاک نہیں
مفاعیلن فَعْلَاتن مفاعیلن فَعْلَانْ
وگرہ تاب و نواں ہال و پر میں خاک نہیں
مفاعیلن فَعْلَاتن مفاعیلن فَعْلَانْ
کہ غیر جلوہ گل رہ گزریں خاک نہیں
مفاعیلن فَعْلَاتن مفاعیلن فَعْلَانْ

بحر

مفرد بحر ہے بحر جز: اصل ارکان: مستفعلن، مستفعلن، مستفعلن، مستفعلن، شعریں دو بار

زحاف

نہیں طے غابن وازالہ

محبون	مطوی	محبون
مفعلن	مفعلن	مفعلن

غزل کی بحر

بحر جز مثنوی، مطوی، محبوب، نذال

دل ہی تو ہے سنگِ نشتِ دوسے بحر آئے کیوں
مفعلن، مفاعیلان، مفتعلن، مفاعیلان

دیر نہیں حرم نہیں در نہیں آستان نہیں
مفعلن، مفاعیلان، مفتعلن، مفاعیلان

جب وہ جمالِ دل فروز صورتِ مہر نیم روز
مفعلن، مفاعیلان، مفتعلن، مفاعیلان

دشنہ غمزہ جاں شاں ناوکِ ناز ہے پناہ
مفعلن، مفاعیلان، مفتعلن، مفاعیلان

روئیں گے ہم ہزار بار کوئی ہمیں ستائے کیوں
مفعلن، مفاعیلان، مفتعلن، مفاعیلان

بیٹھے ہیں رہ گزر رہ ہم غیر ہمیں اٹھائے کیوں
مفعلن، مفاعیلان، مفتعلن، مفاعیلان

آپ ہی ہوں نظارہ سوز پر دیکھیں منچھپائے کیوں
مفعلن، مفاعیلان، مفتعلن، مفاعیلان

تیرا ہی عکس رخ ہی سامنے تیرے آئے کیوں
مفعلن، مفاعیلان، مفتعلن، مفاعیلان

بلا اسے نہ سہی کچھ مجھے کو رحم آتا
فعلن، فعاتن، مفاعیلان، فعلن

یا لجلوہ گل سے خراب ہیں میکش
فعلن، فعاتن، مفاعیلان، فعلن

واہوں عشق کی غارت گری سے شرمندہ
فعلن، فعاتن، مفاعیلان، فعلن

مارے شعر ہیں اب صرف دل لگی کے اسد
فعلن، فعاتن، مفاعیلان، فعلن

اثر مرے نفس بے اثر ہیں خاک نہیں
مفاعیلان، فعاتن، مفاعیلان، فعاتن

شراب خانے کے دیوار و دریں خاک نہیں
مفاعیلان، فعاتن، مفاعیلان، فعاتن

سوائے حسرت تعمیر گھر ہیں خاک نہیں
مفاعیلان، فعاتن، مفاعیلان، فعاتن

کھلا کہ فائدہ عرض بہنیں خاک نہیں
مفاعیلان، فعاتن، مفاعیلان، فعاتن

بحر

مفرد بحر ہے۔ بحر جز: اصل ارکان۔ مستفعلن۔ مستفعلن۔ مستفعلن۔ مستفعلن۔ شعر میں دو بار

زحاف

غبن طے فہن واذال

مغنون مذل	مطوی	غبن
مَفَاعِلَانْ	مُفْتَعِلُنْ	مَفَاعِلُنْ

غزل کی بحر

بحر جز مشن، مغنون، مطوی، مغنون مذل

موت پہلے آدمی غم سے نجات پائے کیوں

مفعلن مفاعِلن مفتعلن مفاعِلان

اپنے پہ اعتماد ہے غیر کو آزمائے کیوں

مفعلن مفاعِلن مفتعلن مفاعِلان

راہ میں ہم ملیں کہاں بزم میں وہ بلائے کیوں

مفعلن مفاعِلن مفتعلن مفاعِلان

جس کو ہو دین دل عزیز اس کی گلی میں جائے کیوں

مفعلن مفاعِلان مفتعلن مفاعِلان

روئے زار نہ کیا کیجیے بائے بائے کیوں

مفعلن مفاعِلن مفتعلن مفاعِلان

قید حیات و بند غم صل میں دونوں ایک ہیں

مفعلن مفاعِلن مفتعلن مفاعِلن

حُسن اور اس چہ حسنِ ظن رہ گئی بول بوس کی شرم

مفعلن مفاعِلن مفتعلن مفاعِلان

واں وہ غرور عز و نازیاں یہ حجاب پاس وضع

مفعلن مفاعِلان مفتعلن مفاعِلان

ہاں وہ نہیں خدا پرست جاؤ وہ بے وفا سہی

مفعلن مفاعِلان مفتعلن مفاعِلن

غالبِ خستہ کے بغیر کون سے کام بند ہیں

مفعلن مفاعِلان مفتعلن مفاعِلن

بو سے کو پوچھتا ہوں میں منہ سے مجھے بتا کر

مفعلن مفاعِلن مفتعلن مفاعِلان

اس کے ہر اک اشارے سے نکلے ہے یاد کیا کر

مفعلن مفاعِلن مفتعلن مفاعِلان

آئے وہ یاں خدا کرے پر نہ خدا کرے کر

مفعلن مفاعِلن مفتعلن مفاعِلان

سامنے آن بیٹھنا اور یہ دیکھنا کر

مفعلن مفاعِلن مفتعلن مفاعِلان

غنیچہ ناشگفتہ کو دور سے مت دکھا کر یوں

مفعلن مفاعِلن مفتعلن مفاعِلان

پریش طرزِ دلبری کیجیے کیا کہ بن کہے

مفعلن مفاعِلن مفتعلن مفاعِلن

رات کے وقت مے پیے ساتھ رقیب کو لیے

مفعلن مفاعِلن مفتعلن مفاعِلن

غیر سے رات کیا بنی یہ جو کہا تو دیکھیے

مفعلن مفاعِلن مفتعلن مفاعِلن

بزم میں اس کے روبرو کیوں نہ خموش بیٹھیے
 فعلن مفاعیلن مفتعلن مفاعیلن
 میں نے کہا کہ بزمِ ناز چاہیے غیر سے تہی
 مفتعلن مفاعیلن مفتعلن مفاعیلن
 مجھ سے کہا جو یار نے جاتے ہیں ہوش کس طرح
 مفتعلن مفاعیلن مفتعلن مفاعیلن
 لبِ مجھے کوئے یار میں پہنے کی ورنہ یا دھکی
 فعلن مفاعیلن مفتعلن مفاعیلن
 لر ترے دل میں ہو خیال وصل میں شوخ کمال
 فعلن مفاعیلن مفتعلن مفاعیلن
 یہ کہے کہ ریختہ کیونکہ جو رشکِ فارسی
 فعلن مفاعیلن مفتعلن مفاعیلن

اس کی تو خاموشی میں بھی ہے یہی مدعا کیوں
 مفتعلن مفاعیلن مفتعلن مفاعیلن
 سن کے ستم ظریف نے مجھ کو اٹھا دیا کیوں
 مفتعلن مفاعیلن مفتعلن مفاعیلن
 دیکھ کے میری بے خودی چلنے لگی ہوا کیوں
 مفتعلن مفاعیلن مفتعلن مفاعیلن
 آئینہ دار بن گئی حیرتِ نقشِ پاک کیوں
 مفتعلن مفاعیلن مفتعلن مفاعیلن
 موجِ محیطِ آب میں مارے ہے دستِ پاک کیوں
 مفتعلن مفاعیلن مفتعلن مفاعیلن
 گفتہ غالب ایک بار پڑھ کے اے سنا کیوں
 مفتعلن مفاعیلن مفتعلن مفاعیلن

”و“

۱۱۸

بحر

مقرر بحر ہے بحرِ نزعِ سالم، اصلی ارکان، مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن شعر میں دو بار

زحاف

کوئی نہیں

غزل کی بحر

بحرِ نزعِ مثنوی سالم

حسد سے دل اگر افسردہ ہے گرم تماشا ہو
 مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن
 بقدرِ حسرتِ دل چاہیے ذوقِ معاشی بھی
 مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن
 اگر وہ سرو قد، گرم خرامِ ناز آجائے
 مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن
 کہ چشمِ تنگ شاید کثرتِ نظارہ سے وا
 مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن
 بھروں یک گوشہ دامنِ گر آبِ ہفت دریا ہو
 مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن
 کہتے ہر خاکِ گلشنِ قمری نالہ فرسا ہو
 مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن

بحر

مرکب بحر ہے۔ بحر مضارع: اہلی ارکان۔ مفاعیلن۔ فاع لاتن۔ مفاعیلن فاع لاتن۔ شعر میں دو بار

زحافاتِ مفاعیلن

زحافاتِ فاع لاتن

خرپ	کف	حذف	کف	قصر
اخرپ	مکفوف	محدوف	مکفوف	مقصوف
مفعول	مفاعیلن	فاع لاتن	فاع لاتن	فاع لاتن

غزل کی بحر

بحر مضارع مثنیٰ، اخرپ، مکفوف، محدوف یا مقصور

کچے میں جا رہا تو نہ رو طعنہ کیا کہیں
مفعول فاع لاتن مفاعیلن فاع لن
طاہت میں تار ہے نہ مے وا نگیں کی لاگ
مفعول فاع لاتن مفاعیلن فاع لاتن
ہوں منحرف نہ کیوں رہ و رسم ثواب سے
مفعول فاع لاتن مفاعیلن فاع لن
غالب کچھ اپنی سعی سے لہنا نہیں مجھے
مفعول فاع لاتن مفاعیلن فاع لن
بھولا ہوں حق صحبت اہل کنشت کو
مفعول فاع لاتن مفاعیلن فاع لن
دورخ میں ڈال دو کوئی لے کر بہشت کو
مفعول فاع لاتن مفاعیلن فاع لن
یہ رہا لگا ہے قلم سر نوشت کو
مفعول فاع لاتن مفاعیلن فاع لن
خرمن جلے اگر نہ ملخ کھائے کشت کو
مفعول فاع لاتن مفاعیلن فاع لن

بحر

بحر مرکب ہے۔ بحر مضارع: اہلی ارکان۔ مفاعیلن۔ فاع لاتن۔ مفاعیلن۔ فاع لاتن۔ شعر میں دو بار

زحافاتِ مفاعیلن

زحافاتِ فاع لاتن

خرپ	کف	حذف	کف	قصر
اخرپ	مکفوف	محدوف	مکفوف	مقصوف
مفعول	مفاعیلن	فاع لاتن	فاع لاتن	فاع لاتن

غزل کی بحر

بحر مضارع مثنیٰ، اخرپ، مکفوف، محدوف یا مقصور

وارستہ اس سے ہیں کہ محبت ہی کیوں نہ ہو
مفعول فاع لاتن مفاعیلن فاع لن
کیجیے ہمارے ساتھ عداوت ہی کیوں نہ
مفعول فاع لاتن مفاعیلن فاع لن
چھوڑا نہ مجھ میں ضعف نے رنگ اختلاط کا
مفعول فاع لاتن مفاعیلن فاع لن
ہے دل پہ بار نقش محبت ہی کیوں نہ
مفعول فاع لاتن مفاعیلن فاع لن
ہر چند برسبیل شکایت ہی کیوں نہ
مفعول فاع لاتن مفاعیلن فاع لن
مفعول فاع لاتن مفاعیلن فاع لن

پیدا ہوئی ہے کہتے ہیں ہر در در کی دوا
مفعول فاعل لاٹ مفاعیل فاعل من
ڈالانہ بے کسی نے کسی سے معاملہ
مفعول فاعل لاٹ مفاعیل فاعل من
ہے آدمی بجائے خود اک محشر خیال
مفعول فاعل لاٹ مفاعیل فاعل لان
ہنگامہ زبونی ہمت ہے انفعال
مفعول فاعل لاٹ مفاعیل فاعل لان
وارستگی بہانہ بے گانگی نہیں
مفعول فاعل لاٹ مفاعیل فاعل من
ملتا ہے فوتِ فرصتِ بستی کا غم کوئی
مفعول فاعل لاٹ مفاعیل فاعل من
اس فتنہ خو کے در سے اب اٹھتے نہیں اسد
مفعول فاعل لاٹ مفاعیل فاعل من

یوں ہوں تو چارہ غم الفت ہی کیوں نہ ہو
مفعول فاعل لاٹ مفاعیل فاعل من
اپنے سے کیسے چلتا ہوں فحالت ہر کیوں نہ ہو
مفعول فاعل لاٹ مفاعیل فاعل من
ہم انہیں محبت میں خلوت ہی کیوں نہ ہو
مفعول فاعل لاٹ مفاعیل فاعل من
حاصل نہ کیجیے دہر سے عبرت ہی کیوں نہ ہو
مفعول فاعل لاٹ مفاعیل فاعل من
اپنے سے کر نہ غیر سے وحشت ہی کیوں نہ ہو
مفعول فاعل لاٹ مفاعیل فاعل من
عمر عزیز صرف عبادت ہی کیوں نہ ہو
مفعول فاعل لاٹ مفاعیل فاعل من
اس میں ہمارے سر پر قیامت ہی کیوں نہ ہو
مفعول فاعل لاٹ مفاعیل فاعل من

بحر

بحر مفرد ہے۔ بحر بزرگ۔ اصل ارکان۔ مفاعیلن۔ مفاعیلن۔ مفاعیلن۔ مفاعیلن۔ شعر میں دو بار

زحاف
کوئی نہیں

غزل کی بحر

بحر بزرگ مثنوی سالم

قفس میں ہوں گرا چکا بھی ثنائیں میرے شیون کو
مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن
نہیں گریہ ہی آساں نہ ہو یہ رشک کیا کم ہے
مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن
ڈکلا آنکھ سے تیری اک آنسو اس جلاحت پر
مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن
خدا شرمائے ہاتھوں کو کہ کہتے ہیں کشاکش میں
مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن
ابھی ہم قتل گہ کا دیکھنا آساں سمجھتے ہیں
مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن
مرا ہونا برا کیا ہے نوا سبجان گلشن کو
مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن
نہ دی ہوتی خدا یا آرزوئے دوست دشمن کو
مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن
کیا سینے میں جس نے خونچکاں شرکان ہوزن کو
مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن
کبھی میرے گریباں کو کبھی جانال کے دامن کو
مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن
نہیں دیکھا شناور جوئے خوں میں تیرے توسن کو
مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن

ہوا چرچا جو میرے پاؤں کی زنجیر بننے کا
مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن
خوشی کیا کھیت پر میرے اگر سو بار آئے
مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن
وفاداری بشرط استواری اصل ایماں ہے
مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن
شہادت تھی مری قسمت میں جوئی تھی یہ خود مجھ کو
مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن
نہ لٹتا دن کو تو کب رات کو یوں بے خبر ہوتا
مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن
سخن کیا کہہ نہیں سکتے کہ جو یاں ہوں ہوا میرے
مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن
مرے شاہ سلیمان جاہ سے نسبت نہیں غالب
مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن

کیا بے تاب کاں میں جنبش جو ہرنے آہن کو
مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن
سمجھتا ہوں کہ ڈسٹوڈے ہے ابھی سے برق زمین کو
مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن
مرے بت خانے میں تو کعبے ہیں گاڑو برہمن کو
مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن
جہاں تلوار کو دیکھا تھکا دیتا تھا گردن کو
مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن
رہا کھٹکا نہ چوری کا دعا دیتا ہوں رہزن کو
مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن
جگر کیا ہم نہیں رکھتے ہو کھو دیں ہلکے معدن کو
مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن
فریدون وجم وکھنسر ودارا و بہمن کو
مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن

بحر

مرکب بحر ہے۔ بحر مضارع، اصل ارکان، مفاعیلن، فاع لاتن، مفاعیلن، فاع لاتن شعر میں دو بار

زحافات مفاعیلن زحافات فاع لاتن

قصر	کف	حذف	کف	خراب
مقصود	مکفوف	مخدوف	مکفوف	اخر
فَاعِلَاتُنْ	فَاعِلَاتُ	فَاعِلَاتُنْ	مَفَاعِلِیْنْ	مَفْعُولُ

غزل کی بحر

بحر مضارع شمن اخر مکفوف، مخدوف یا مقصور

دھوتا ہوں جب میں پیئے کو اس سیم تن کے پائو
مفعول فاع لات مفاعیل فاع لان
دی سادگی سے جان پڑوں کوہ کن کے پائو
مفعول فاع لات مفاعیل فاع لان
بھاگے تھے ہم بہت سوا س کی سزا ہے یہ
مفعول فاع لات مفاعیل فاع لان
رکھتا ہے منہ سے کھینچ کے باہر لگن کے
مفعول فاع لات مفاعیل فاع لان
ہیہ بات کیوں نہ ٹوٹ گئے پیرزن کے پا
مفعول فاع لات مفاعیل فاع لان
ہو کر اسیر راستے ہیں راجن کے پا
مفعول فاع لات مفاعیل فاع لان

بحر

مرکب بحر ہے بحر مضارع، اصل اکان مفاعیلن، فاعل لاتن، مفاعیلن، فاعل لاتن، شعر میں دوبار

زحافات مفاعیلن زحافات فاعل لاتن

قصر	کف	مذوف	کف	خراب
مقصوف	مکفوف	مُذوف	مکفوف	اخراب
فَاعِلَانُ	فَاعِلَانُ	فَاعِلَانُ	مَفَاعِلُنْ	مَفْعُولُ

غزل کی بحر

بحر مضارع مثمن اخراب، مکفوف، محذوف یا مقصور

واں اس کو بول دل ہے تو یاں میں ہوں شرمسار
یعنی یہ میری آہ کی شامیر سے نہ ہو
مفعول فاعل لات مفاعیل فاعل لن
اپنے کو دیکھتا نہیں ذوقِ ستم تو دیکھ
آئیدہ بنا کہ دیدہ پنخیر سے نہ ہو
مفعول فاعل لات مفاعیل فاعل لن

مرہم کی جستجو میں پھر اہوں جو دور دور
مفعول فاعل لات مفاعیل فاعل لن
اللہ رے ذوقِ دشتِ نور دی کہ بعد مرگ
مفعول فاعل لات مفاعیل فاعل لن
ہے جوشِ گل بہار میں یاں تک کہ ہر طرف
مفعول فاعل لات مفاعیل فاعل لن
شب کو کسی کے خواب میں آیا نہ ہو کہیں
مفعول فاعل لات مفاعیل فاعل لن
غالب مرے کلام میں کیونکر مرزا نہ ہو
مفعول فاعل لات مفاعیل فاعل لن

رحاڻ

مُغْبِیُونَ	مُغْبِیُونَ مُغْمِزُونَ	مُغْمِزُونَ مُقَطَّوعُونَ	مُغْمِزُونَ مُقَطَّوعُونَ مُغْمِزُونَ
فَعِلَاتُنْ	فَعِلَاتُنْ	فَعِلَاتُنْ	فَعِلَاتُنْ

غزل کی بحر

بحر مل متشن جنوں جنوں بخندہ، لہذوق مقطوع یا بہتر مجنون مسکن مقصود یا بہتر صیف

وہ پہنچ کر خوش آتا ہے ہم جے ہم کو
 فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلن
 دل کو میں اور مجھے دل محو و فار کرتا ہے
 فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلن
 ضعف سے نقش پے مور ہے طوق گردن
 فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلن
 جان کر کیسے تغافل کہ کچھ امید بھی ہو
 فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلن

رشکِ ہم طرحی و دردِ اثرِ بانگِ حزیں
 فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فُعْلان
 سراڑانے کے جو وعدے کو مکرر چاہا
 فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فُعْلان
 دل کے خون کرنے کی کیا وجہ، لیکن ناچار
 فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فُعْلان
 تم وہ نازک کہ خموشی کو فغاں کہتے ہو
 فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فُعْلان
 لکھنؤ آنے کا باعث نہیں کھلتا یعنی
 فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فُعْلان
 مقطعِ سلسلہ شوق نہیں ہے یہ شعر
 فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فُعْلان
 لیے جاتی ہے کہیں ایک توقع غالب
 فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فُعْلان

نالہ مرغِ سحر تیغِ دو دم سے ہم کو
 فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فاعِل
 ہنس کے بو لے کہ تیرے سر کی قسم ہے ہم کو
 فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فاعِل
 پاس ہے رونقِ دیدہ اہم ہے ہم کو
 فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فاعِل
 ہم وہ عاجز کہ تغافل بھی ستم ہے ہم کو
 فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فاعِل
 ہوسِ سیر و تماشا سو وہ کم ہے ہم کو
 فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فاعِل
 عزمِ سیرِ نجف و طوافِ حرم ہے ہم کو
 فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فاعِل
 جادۂ رہ کشش کا فر کر ہے ہم کو
 فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فاعِل

بحر

مرکب بحر ہے۔ بحر مضارع؛ اصل ارکان۔ مفاعیل۔ فاع لاتن۔ مفاعیل۔ فاع لاتن۔ شعر میں دو بار

زحافات مفاعیل

خراب	کف	حذف	کف	قصر
اخر	مکفوف	محدوف	مکفوف	مقصوف
مفعول	مفاعیل	فاع لاتن	فاع لات	فاع لاتن

غزل کی بحر

بحر مضارع مثنیٰ اخر، مکفوف، محدوف یا مقصور

جانو تم کو غیرے جو رسم و راہ ہو
مفعول فاع لات مفاعیل فاع لن
تے نہیں مواخستہ روز مشرے
مفعول فاع لات مفاعیل فاع لن
اوہ بھی بے گنہ کش و حق ناشناس ہیں
مفعول فاع لات مفاعیل فاع لن
مجھ کو بھی پوچھتے رہو تو کیا گناہ ہو
مفعول فاع لات مفاعیل فاع لن
قاتل اگر رقیب ہے تو تم گواہ ہو
مفعول فاع لات مفاعیل فاع لن
مانا کہ تم بشر نہیں خورشید و ماہ ہو
مفعول فاع لات مفاعیل فاع لن

ابھرا ہوا نقاب میں ہے ان کے ایک تار
مفعول فاع لات مفاعیل فاع لن
جب میکہ چھٹا تو پھر اب کیا جگہ کی قید
مفعول فاع لات مفاعیل فاع لن
سننے ہیں جو بہشت کی تعریف سب دست
مفعول فاع لات مفاعیل فاع لن
غالب بھی گرد ہو تو کچھ ایسا ضرر نہیں
مفعول فاع لات مفاعیل فاع لن

مرتباہوں میں کہ یہ نہ کسی کی ہنگام
مفعول فاع لات مفاعیل فاع لن
مسجد ہو مدر ہو کوئی خانقاہ
مفعول فاع لات مفاعیل فاع لن
لیکن خدا کرے وہ ترمی جلوہ گاہ
مفعول فاع لات مفاعیل فاع لن
دنیا ہو یا رب اور مرا بادشاہ
مفعول فاع لات مفاعیل فاع لن

بحر

بحر مفرد ہے۔ بحر ہزج: اصلی ارکان: مفاعیلین۔ مفاعیلین۔ مفاعیلین۔ مفاعیلین۔ شعریں دو بار

زحاف

کوئی نہیں

غزل کی بحر

بحر ہزج مثنیٰ سالم

نہ ہو جب دل ہی سینے میں تو پھر منہ نہیں نہا کیوں ہو
مفاعیلین مفاعیلین مفاعیلین مفاعیلین مفاعیلین
وہ اپنی خود چھوڑیں گے ہم اپنی وضع کیوں چھوڑیں
مفاعیلین مفاعیلین مفاعیلین مفاعیلین مفاعیلین
کیا غم خوار نے سوا لگے آگ اس محبت کو
مفاعیلین مفاعیلین مفاعیلین مفاعیلین مفاعیلین
وفا کیسی کہاں کا عشق جب سر چھوڑنا ٹھہرا
مفاعیلین مفاعیلین مفاعیلین مفاعیلین مفاعیلین
قفص میں مجھ سے رو دار چمن کہتے نہ ڈر ہمد
مفاعیلین مفاعیلین مفاعیلین مفاعیلین مفاعیلین
نہ لاوے تباہ جو غم کی وہ میرا زداں کیوں ہو
مفاعیلین مفاعیلین مفاعیلین مفاعیلین مفاعیلین
تو پھر اے سنگ دل تیرا ہی سنگ آستان کیوں ہو
مفاعیلین مفاعیلین مفاعیلین مفاعیلین مفاعیلین
گری ہے جس پہ کل کھل وہ میرا شیاں کیوں ہو
مفاعیلین مفاعیلین مفاعیلین مفاعیلین مفاعیلین

بحر

مفرد بحر ہے۔ بحر رمل: اصلی ارکان: فاعلاتن۔ فاعلاتن۔ فاعلاتن۔ فاعلاتن۔ ایک شعر میں دو

زحاف

قصر

مقصود

فاعلاتن

حذف

مخدوف

فاعلاتن

غزل کی بحر

بحر رمل مثنیٰ مخدوف یا مقصور

رہیے اب ایسی جگہ چل کر جہاں کوئی نہ ہو
فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن
ہم سخن کوئی نہ ہوا ورم زباں کوئی نہ
فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن
بے درو دیوار کا اک گھر بنایا چاہیے
فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن
کوئی ہمسایہ نہ ہوا ورم پاسبان کوئی نہ
فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن
پڑیے گر بیمار تو کوئی نہ ہو تیمار دار
فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن
اور اگر مرجا سیکے تو نوحہ خواں کوئی نہ
فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن

ہو سکتے ہو ہم دل میں نہیں ہیں پر یہ بتلاؤ
 عیلمن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن
 ہے جذبِ دل کا شکوہ دیکھو جرم کس کا ہے
 عیلمن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن
 فتنہ آدمی کی خانہ ویرانی کو کیا کم ہے
 عیلمن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن
 ہے آزمانا تو ستانا کس کو کہتے ہیں
 عیلمن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن
 تم نے کہ کیوں ہو غیر کے ملنے میں رسوائی
 عیلمن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن
 الاچا ہوتا ہے کام کیا طعنوں سے تو غالب
 عیلمن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن

کہ جب دل میں تم ہی تم ہو تو آنکھوں گنہاں کیوں ہو
 مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن
 نہ کھینچو گر تم اپنے کو کشاکش درمیاں کیوں ہو
 مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن
 ہوئے تم دوست جس کے دشمن اس کا آسمان کیوں ہو
 مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن
 عدو کے ہو لیے جب تم تو میرا امتحاں کیوں ہو
 مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن
 بجا کہتے ہو سچ کہتے ہو پھر کہو کہ ہاں کیوں ہو
 مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن
 ترے بے مہر کہنے سے وہ تجھ پر مہر ہاں کیوں ہو
 مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن

بحر

مرکب بحر ہے۔ بحر مضارع؛ اصل ارکان۔ مفاعیلن۔ فاع لاتن۔ مفاعیلن۔ فاع لاتن۔ شعر میں دو بار

زحافاتِ مفاعیلن زحافاتِ فاع لاتن

حذف	کف	کف	شرب
محذوف	مکفوف	مکفوف	اخریب
فاعِلُنْ	فاعِ لَاتُ	مفاعِلْ	مفعولُ

غزل کی بحر

بحر مضارع مثنیٰ اخریب، مکفوف محذوف

از مہر تا بہ ذرّہ دل و دل ہے آئینہ طوطی کو شش جہت سے مقابل
 مفعولُ فاعِ لَاتُ مفاعِلْ فاعِلُنْ مفعولُ فاعِ لَاتُ مفاعِلْ فاعِلُنْ

بحر

مرکب بحر ہے بحر مضارع: اہل ارکان۔ مفاعیلن۔ فاع لاتن۔ مفاعیلن۔ فاعلاتن۔ شعر میں دوبار

زحافات مفاعیلن

زحافات فاع لاتن

خرب

کف

حذف

کف

قصر

مفعول

مفاعیل

فَاعِلُنْ

فَاعِلَاتُ

فَاعِلَانِ

غزل کی بحر

بحر مضارع مثمن اُخرِب کُفوف مُحذوف یا مقصور

ہے سبزہ زار ہر درو دیوار غم کدہ

جس کی بہاریہ ہو پھر اس کی خزاں نہ پوچھ

مفعول فاعلاتن مفاعیل فاعلن

مفعول فاعلاتن مفاعیل فاعلن

نہ پائے کسی کی بھی حسرت اٹھائیے

دشوار کی روستہم ہم رہاں نہ پوچھ

مفعول فاعلاتن مفاعیل فاعلن

مفعول فاعلاتن مفاعیل فاعلن

بحر

مرکب بحر ہے بحر مضارع: اہل ارکان۔ مفاعیلن۔ فاع لاتن۔ مفاعیلن۔ فاعلاتن۔ شعر میں دو

زحافات مفاعیلن

زحافات فاع لاتن

خرب

کف

حذف

کف

قصر

اُخرِب

مکفوف

مُحذوف

مکفوف

مقصور

مفعول

مفاعیل

فَاعِلُنْ

فَاعِلَاتُ

فَاعِلَانِ

غزل کی بحر

بحر مضارع مثمن اُخرِب کُفوف مُحذوف یا مقصور

صد جلوہ رو برو ہے جو مژگاں اٹھائیے

طاقت کہاں کہ دید کا احساں اٹھائیے

مفعول فاعلاتن مفاعیل فاعلن

مفعول فاعلاتن مفاعیل فاعلن

ہے سنگ پر برات معاش جنون عشق

یعنی مینور منت طفلان اٹھائیے

مفعول فاعلاتن مفاعیل فاعلن

مفعول فاعلاتن مفاعیل فاعلن

دیوار بار منت مزدور سے ہے خم

اے خانناں خراب نہ احساں اٹھائیے

مفعول فاعلاتن مفاعیل فاعلن

مفعول فاعلاتن مفاعیل فاعلن

یا میرے زخم رشک کو رسوا کیجیے

یا پردہ تبسم پنہاں کیجیے

مفعول فاعلاتن مفاعیل فاعلن

مفعول فاعلاتن مفاعیل فاعلن

بحر

بحر مرکب ہے بحر مضارع: اصل ارکان مفاعیلن۔ فاع لاتن۔ مفاعیلن۔ فاع لاتن شعر میں دوبار

زحافات مفاعیلن

زحافات فاع لاتن

خرب	کف	حذف	کف	قصر
اخر	مکفوف	محدوف	مکفوف	مقصوف
مفعول	مفاعیل	فاع لئن	فاع لات	فاع لئن

غزل کی بحر

بحر مضارع مثنیٰ۔ اخرج۔ مکفوف ممدوف یا مقصور

مسجد کے زیر سایہ خرابات چاہیے

مفعول فاع لات مفاعیل فاع لئن

عاشق ہوئے ہیں آپ بھی اک اور شخص پر

مفعول فاع لات مفاعیل فاع لئن

وے دادا سے فلک دلِ حسرت پرست کی

مفعول فاع لات مفاعیل فاع لئن

بھوں پاس آنکھ قبلہ حاجات چاہیے

مفعول فاع لات مفاعیل فاع لئن

آخر ستم کی کچھ تو مکافات چاہیے

مفعول فاع لات مفاعیل فاع لئن

ہاں کچھ نہ کچھ تلافی مکافات چاہیے

مفعول فاع لات مفاعیل فاع لئن

سیکھے ہیں مہ رخوں کے لیے ہم مصوری

مفعول فاع لات مفاعیل فاع لئن

مے سے عرض نشاط ہے کس رو سیاہ کو

مفعول فاع لات مفاعیل فاع لئن

نشو و نما ہے اصل سے خائب فروغ کو

مفعول فاع لات مفاعیل فاع لئن

پے رنگِ لالہ و گل و نسیریں جدا جدا

مفعول فاع لات مفاعیل فاع لئن

سریائے خم پہ چاہیے ہنگام بے خودی

مفعول فاع لات مفاعیل فاع لئن

یعنی بحسب گردشِ پیما نہ صفات

مفعول فاع لات مفاعیل فاع لئن

تقریب کچھ تو بہر ملاقات چاہیے

مفعول فاع لات مفاعیل فاع لئن

اک گونہ بے خودی مجھے دن رات چاہیے

مفعول فاع لات مفاعیل فاع لئن

خاموشی ہی سے نکلے ہے جو بات چاہیے

مفعول فاع لات مفاعیل فاع لئن

ہر رنگ میں بہار کا اثبات چاہیے

مفعول فاع لات مفاعیل فاع لئن

رو سوتے قبلہ وقتِ مناجات چاہیے

مفعول فاع لات مفاعیل فاع لئن

عارف ہمیشہ مست مے ذات چاہیے

مفعول فاع لات مفاعیل فاع لئن

زخافات

کون جی

غزل کی بحر

عجبر ہنر عشقن سالم

بساطِ عجز میں تھا ایک دل اگر قطرِ غم سے بھی
 مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن
 ہے اُس شوخ سے آزرده ہم جبکہ تکلف سے
 مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن
 خیالِ مرگ کب تسکینِ دل آزرده کو بخشے
 مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن
 ذکرِ ناکاشِ ناز مجھ کو کیا معلوم تھا بہرِ
 مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن
 نہ اتنا برّششِ تیغِ جفا پر ناز فرماؤ
 مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن

ۛے عشرت کں خواہش ساتں گرووں کیا کہے

مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن
مرے دل میں ہے غالب شوقِ وصل و شکوہِ مجراں
مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن

لیے بیٹھا ہے اک روپا رجام واژگوں وہ بھر

مفاعیلین مفاعیلین مفاعیلین مفاعیلین
خدا وہ دن کرے جو اس میں یہ بھی کہوں وہ بھی
مفاعیلین مفاعیلین مفاعیلین مفاعیلین

بحر

مفرد بحر ہے۔ بحر بئزج: اصل ارکان۔ مفاعیلین۔ مفاعیلین۔ مفاعیلین۔ شعریں دو بار

زحاف

حذف	کف	خرب
مُحذوف	مکفوف	اخرِب
فَعُولُنْ	مَفَاعِيلُ	مَفْعُولُ

غزل کی بحر

بحر بئزج شمن، اخرِب، مکفوف، محذوف

مے بزمِ بتاں میں سخن آزرده لبوں سے
مفعول مفاعیل مفاعیل فاعول
پے دورِ قدح وجد پریشانی صہبا
مفعول مفاعیل مفاعیل فاعول
رندان درِ میکدہ گستاخ ہیں زاہد
مفعول مفاعیل مفاعیل فاعول
بیدار و فادیکھ کے جاتی رہی آخر
مفعول مفاعیل مفاعیل فاعول

بحر

مفرد بحر ہے۔ بحر بئزج: اصل ارکان۔ مفاعیلین۔ مفاعیلین۔ مفاعیلین۔ شعریں دو بار

زحاف

حذف	کف	خرب
مُحذوف	مکفوف	اخرِب
فَعُولُنْ	مَفَاعِيلُ	مَفْعُولُ

غزل کی بحر

بحر بئزج شمن، اخرِب، مکفوف، محذوف

سُن لیتے ہیں گو ذکر ہمارا نہیں کہ
مفعول مفاعیل مفاعیل فاعول
غائب تراحوال سنا دیں گے ہم ان کو
مفعول مفاعیل مفاعیل فاعول

زخافات

مَنْزُومٌ	مَنْزُومٌ مَقْلُوبٌ يَافِيزُ	مَنْزُومٌ
فَعِلَانٌ	فَعِلَانٌ	فَعِلَانٌ

غزل کی بحر

بجز مل متضمن، مخبون، مخذوف مقطوع یا اتر، مخبون مخذوف

گھر میں نفا کیا کہ تیرا غم اسے غارت کرتا وہ جو رکھتے تھے ہم اک حسرتِ تعمیر سو ہے

فَاعْلَامُنْ فَعْلَاتُنْ فَعْلَاتُنْ فَعْلَاتُنْ فَاَعْلَامُنْ فَعْلَاتُنْ فَعْلَاتُنْ فَعْلَاتُنْ

زخاف

غزل کی بحر

یجر ہزج مٹمن سالم

غمر دنیا سے گری پائی بھی فرصت سرٹھانے کی
مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن
کھلے گاس طرح مضمون میرے مکتوب کا یارب
مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن
پیشنا پر نیاں میں شعلہ آتش کا آساں ہے
مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن
انہیں منظور اپنے زخمیوں کا دیکھ آنا تھا
مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن
ہمارے سادگی تھی التفاتِ ناز پر مرنا
مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن

بحر

مرکب بحر ہے بحر مضارع؛ اصل ارکان: مفاعیلن۔ فاع لاتن۔ مفاعیلن۔ فاع لاتن۔ شعریں دو

زحافات مفاعیلن

خراب

اخراب

مفعول

غزل کی بحر

بحر مضارع مثنیٰ اخراب

حاصل سے ہاتھ دھو بیٹھا ہے آرزو خرامی
مفعول فاع لاتن مفعول فاع لاتن
دل جوشِ گریہ میں ہے ڈوبی ہوئی اس
مفعول فاع لاتن مفعول فاع لاتن
اس شمع کی طرح سے جس کو کوئی بچھا ہے
مفعول فاع لاتن مفعول فاع لاتن
میں بھی جلے ہوؤں میں ہوں داغِ ناتوا
مفعول فاع لاتن مفعول فاع لاتن

لنگر کو بے حواث کا تحمل کر نہیں سکتی
مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن
مری طاقتِ کرمناں تھی تہوں کے باز اٹھانے کی
مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن
بدی کی اس فجس سے ہم نے کی تھی بار پائیک
مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن
بہوں کیا خوبیاں و فناء بنائے زماں غائب
مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن

کی اس نے گرم سینہ اہل ہوس میں جا
مفعول فاعل لات مفاعیل فاعل لن
کیا خوب تم نے غیر کو بوسہ نہیں دیا
مفعول فاعل لات مفاعیل فاعل لن
بیٹھا ہے جو کہ سایہ دیوار یار میں
مفعول فاعل لات مفاعیل فاعل لن
ہستی کا اعتبار بھی غم نے مٹا دیا
مفعول فاعل لات مفاعیل فاعل لن
ہے بارے اعتماد و فاداری اس قدر
مفعول فاعل لات مفاعیل فاعل لن

آوے نہ کیوں پسند کہ ٹھنڈا مکان ہے
مفعول فاعل لات مفاعیل فاعل لن
بس چپ رہو تمہارے بھی من میں بان ہے
مفعول فاعل لات مفاعیل فاعل لن
فرماں روائے کشور ہندوستان ہے
مفعول فاعل لات مفاعیل فاعل لن
کس سے کہوں کہ داغ جگر کا نشان ہے
مفعول فاعل لات مفاعیل فاعل لن
غالب ہم اس میں خوش ہیں کہ نامہ بیان ہے
مفعول فاعل لات مفاعیل فاعل لن

بحر

بحر مرکب ہے بحر مضارع؛ اصل ارکان: مفاعیلن، فاعل لاتن، مفاعیلن، فاعل لاتن۔ شعر میں دوبار

زحافات مفاعیلن زحافات فاعل لاتن

خراب	کف	خذف	کف	تقصیر
اخریب	مکفوف	مخذوف	مکفوف	مقصور
مفعول	مفاعیلن	فاعل لن	فاعل لات	فاعل لاتن

غزل کی بحر

بحر مضارع مشمن اعراب مکفوف مخذوف یا مقصور

کیا تنگ ہم ستم زدگان کا جہان ہے
مفعول فاعل لات مفاعیل فاعل لن
ہے کائنات کو حرکت تیرے ذوق سے
مفعول فاعل لات مفاعیل فاعل لن
حالانکہ ہے یہ سیلی خارا سے لاد رنگ
مفعول فاعل لات مفاعیل فاعل لن

جس میں کہ ایک بیضہ مورا آسمان ہے
مفعول فاعل لات مفاعیل فاعل لن
پر تو سے آفتاب کے ذرے میں جان ہے
مفعول فاعل لات مفاعیل فاعل لن
خافل کو میرے شیشے پہ مے کا گمان ہے
مفعول فاعل لات مفاعیل فاعل لن

یعنی تجھ سے تھیں اُسے ناسازگاری ہائے ہائے
 فاعلان فاعلان فاعلان
 خاک پر ہوتی ہے تیری لالکاری ہائے ہائے
 فاعلان فاعلان فاعلان
 ختم ہے الفت کی تجھ پر پردہ داری ہائے ہائے
 فاعلان فاعلان فاعلان
 اسٹھ گئی دنیا سے راہ و رسم یاری ہائے ہائے
 فاعلان فاعلان فاعلان
 دل پہ اک گئے دیا زخم کاری ہائے ہائے
 فاعلان فاعلان فاعلان
 بے نظر ہو کر دہ اختیار ہائے ہائے ہائے
 فاعلان فاعلان فاعلان
 ایک دل تس پر یہ نا امید داری ہائے ہائے
 فاعلان فاعلان فاعلان
 رہ گیا تھا دل میں جو کچھ فوقِ خواری ہائے ہائے
 فاعلان فاعلان فاعلان

زنگین ہے مجھے آب و ہوائے زندگی
 فاعلاتن فی علاتن فاعلاتن فاعلاتن
 گل فشان ہائے ناز جلوہ کو کیا ہو گیا
 فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن
 شمر رسوائی سے جا چھپنا نقابِ خاک میں
 فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن
 خاک میں ناموس پیمانِ محبت مل گئی
 فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن
 ہاتھ ہی تیغِ آزما کا کام سے جاتا رہا
 فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن
 کس طرح کاٹے کوئی شبِ ہائے مارِ برہنگل
 فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن
 گوشِ مجبورِ پیام و چشمِ محرومِ جمال
 فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن
 عشق نے پکڑا نہ تھا غالبِ اہلِ محبت و کمال
 فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن

17. A

100

ح.

مطر بحر ہے۔ بحر مل، اصل ارکان۔ قاعلاتن، قاعلاتن، قاعلاتن، قاعلاتن۔ شعر میں دو بار

زخافات

حذف

مُذَوِّفٌ

قَا عَلِي



قَالَ عَلِيٌّ

غزل کی بحر

بہارِ مثنوی مہذوف یا مقصود

درد سے میرے سچے تجھ کو بے قراری ہائے ہائے
 فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن
 تیرے دل میں گرد تھا شوب غم کا جھل
 فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن
 کیوں میری غم خوار گ کا تھک دیا تھا خیال
 فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن
 عمر کبھی تو نے پیمان وفا ادا نہ تو کیا
 فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن

کیا ہوئی ظالم تری غفلت شعاری ہائے ہائے
 فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن
 تو نے پھر کیوں کتنی میری غم گسائی ہائے ہائے
 فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن
 دشمنی اپنی کتنی میری دوست دار ہائے ہائے
 فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن
 عمر کبھی تو نہیں ہے پائیدار ہائے ہائے
 فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن

१०००

ہے وہ غرور حسن سے بیگا نہ و فا
مفعول فاعلات مفاعیل فاعلین
پہنچید اس کے پاس دلِ حق شناس ہے
مفعول فاعلات مفاعیل فاعلین
اس بلغی مزاج کو گرمی ہی اس ہے
مفعول فاعلات مفاعیل فاعلین
مجنون جو مر گیا ہے تو جنگلِ اداس ہے
مفعول فاعلات مفاعیل فاعلین
ہر اک مکان کو بے کلیں سے شرفِ اسد
مفعول فاعلات مفاعیل فاعلین

بحر

مرکب بحر ہے۔ بحر منسارع: اصل رکوع۔ مفاعیل۔ فاعلات۔ مفاعیل۔ فاعلات۔ شعر دو بار

زحافاتِ مفاعیل زحافاتِ فاعلات

قصر	کف	حذف	کف	خراب
مقصور	مکفوف	مُحذوف	مکفوف	اخراب
فاعلات	فاعلات	فاعلات	مفاعیل	مفعول

غزل کی بحر

بحر منسارع مثنیٰ اربع مکفوف محذوف یا مقصور

مرگشتگی میں عالم ہستی سے یاس ہے
مفعول فاعلات مفاعیل فاعلین
تسکین کو دے نوید کہ مرنے کی اس ہے
مفعول فاعلات مفاعیل فاعلین
اب تک وہ جانتا ہے کہ میرے پاس ہے
مفعول فاعلات مفاعیل فاعلین
ہر سو مرے بدن پہ زبانِ سپاس ہے
مفعول فاعلات مفاعیل فاعلین
کیسے بیاں سرورِ تب غم کہاں تلک
مفعول فاعلات مفاعیل فاعلین

ہے ہے خدا نخواستہ وہ اور دشمنی
مفعول فاعل لائے مفاعیل فاعل
مشکلیں لباس کبر علی کے قدم سے جان
مفعول فاعل لائے مفاعیل فاعل لان
و شست پہ میری عرصہ آفاق تنگ تھا
مفعول فاعل لائے مفاعیل فاعل
ہستی کے مت فریب میں آجائیہ و اسد
مفعول فاعل لائے مفاعیل فاعل
اے شوقِ منفعل یہ تجھے کیا خیال ہے
مفعول فاعل لائے مفاعیل فاعل
نافِ زمین ہے نہ کہ نافِ غزال ہے
مفعول فاعل لائے مفاعیل فاعل
دریا زمین کو عسقلی انفعال ہے
مفعول فاعل لائے مفاعیل فاعل
عالمِ تمام حلقہ دامِ خیال ہے
مفعول فاعل لائے مفاعیل فاعل

بحر

مرکب بحر ہے بحر مضارع، اصلی اکران، مفاعیل، فاعل لائن، فاعل لائن، شعریں دو بار

زحافاتِ مفاعیل زحافاتِ فاعل لائن

خرّب	کفّ	حذف	کفّ	تقصّر
اخرّب	مکفوف	مُحذوف	مکفوف	مقصّر
مُفْعُول	مُفَاعِل	فَاعِل	فَاعِل	فَاعِل

غزل کی بحر

بحر مضارع مثنیٰ اخرّب مکفوف محذوف یا مقصور

گر خاموش سے فاسدہ انہضائے حال ہے
مفعول فاعل لائے مفاعیل فاعل
کس کو سناؤں حسرتِ اظہار کا گلہ
مفعول فاعل لائے مفاعیل فاعل
مفعول فاعل لائے مفاعیل فاعل
مفعول فاعل لائے مفاعیل فاعل
کس پر دے میں ہے آئینہ پروانے خدا
مفعول فاعل لائے مفاعیل فاعل
مفعول فاعل لائے مفاعیل فاعل
مفعول فاعل لائے مفاعیل فاعل
خوش ہوں کہ میری بات سمجھنی حال ہے
مفعول فاعل لائے مفاعیل فاعل
دل فر دِ جمع و خرّج نہاں ہائے لال ہے
مفعول فاعل لائے مفاعیل فاعل
رحمت، کہ عذر خواہ لب ہے سوال ہے
مفعول فاعل لائے مفاعیل فاعل
مفعول فاعل لائے مفاعیل فاعل

۱۳۲۲

زخافات

قصر مقصور

فَاِذَا عَلَانُ

حذف
محذوف

کما علیٰ

غزل کی بحر

بجزرہ مشین موزوں یا مقصور

ایک چار ف و فاکھا تھا وہ بھی مٹ گیا
 فاعلان فاعلان فاعلان فاعلان
 جی جلے ذوق فنا کی ناتمام پرد کیوں
 فاعلان فاعلان فاعلان فاعلان
 آگ سے پانی میں بجھتے وقت آگشٹی ہے صدا
 فاعلان فاعلان فاعلان فاعلان
 ہے وہی بدستِ مرزہ کا خود عذر خواہ
 فاعلان فاعلان فاعلان فاعلان
 ظاہر کا غدر ترے خط کا غلط بردار ہے
 فاعلان فاعلان فاعلان فاعلان
 ہم نہیں جیتے نفس ہر چند آتش بار ہے
 فاعلان فاعلان فاعلان فاعلان
 ہر کوئی در ماندگی میں مالہ سے ناچار ہے
 فاعلان فاعلان فاعلان فاعلان
 جس کے جلوے نے نہیں تو آسمان شہر ہے
 فاعلان فاعلان فاعلان فاعلان

תשובה

۱۲۳
بحر

مکر مرکب ہے۔ بحر مہمّلت: اصل ارکان میں تفع لن۔ فاعلاتن۔ مس تفع لن۔ فاعلاتن شعر میں دوبار۔

زخافات فاعلاتن

طریقہ

فاعلاتن

فَعَلَا تَنْ

زحافات مس تفع لن

19

مس تفع لن

مِنْهَا عَلَيْنَا

غزل کی بحر

بحر محبت مٹمن مہیون

تم اپنے شکوے کی باتیں دکھو دکھو کے پوچھو
مفاعیلن فعلا تین مفاعیلن فعلا تین
دل سے کہ اس بل بل نے ہے
مفاعیلن فعلا تین مفاعیلن فعلا تین
دگر گئے سحری ہے ذرا وہیم شبی ہے
مفاعیلن فعلا تین مفاعیلن فعلا تین
دلایہ درد و الم بھی تو مغتلم ہے کہ آخر
مفاعیلن فعلا تین مفاعیلن فعلا تین

939

۱۴۵۵

بحر

مفرد بحر ہے۔ بحر بجز۔ اصل ارکان۔ مفاعیلن مفاعیلن۔ مفاعیلن مفاعیلن۔ شعر میں دو بار

زحاف

حذف

کف

خراب

مُحذوف

مُكفوف

مُخرَب

فَعُولُنْ

مَفَاعِيلُنْ

مَفْعُولُنْ

غزل کی بحر

بحر بجز مثنیٰ۔ اُخرَب۔ مکفوف ممدوف

پینس میں گذرتے ہیں جو کوچے سے وہ میرے
 کندھا بھی کہا روں کو بدلتے نہیں دیتے
 مفعول مفاعیل مفاعیل فعلن مفعول مفاعیل مفاعیل فعلن

مجھ سے مت کہہ تو نہیں کہتا تھا اپنی زندگی
 فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن
 آنکھ کی تصویر سرنامے پہ کھینچی ہے کرنا
 فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن
 چھپہ کھل جائے کراس کو حسرت دیدار ہے
 فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

۲۱۵

مفرد مجرہ، مجرل، اصل ارکان۔ فاعلاتن۔ فاعلاتن۔ فاعلاتن۔ فاعلاتن شعر میں دوبار

حذف

مُحَذِّق

فَمَا عَلِمُوا

غزل کی بحر

بکرمل مشمن محذوف

رحم کا ظلم کر کیا ہو چرما گشتہ ہے
 فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن
 نبض بیمار و فادو چرما گشتہ ہے
 فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن
 دل گئی کہ آرزو ہے چین رکتی ہے نہیں
 فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن
 ورد یا بے رونق سو چرما گشتہ ہے
 فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

۲۱۸

مفرد بحر ہے۔ بحر ہرج، اصلی اركان۔ مفاعیلین۔ مفاعیلین۔ مفاعیلین شعر میں دو بار

سکون نہیں

غزل کی بحر

بکریں پر جہنمیں سلام

جسے کہتے ہیں نالودہ اس عالم کا عین ہے
 مری ہستی فضا ہے حیرت آ بار تنہا ہے
 مریاں کیا فصل گل کہتے ہیں کس کو بگونہ کو ہم ہو
 وفا ہے دل براں ہے اتفاق ورنہ ہدم
 کفر افسوس ملنا عہد تیرہ تنہا ہے
 شرا فریاد دل بائے حزب کس نے کیا ہے
 کفر افسوس ملنا عہد تیرہ تنہا ہے
 شرا فریاد دل بائے حزب کس نے کیا ہے

۳۱۷

۱۴۹
بحر

[illegible]

زحاف

نہیں غبن و خدش حذف و قطع یا ہتر نہیں و قشر تبسغ و ہتر

فعلات	فعلان	فعلان	فعلان	فعلان
فعلان	فعلان	فعلان	فعلان	فعلان

غزل کی بحر

بجزرل سدس مینون مینون مینون، متذوق مقطوع، مینون مقصور

عشق مجھ کو نہیں وحشت ہی سہی
 فاعلان فعلاتن فعلین
 قطع کیسے نہ تعلق ہم سے
 فاعلان فعلاتن فعلین
 میرے ہونے میں ہے کیا رسواں
 فاعلان فعلاتن فعلین
 ہم بھی دشمن تو نہیں ہیں اپنے
 فاعلان فعلاتن فعلین

میری وحشت تیری شہرت ہی سہی
 فاعلان فعلاتن فعلین
 کچھ نہیں ہے تو عداوت ہی سہی
 فاعلان فعلاتن فعلین
 اے وہ مجلس نہیں خلوت ہی سہی
 فاعلان فعلاتن فعلین
 غنیر کو تجھ سے محبت ہی سہی
 فاعلان فعلاتن فعلین

 $\gamma^{\mu} \gamma^{\nu} =$

الحمد لله

مفرد مجرہ۔ بحر مل : اصل ارکان۔ فاعلاتن۔ فاعلاتن۔ فاعلاتن۔ فاعلاتن شعریں دوبار

زحاف

حذف

عذوق

فَاَعْلَمُ

غزل کی بحر

بجریل مٹمن محذوف

چشمِ خواباں خامشی میں بھی ناپر ہزار ہے
 فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلتن

پیکرِ عشاق سازِ طالعِ ناساز ہے
 فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلتن

دستگا و دیدہِ خوں بارِ مہمنوں دیکھنا
 فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلتن

سرمہ کو جو ہے کہ دورِ شعلہ آواز ہے
 فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلتن

نالہ گویا گردشِ سیارہ کی آواز ہے
 فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلتن

یک بیباں جلوۂ گلِ فرشِ پانداڑ ہے
 فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلتن

219

۱۵۰

بحر

مرکب ہے بحر مضارع، اصل اکران۔ مفاعیلن۔ فاعلاتن۔ فاعلاتن۔ شعریں دوبار

زحافات مفاعیلن			زحافات فاعلاتن		
خراب	کف	مخوف	حذف	کف	مقصود
مفعول	مفاعیلن	مخوف	مخوف	مخوف	مخوف
مفعول	مفاعیلن	مخوف	مخوف	مخوف	مخوف

غزل کی بحر

بحر مضارع مشقن اعراب مکفوف مخدوف یا مقصور

پے آرمیدگی میں نکو بخش بجا مجھے	صبح وطن ہے خندہ دندان نا مجھے
مفعول فاعلاتن مفاعیلن فاعلن	مفعول فاعلاتن مفاعیلن فاعلن
ڈھونڈے ہے اس معنی آتش نفس کو جی	جس کی صدا ہو جلوہ برق فنا مجھے
مفعول فاعلاتن مفاعیلن فاعلن	مفعول فاعلاتن مفاعیلن فاعلن
مستاد طے کروں ہوں رو واد کی خیال	تا باز گشت سے نہ رہے نہ تاج مجھے
مفعول فاعلاتن مفاعیلن فاعلن	مفعول فاعلاتن مفاعیلن فاعلن
کرتا ہے بس کہ باغ میں تو پے حجابیاں	آنے لگی ہے نکو ہت گل سے حیا مجھے
مفعول فاعلاتن مفاعیلن فاعلن	مفعول فاعلاتن مفاعیلن فاعلن
گھٹتا کسی پد کیوں مرے دل کا معاملہ	شعروں کے انتخاب نے رو کیا مجھے
مفعول فاعلاتن مفاعیلن فاعلن	مفعول فاعلاتن مفاعیلن فاعلن

۳۲۲

اپنی ہستی ہی سے ہو جو کچھ ہو	آگہی گر نہیں غفلت ہی سہی
فاعلاتن فعلاتن فاعلاتن	فاعلاتن فعلاتن فاعلاتن
عمر پر چنند کہ ہے برق خرام	دل کے خوئے کرنے کی نصت ہی سہی
فاعلاتن فعلاتن فاعلاتن	فاعلاتن فعلاتن فاعلاتن
ہم کوئی ترک وفا کرتے ہیں	نہ سہی عشق مصیبت ہی سہی
فاعلاتن فعلاتن فاعلاتن	فاعلاتن فعلاتن فاعلاتن
کچھ تو دے اے فلک نا انصاف	آہ و فریاد کی رخصت ہی سہی
فاعلاتن فعلاتن فاعلاتن	فاعلاتن فعلاتن فاعلاتن
ہم بھی تسلیم کی خو ڈالیں گے	بے نیازی تری عادت ہی سہی
فاعلاتن فعلاتن فاعلاتن	فاعلاتن فعلاتن فاعلاتن
یار سے چھیڑ چلی جائے اسد	گر نہیں وصل تو حسرت ہی سہی
فاعلاتن فعلاتن فاعلاتن	فاعلاتن فعلاتن فاعلاتن

۳۲۱

۱۵۲
بحر

مرکب بحر ہے۔ بحر منقارۃ، اصل ارکان۔ مفاعیلن۔ فاعلاتن۔ مفاعیلن۔ فاعلاتن شعر میں دوبار

زحافات مفاعیلن زحافات فاعلاتن

حرف	کف	حذف	کف	قصر
اخر	مکحوف	محذوف	مکحوف	مقصوف
مفعول	مفاعیلن	فاعلاتن	فاعلاتن	فاعلاتن

غزل کی بحر

بحر منقارۃ مثنیٰ اعراب مکحوف محذوف مقصور

اس بزم میں مجھے نہیں بنتی جیا کیے بیٹھا رہا اگرچہ اشارے ہوا کیے
مفعول فاعلاتن مفاعیلن فاعلن مفعول فاعلاتن مفاعیلن فاعلن
دل ہی تو ہے سیاست درباں سے لگ گیا میں اور جاؤں در سے ترے بن صدا کیے
مفعول فاعلاتن مفاعیلن فاعلن مفعول فاعلاتن مفاعیلن فاعلن
رکھتا پھروں ہوں خرقہ و سجادہ رہن ہے مدت ہوئی ہے دعوت آب و ہوا کیے
مفعول فاعلاتن مفاعیلن فاعلن مفعول فاعلاتن مفاعیلن فاعلن

۳۲۲

۱۵۱
بحر

مفرد بحر ہے۔ بحر رمل، اصل ارکان۔ فاعلاتن۔ فاعلاتن۔ فاعلاتن۔ فاعلاتن شعر میں دوبار

زحافات

حذف و قطع یا ہز

ضمن

محذوف مقلوع یا اجز

محبون

فعلن

فعلاتن

غزل کی بحر

بحر رمل مثنیٰ محبون محذوف مقلوع یا اجز

زندگی اپنی جب اس شکل سے گزری غالب ہم بھی کیا یاد کریں گے کہ خدا رکھتے تھے
فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلاتن فاعلاتن فعلاتن فعلاتن

۳۲۳

۱۵۳

بحر

مرکب بحر ہے بحر مضارع۔ اصل ارکان مفاعیلن۔ فاعلاتن۔ مفاعیلن۔ فاعلاتن شعر میں دوبار

زحافات مفاعیلن

زحافات فاعلاتن

قصر	کف	حذف	کف	شرب
مقصوف	مکفوف	مخدوف	مکفوف	مخرّب
فاعِلَاتُنْ	فاعِلَاتُ	فاعِلُنْ	مفاعِلُنْ	مفعولُنْ

غزل کی بحر

بحر مضارع مثنیٰ مخرّب مکفوف مخدوف

رفتارِ عمر قطع رہا منظر اب ہے مفعول فاعلاتن مفاعیلن فاعِلُنْ
 مینائے سے سروِ نشاں بہا رہے مفعول فاعلاتن مفاعیلن فاعِلُنْ
 بالِ تندر و جلوۂ موجِ شراب ہے مفعول فاعلاتن مفاعیلن فاعِلُنْ
 زخمِ ہوا سے پاستہ پائے حیات کا مفعول فاعلاتن مفاعیلن فاعِلُنْ
 اس سال کے حساب کو برقِ آفتاب ہے مفعول فاعلاتن مفاعیلن فاعِلُنْ
 نے بھاگنے کی گوں زقاقت کتاب ہے مفعول فاعلاتن مفاعیلن فاعِلُنْ

۳۲۶

بے صرف ہی گزرتی ہے ہو گرچہ عمر مضطر مفعول فاعلاتن مفاعیلن فاعِلَاتُنْ
 مقدور ہو تو خاک سے پوچھوں کہ لے لیتیم مفعول فاعلاتن مفاعیلن فاعِلَاتُنْ
 کس روز تہمتیں نہ تراش کیے حدو مفعول فاعلاتن مفاعیلن فاعِلَاتُنْ
 مفعول فاعلاتن مفاعیلن فاعِلَاتُنْ
 صحبت میں غیر کی نہ پڑی ہو یہ نگو کہیں مفعول فاعلاتن مفاعیلن فاعِلَاتُنْ
 صد کی ہے اور بات مگر تو بری نہیں مفعول فاعلاتن مفاعیلن فاعِلَاتُنْ
 غائب تمہیں کہو کر لے گا جواب کیا مفعول فاعلاتن مفاعیلن فاعِلَاتُنْ

۲۱۵

九

زخاف

فَمَا عَلَانُ

فما عظم

غزل کی بحر

بحرین میں مذکور مقصود

[illegible]

۳۳۸

جاں داد بادہ نوشی ندل شیش جہت
مفعول فاعل ثلاث مفاعیل فاعل
نظارہ کیا حریف ہوا س برق حسن کا
مفعول فاعل ثلاث مفاعیل فاعل
میں نامزد دل کی تسلی کو کیا کروں
مفعول فاعل ثلاث مفاعیل فاعل
گزرا اسد مسرت پیغام یار سے
مفعول فاعل ثلاث مفاعیل فاعل

غافل گماں کرے بے رگبتی خراب ہے
مفعول فاعل ثلاث مفاعیل فاعل
جوش بہار جلوے کو جس کے نقاب ہے
مفعول فاعل ثلاث مفاعیل فاعل
باناکر تیرے رخ سے گلہ کامیاب ہے
مفعول فاعل ثلاث مفاعیل فاعل
قاصد بے مجھ کو رشک سوال و جواب ہے
مفعول فاعل ثلاث مفاعیل فاعل

۱۳۴۴

ح

مفرد مجرہ۔ بحر رمل : اصل ارکان۔ فاعلاتن۔ فاعلاتن۔ فاعلاتن۔ فاعلاتن شعریں دو بار

زخاف

فُحِينَ فُحِينَ وَقَصْر فُحِينَ وَحَذَف فُحِينَ وَتَسْكِين وَقَصْر

نہیون
نہیون مقصور
نہیون مہذوف
نہیون مسکن مقصور

فَعِلَانُ فَعِلَانُ فَعِلَانُ فَعِلَانُ

غزل کی بحر

بحر مل مٹھن، مٹھون مقصور، مٹھون مژدوف، مٹھون مسکن مقصور

گرم فریاد رکاشکی نہالی نے مجھے
 فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن
 نبید و نقد و عالم کی حقیقت معلوم
 فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن
 کثرت آرائی وحدت ہے پرستاری و ہم
 فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن
 ہوس کا گل تصوریں بھی کھٹک نہ رہا
 فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن

تب اماں مجھ میں دی برد لیالی نے مجھے
 فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن
 لے لیا مجھ سے مری بہت علی نے مجھے
 فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن
 گردیا کا فوران اصنام خیالی نے مجھے
 فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن
 عجب آرام دیا ہے پروالی نے مجھے
 فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن

۲۲۳۰

دور چشم بدتر می بزم طرب سے واہ وا
 فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن
 گرچہ ہے طرزِ تغافل پر وہ دائرِ رات عشق
 فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن
 اس کی بزمِ آرائتیاں سن کر دلِ زنجوریاں
 فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن
 بہو کے عاشق وہ پری راو در نازک بن گیا
 فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن
 نقش کو اس کے مصوّر بھی کیا کیا نابین
 فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن
 سایہ میرا مجھ سے مثلِ رُود بھاگے ہے آسہ
 فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن

229

104

九

زحافِ مستفعلن

تقطع وتبين

مقطوع مسبق

مَفْعُولَانِ

زحافات مفعولات

طے قطع

مقطوع

فَاِذَا عَلِمْتَ مَفْعُولُ

غزل کی بحر

بحر مقتضب مشتمل مطوس، مقطوع، مقطوع مسبق

کارگاہ ہستی میں لالہ داغ ساماں ہے
فَاعِلَاتُ مَفْعُولُ فَاعِلَاتُ مَفْعُولُ

خنجر شاگفتن پا برگ عافیت معلوم
فَاعِلَاتُ مَفْعُولُ فَاعِلَاتُ مَفْعُولَانِ

ہم سے رنج بہتاں کس طرح اٹھایا جاتے
فَاعِلَاتُ مَفْعُولُ فَاعِلَاتُ مَفْعُولَانِ

برق زمیں راحت خون گرم وصال ہے
فَاعِلَاتُ مَفْعُولُ فَاعِلَاتُ مَفْعُولُ

باوجود دل جمعی خواب گل پریشاں ہے
فَاعِلَاتُ مَفْعُولُ فَاعِلَاتُ مَفْعُولُ

داغ پشت دست عجز شد اس بزدل ہے
فَاعِلَاتُ مَفْعُولُ فَاعِلَاتُ مَفْعُولُ

۲۲

104

ح.

مفرد مجرے۔ بحرِ مل، اصلی ارکان۔ فاعلاتن۔ فاعلاتن۔ فاعلاتن۔ فاعلاتن۔ فاعلاتن۔ شعریں دو پارہ

زخاف

حذف و قطع یا بتر

تونس

محذوف مقلوب يا ابر

کوفلین

تعمیم

فَعِلًا شَرًّا

غزل کی بحر

بجزر مل مٹس، مینون، محذوف مقطوع یا اتر

اُگ رہا ہے درو دیوار سے سبزِ غالب
ہم بیاباں میں ہیں اور گھر میں بہاؤ ہے

فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلاتن
فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلاتن

۳۳۴

۴۳۳

۱۰

زحافت

فَاِذَا كَانَ

فَاِذَا عَلِمَ

غزل کی بحر

سجریل مشین ٹیڈوٹ یا مقصور

۴۴۴

اُرتی پھرے ہے خاک مری کوئے یار میں بارے اب اے ہوا ہوسِ بال و پر گئی
 مفعول فاعل لاٹ مفاعیل فاعل لن مفعول فاعل لاٹ مفاعیل فاعل لن
 دیکھو تو دل فریبی اندازِ نقشِ پا موجِ خسرام یار بھی کیا گل کتر گئی
 مفعول فاعل لاٹ مفاعیل فاعل لن مفعول فاعل لاٹ مفاعیل فاعل لن
 ہر ہوا ہوسِ حسن پرستی شعار کی اب آبروئے شیوہ اہل نظر گئی
 مفعول فاعل لاٹ مفاعیل فاعل لن مفعول فاعل لاٹ مفاعیل فاعل لن
 نظارے نے بھی کام کیا واں نقاب کا مستی سے ہر نگذرے رخ پر بکھر گئی
 مفعول فاعل لاٹ مفاعیل فاعل لن مفعول فاعل لاٹ مفاعیل فاعل لن
 فرداودی کا تفسرِ فردا ک بار مٹ گیا کل تم گئے کہ ہم پہ قیامت گذر گئی
 مفعول فاعل لاٹ مفاعیل فاعل لن مفعول فاعل لاٹ مفاعیل فاعل لن
 مارا زمانے نے اسد اللہ خاں تھیں وہ ولولے کہاں وہ جوان کدھر گئی
 مفعول فاعل لاٹ مفاعیل فاعل لن مفعول فاعل لاٹ مفاعیل فاعل لن

مرکب بحر ہے بحر منقار ع: اصلی ارکان مفاعیل فاعل لاتن مفاعیل فاعل لاتن - شعر میں دو بار

زخافاتِ مفاعیلن زخافاتِ فاعل لاتن

قصر	کف	حذف	کف	خرپ
مقصور	مکفوف	مخدوف	مکفوف	مخرپ
فاعِلْ لَانْ	فاعِلْ لَانْ	فاعِلْ لَانْ	مفاعِلْنِ	مفعولْ

غزل کی بحر

بحر منقار ع: مثنیٰ، مخرپ مکفوف، مخدوف یا مقصور

دل سے تری نگاہ جگر تک اتر گئی دونوں کو اک ادا میں رضا مند کر گئی
 مفعول فاعل لاٹ مفاعیل فاعل لن مفعول فاعل لاٹ مفاعیل فاعل لن
 شوق ہو گیا ہے سینہ خوشالذاتِ فراق تکلیفِ پردہ داری زخمِ جگر گئی
 مفعول فاعل لاٹ مفاعیل فاعل لن مفعول فاعل لاٹ مفاعیل فاعل لن
 وہ بادہ شہباز کی سرمستیاں کہاں اٹھے بس اب کہ لذتِ خواب بھر گئی
 مفعول فاعل لاٹ مفاعیل فاعل لن مفعول فاعل لاٹ مفاعیل فاعل لن

میسرا سلام کہیو اگر نامہ برے
مفعول فاعل لائے مفاعیل فاعل
فرصت کشاکشِ غم پنہاں سے گرے
مفعول فاعل لائے مفاعیل فاعل
مانا کہ اک بزرگ ہمیں ہم سفر ہے
مفعول فاعل لائے مفاعیل فاعل
تم کو کہیں جو غالب آشفستہ سر ہے
مفعول فاعل لائے مفاعیل فاعل

تجھ سے تو کچھ کلام نہیں لیکن اے ندیم
مفعول فاعل لائے مفاعیل فاعل
تجھ کو بھی ہم دکھائیں کہ مجنوں نے کیا کیا
مفعول فاعل لائے مفاعیل فاعل
لازم نہیں کہ حضرت کی ہم پیروی کریں
مفعول فاعل لائے مفاعیل فاعل
اے ساکنانِ کوچہ دل دار دیکھنا
مفعول فاعل لائے مفاعیل فاعل

بحر

مرکب بحر ہے بحر مضارع؛ اصلی ارکان: مفاعیلین۔ فاعل لائن۔ مفاعیلین۔ فاعل لائن۔ شعر میں دو بار

زحافاتِ فاعل لائن

زحافاتِ مفاعیلین

قصر	کف	حذف	کف	حذف
مقصود	مکثوف	مخدوف	مکثوف	مخدوف
فاعل لائن	فاعل لائن	فاعل لائن	مفاعیلین	مفعول

غزل کی بحر

بحر مضارع مثنوی: اعراب مکثوف، مخدوف یا مقصور

تسکین کو ہم نہ روئیں جو ذوقِ نظر ہے
مفعول فاعل لائے مفاعیل فاعل
اپنی گلی میں مجھ کو زکریا دفن بعد قتل
مفعول فاعل لائے مفاعیل فاعل
ساقی گری کی شرمِ گرد آت و رند ہم
مفعول فاعل لائے مفاعیل فاعل
میرے پتے سے خلق کو کیوں تیرا گھر ہے
مفعول فاعل لائے مفاعیل فاعل
ہر شب پیاسی کرتے ہیں جسے قہر ہے
مفعول فاعل لائے مفاعیل فاعل

قاطع اعمار ہیں اکثر نجوم وہ بلائے آسمانی اور ہے
 فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن
 ہو چکیں غالب بلائیں سب تمام ایک مرگ ناگہانی اور ہے
 فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن

۱۶۱

بحر

بحر ماضی ارکان۔ فاعلاتن۔ فاعلاتن۔ فاعلاتن۔ فاعلاتن۔ شعریں دوبار

زحاف

قص
مقصود

فَاعِلَانُ

حذف
مذوف

فَاعِلُنْ

غزل کی بحر

بحر ماضی مذوف یا مقصور

کوئی دن گزر ندگانی اور ہے ہم نے اپنے جی میں ٹھانی اور ہے
 فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن
 آتش دوزخ میں یہ گرمی کہاں سوزِ غم بائے نہانی اور ہے
 فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن
 بار بار دیکھی ہیں آن کی رنجشیں پر کچھ اب کے سرگرائی اور ہے
 فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن
 دے کے خط منہ دیکھتا ہے نامیر کچھ تو پیغامِ زبانی اور ہے
 فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن

۳۳۹

۳۴۰

جانتا ہوں ثواب طاعت وزید
معا لاتن معا علن فُعَلَان
پر طبیعت ادھر نہیں آتی
فَاعِلَاتِن مَفَاعِلِن فُعَلُنْ
بے کچھ ایسی ہی بات جو چپ ہو
فَاعِلَاتِن مَفَاعِلِن فُعَلَان
کیوں نہ چنیوں کیا دہرتے ہیں
فَاعِلَاتِن مَفَاعِلِن فُعَلُنْ
داغ دل گر نظر نہیں آتا
فَاعِلَاتِن مَفَاعِلِن فُعَلُنْ
ہم وہاں ہیں جہاں سے ہم کو بھی
فَاعِلَاتِن مَفَاعِلِن فُعَلُنْ
موت آتی ہے پر نہیں آتی
فَاعِلَاتِن مَفَاعِلِن فُعَلُنْ
شرم تم کو مگر نہیں آتی
فَاعِلَاتِن مَفَاعِلِن فُعَلُنْ

بحر کرب ہے بحر خفیف: اصل ارکان۔ فاعلاتن۔ مس تفع لن۔ فاعلاتن
شعر میں دوبارہ

زحافاتِ فاعلاتن زحافاتِ مس تفع لن

فَعِن فَعِن وَمَذَتْ مَذَتْ وَفَطِ بَايَزْ فَعِن وَفَصْر فَعِن وَفَكِين وَفَصْر فَعِن

فَعِلَانْ	فَعِلَانْ	فَعِلَانْ	فَعِلَانْ	فَعِلَانْ	فَعِلَانْ
فَعِلَانْ	فَعِلَانْ	فَعِلَانْ	فَعِلَانْ	فَعِلَانْ	فَعِلَانْ

غزل کی بحر

بحر خفیف مسدس: فَعِلَانْ فَعِلَانْ فَعِلَانْ فَعِلَانْ فَعِلَانْ فَعِلَانْ

کوئی امید پر نہیں آتی
فَاعِلَاتِن مَفَاعِلِن فُعَلُنْ
موت کا ایک دن معین ہے
فَاعِلَاتِن مَفَاعِلِن فُعَلُنْ
آگے آتی تھی حال دل پر ہنسی
فَاعِلَاتِن مَفَاعِلِن فُعَلُنْ
کوئی صورت نظر نہیں آتی
فَاعِلَاتِن مَفَاعِلِن فُعَلُنْ

44

九

مرکب مجرہ، مجر خفیف۔ اصلی ارکان: ناعلائن، مس تفعولن، ناعلائن شعریں دوبار

زخافات فاعلاتن

زحافات مس توقع لن

نعمین غنیم وعذات حذف وقطع یا تر نعمین وقصر عین وتسکین وقصر نعمین

[illegible]

غزل کی بحر

بمخرئيف مسدس، ثمنون، ممدوف، ممدوف، مقطوع، پاتر، ثمنون، مقصور، ثمنون، مسكن، مقصور.

دلِ ناداں تجھے ہوا کیا ہے انحراسِ درد کی دوا کیا ہے

فَعِلَاتُنْ مَفَاعِلُنْ فَعِلَاتُنْ فَاَعْلَاتُنْ مَفَاعِلُنْ فَعِلَاتُنْ

ہم ہیں مشتاق اور وہ بیزار یا الہی یہ ماجرا کیا ہے

فَاعْلَامُنْ مَفَاعِلُنْ فَعْلَانْ فَاَعْلَانْ

میں بھی منہ میں زبانِ رضا ہوں کاش پوچھو نہ دعا کیا ہے

فَاعْلَامُنْ مَحَالِلُنْ فَوَعْلُنْ

۲۴۳

جب کہ تجھ میں نہیں کوئی موجود
 پھر یہ ہنگامہ اے خدا کیا ہے

فَاعِلَاتِن مَفَاعِلِن فُعْلَان قَاعِلَاتِن مَفَاعِلِن فَعْلُن

بیریری چہرہ لوگ کیسے ہیں غمزنہ و عشوہ و ادا کیا ہے

فَاعْلَاتِن مَفَاعِلِن فَعَلْنِ فَاعْلَاتِن مَفَاعِلِن فَعَلْنِ

شکن زلف عنبریں کیوں ہے نگہ چشمِ سرمہ سا کیا ہے

فَعِلَاتُنْ مَفَاعِلُنْ فَعِلَاتُنْ مَفَاعِلُنْ فَعِلَاتُنْ

سبزہ وقل کہاں سے آتے ہیں ابر کیا چیز ہے ہوا کیا ہے

فَاعْلَاتِن مَفَاعِلِن فَعْلَكُن فَاعْلَاتِن مَفَاعِلِن فَعْلَكُن

ہم کو ان سے وفائی ہے امید ہو کہیں جاے وفا لیا ہے

فَاعْلَازِن مَافِلْن فَعْلَان

ہاں کھلا کرتا کھلا ہو گا اور درویشی کا صدایا ہے

فاعلان مفاعلتان فاعلان
جاءتني أمي وأنا في البيت

جانم پرستار رہنا ہوں

مہر بنیاد کا کچھ نہیں بنایا۔

فَاعْلَمْ أَنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاعْبُدْهُ وَاصْطَبِرْ لِحُكْمِهِ فَهَبْ لَهُ أَجْرَهُ غَبُورًا لِمَنْ هُوَ فِي شَأْنِهِ خَافِطًا

[illegible]

۲۲۲

جلاد سے لڑتے ہیں نہ واعظ سے جھگڑتے
مفعول مفاعیل مفاعیل فعلن
ہم سمجھے ہوئے ہیں اسے سس بھیس میں جو آئے
مفعول مفاعیل مفاعیل فعلن
دیکھا کہ وہ ملتا نہیں اپنے ہی کو کھو آئے
مفعول مفاعیل مفاعیل فعلن
اس در پہ نہیں بار تو کعبہ ہی کو ہو آئے
مفعول مفاعیل مفاعیل فعلن
اچھے رہے آپ اس سے گمچہ کو ڈبو آئے
مفعول مفاعیل مفاعیل فعلن
ہم بھی گئے واں اور زری تقدیر کو رو آئے
مفعول مفاعیل مفاعیل فعلن
اس انجمن ناز کی کیا بات ہے غالب
مفعول مفاعیل مفاعیل فعلن

بحر

بحر مفرود ہے بحر ہزج، اصل ارباع مفاعیل مفاعیل مفاعیل شعریں دو بار

زحاف

خراب	کف	حذف	قصر
اخراب	مکفوف	مخذوف	مقصوف
مفعول	مفاعیل	فعلن	فعلن

غزل کی بحر

بحر ہزج مشن اربع مکفوف، مخذوف یا مقصور

کہتے تو ہوتم سب کہ بہت غالب ہو آئے
مفعول مفاعیل مفاعیل فعلن
ہوں کشمکش نزع میں ہاں بند بھبت
مفعول مفاعیل مفاعیل فعلن
ہے صاعقہ و شعلہ و سیلاب کا عالم
مفعول مفاعیل مفاعیل فعلن
ظاہر ہے کہ گھبرا کے نہ بھاگیں کے ٹکریں
مفعول مفاعیل مفاعیل فعلن
اک مرتبہ گھبرا کے کہو کوئی کہ دو آئے
مفعول مفاعیل مفاعیل فعلن
کچھ کہہ دسکوں پر وہ مرے پوچھے کو آئے
مفعول مفاعیل مفاعیل فعلن
آنا کی سمجھ میں مری آنا نہیں کو آئے
مفعول مفاعیل مفاعیل فعلن
ہاں منہ سے گربادہ دوشیز کی ہو آئے
مفعول مفاعیل مفاعیل فعلن

۲۲۸

五

زخافاتِ فاعلاتن زخاف مس تفعّلن
ضمین وضمّت مذن وقلع یا بتر ضمین وضمّت ضمین وضمّت ضمین وضمّت ضمین وضمّت

غزل کی بحر

پھر کچھ اک دل کو بے قرار ہے	سینہ جو بے زخم کاری ہے
فَاعْلَاتِن مَفَاعِلِن فَعْلُنْ	فَاعْلَاتِن مَفَاعِلِن فَعْلُنْ
پھر جگر گھوٹنے لگا ناخن	آدھ فصل لالہ کاری ہے
فَاعْلَاتِن مَفَاعِلِن فَعْلُنْ	فَاعْلَاتِن مَفَاعِلِن فَعْلُنْ
قبلہ مقصد نگاہ نیاز	پھر وہی ہرودہ عمارت ہے
فَاعْلَاتِن مَفَاعِلِن فَعْلَاتِن	فَاعْلَاتِن مَفَاعِلِن فَعْلُنْ

(۱۹۹)

بحر

مفرد بحر ہے۔ بحر بزن اصلی ارکان مفاعیل مفاعیل مفاعیل مفاعیل شعریں دوبارہ

زجاف

کوئی نہیں

غزل کی بحر

بحر بزن ششمی سالم

جنوں تہمت کشیاں لیکن نہ ہو گمشادمانی کی
نک پاش فراش دل ہے لذت زندگانی کی
مفاعیل مفاعیل مفاعیل مفاعیل مفاعیل
مفاعیل مفاعیل مفاعیل مفاعیل مفاعیل
کشا کش ہائے ہستی سے کسے کیا سخی آزادی
ہوئی زنجیر موتی آب کو فرست روانی کی
مفاعیل مفاعیل مفاعیل مفاعیل مفاعیل
مفاعیل مفاعیل مفاعیل مفاعیل مفاعیل
پس از مردن بھی دیوانہ زاریت کا چٹھلاں ہے۔
شمار سنگ نے تربت پہیر سے گزشتانی کی
مفاعیل مفاعیل مفاعیل مفاعیل مفاعیل
مفاعیل مفاعیل مفاعیل مفاعیل مفاعیل

۳۶۹

(۱۹۸)

بحر

بحر مفرد ہے بحر بزن اصلی ارکان مفاعیل مفاعیل مفاعیل مفاعیل شعریں دوبارہ

زجاف

کوئی نہیں

غزل کی بحر

بحر بزن ششمی سالم

نکوبش ہے سزا فریادی بے داد و لبر کی
مبادا خند نہ دند اں تھا ہوج محشر کی
مفاعیل مفاعیل مفاعیل مفاعیل مفاعیل
مفاعیل مفاعیل مفاعیل مفاعیل مفاعیل
رگب یلی کو خاک دشت جنوں رشکی بخشے
اگر بودے بجائے دانہ دجھاں نوک نشتر کی
مفاعیل مفاعیل مفاعیل مفاعیل مفاعیل
مفاعیل مفاعیل مفاعیل مفاعیل مفاعیل
پسیر وادہ شاید بادبان کشتی سے تھا
ہوئی مجلس کی گرمی سے روانی دور ساغر کی
مفاعیل مفاعیل مفاعیل مفاعیل مفاعیل
مفاعیل مفاعیل مفاعیل مفاعیل مفاعیل
گردن بیدار و ذوق پر نشانی مرض کیا قدرت
کہ طاقت آرزوئی اُن نے سے پہلے میرے شہر کی
مفاعیل مفاعیل مفاعیل مفاعیل مفاعیل
مفاعیل مفاعیل مفاعیل مفاعیل مفاعیل
کہاں آگ دوں آس کے خیمے کے چپے قیامت
مری قسمت میں یارب کیا تھی دیوار چتر کی
مفاعیل مفاعیل مفاعیل مفاعیل مفاعیل
مفاعیل مفاعیل مفاعیل مفاعیل مفاعیل

۳۷۰

الکدر سے تیری تندی خو جس کے بیم سے
مفعول فاعل لاٹ مفاعیل فاعل بن
اجزائے نالردل میں مرے رزق ہم ہوئے
مفعول فاعل لاٹ مفاعیل فاعل بن
جو پاؤں اٹھ گئے وہی ان کے علم ہوئے
مفعول فاعل لاٹ مفاعیل فاعل بن
جو داں نہ کھچ سکے سو وہ یاں آکے دم ہوئے
مفعول فاعل لاٹ مفاعیل فاعل بن
سائل ہوئے تو عاشق اہل کرم ہوئے
مفعول فاعل لاٹ مفاعیل فاعل بن

الکدر سے تیری تندی خو جس کے بیم سے
مفعول فاعل لاٹ مفاعیل فاعل بن
اہل ہوس کی فتح ہے ترکب نبرد عشق
مفعول فاعل لاٹ مفاعیل فاعل لاٹ
نالے عدم میں چند ہمارے سپرد تھے
مفعول فاعل لاٹ مفاعیل فاعل بن
چھوڑی اسد نہ ہم نے گدائی میں دل لگی
مفعول فاعل لاٹ مفاعیل فاعل بن

(۱۹۸)

بحر

مرکب بحر ہے بحر مضارع اصل ارکان مفاعیلن فاعل لاٹن مفاعیلن فاعل لاٹن شعریں دوبار

زحافات فاعل لاٹن

زحافات مفاعیلن

غرب	کف	حذف	کف	قص
اخر ب	مکفوف	مخدوف	مکفوف	مقصوف
مفعول	مفعول	کاف	فاعل لاٹ	کاف لاٹ

غزل کی بحر

بحر مضارع مشن اعراب مکفوف مخدوف یا مقصور

بے امتدایوں سے بہک سب میں ہم ہوئے
مفعول فاعل لاٹ مفاعیل فاعل بن
پنہاں تھادام سخت قریب آشیان کے
مفعول فاعل لاٹ مفاعیل فاعل بن
ہستی ہماری اپنی فتنہ پر دلیل ہے
مفعول فاعل لاٹ مفاعیل فاعل بن
سختی کٹ بن عشق کی پوچھے ہے کیا خبر
مفعول فاعل لاٹ مفاعیل فاعل بن
تیری وفا سے کیا ہو ستانی کہ دہر میں
مفعول فاعل لاٹ مفاعیل فاعل بن
کھینچے رہے ہو وہی حکایت خوب نہ لگا
مفعول فاعل لاٹ مفاعیل فاعل بن

۳۵۱

(۱۷۰)

بحر

مرکب بحر ہے۔ بحر مضارع اصلی ارکان: مفاعیلن فاعلاتن مفاعیلن فاعلاتن شعریں دو بار

زحافات مفاعیلن		زحافات فاعلاتن	
ثرب	کف	حذف	کف
مفعول	مکفوف	مخذوف	مکفوف
مفعول	مکفوف	مخذوف	مکفوف
مفعول	مکفوف	مخذوف	مکفوف
مفعول	مکفوف	مخذوف	مکفوف

غزل کی بحر

بحر مضارع مشن اعراب مکفوف مخذوف یا مقصور

ظلمت کدے میں میرے شبِ غم کا جوش ہے اک شمع ہے دلیل سحر سو خموش ہے
مفعول فاعلاتن مفاعیلن فاعلن مفعول فاعلاتن مفاعیلن فاعلن
نے مزدہ وصال نہ نظارہ جمال مدت ہوئی کراشتی چشم و گوش ہے
مفعول فاعلاتن مفاعیلن فاعلن مفعول فاعلاتن مفاعیلن فاعلن
مے نے کیا ہے حسنِ خُدا اکو بے حجاب اے شوقیاں اجازتِ تسلیم و پوش ہے
مفعول فاعلاتن مفاعیلن فاعلن مفعول فاعلاتن مفاعیلن فاعلن
گوہر کو عقد گردنِ خواہاں میں دیکھنا کیا ادنا پرستارہ گوہر فروش ہے
مفعول فاعلاتن مفاعیلن فاعلن مفعول فاعلاتن مفاعیلن فاعلن
دیدارِ بادہ حوصلہ ساقی نگاہ مست بزمِ خیال میکہ ہے خردوش ہے
مفعول فاعلاتن مفاعیلن فاعلن مفعول فاعلاتن مفاعیلن فاعلن

۳۵۳

(۱۷۱)

بحر

بحر مضارع بحر اصل ارکان: فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن شعریں دو بار

زحافات
شکل

مفعول

فعلات

غزل کی بحر

بحر مضارع مشن مکول

جو نہ نقد و داغ دل کی کرے شعلہ پاسبانی تو نسر دگی نہاں ہے بکیم بے زبانی
فعلات فاعلاتن فعلات فاعلاتن فعلات فاعلاتن فعلات فاعلاتن
مجھے اس سے کیا توقع بزمانہ جوانی کبھی کودکی میں جس نے نہ سنی مری کہا نی
فعلات فاعلاتن فعلات فاعلاتن فعلات فاعلاتن فعلات فاعلاتن
لو نہی دکھ کسی کو دینا نہیں خوب در نہ کہتا کہ مرے عدد کو یارب نے میری زندگانی
فعلات فاعلاتن فعلات فاعلاتن فعلات فاعلاتن فعلات فاعلاتن

۳۵۴

(۱۱۱)

بحر

مفرد بحر ہے۔ بحر مل اصلی ارکان: فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن شعریں دوبار

زحاف

نہیں	حذف و قطع یا بتر	نہیں و حذف
نہیں	محدوف مقطوع یا بتر	نہیں و حذف
نہیں	نہیں	نہیں

غزل کی بحر

بحر مل نہیں، نہیں، محذوف، مقطوع یا بتر، نہیں و حذف

نہ ہوئی گر مرے مرنے سے تسلی نہ سہی
 فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن
 خار خارِ المِ حُسر و دیدار تو ہے
 فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن
 ہے پرستانِ غم سے منہ سے لگائے ہی بنے
 فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن
 نفسِ تیس کہ ہے چشم و چراغِ صہرا
 فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن
 ایک ہنگامے پہ موقوف ہے گھر کی رون
 فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن
 امتحان اور بھی باقی ہو تو یہ بھی نہ سہی
 فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن
 شوقِ گل چینِ گلستانِ تمنا نہ سہی
 فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن
 ایک دن گرنے ہوا بزم میں ساقی نہ سہی
 فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن
 گر نہیں شمع سے خانہ لیلیٰ نہ سہی
 فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن
 نوحہ غم ہی سہی نغمہ شادی نہ سہی
 فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن

۲۵۴

اے تازہ واردانِ بساط ہوائے دل
 مفعول فاعلاتن مفاعیل فاعل
 دیکھو مجھے جو دیدہ عبرت لگا ہ ہے
 مفعول فاعلاتن مفاعیل فاعل
 ساقی یہ جلوہ دشمنِ ایمان و آگہی
 مفعول فاعلاتن مفاعیل فاعل
 یا شب کو دیکھتے تھے کہ ہر گوشہ بساط
 مفعول فاعلاتن مفاعیل فاعل
 لطفِ خرام ساقی و ذوقِ صدا کے چنگ
 مفعول فاعلاتن مفاعیل فاعل
 یا صبح دم جو دیکھے اگر تو بزم میں
 مفعول فاعلاتن مفاعیل فاعل
 داغِ فراقِ صحبتِ شب کی جلی ہوئی
 مفعول فاعلاتن مفاعیل فاعل
 آتے ہیں غیب سے یہ مضامین خیال میں
 مفعول فاعلاتن مفاعیل فاعل
 مفعول فاعلاتن مفاعیل فاعل

۲۵۵

(۱۷۲)

بحر

مرکب بحر ہے بحر منسرح اصلی ارکان مستفعلن مفعولات مستفعلن مفعولات شعر میں دوبار

زحافات مستفعلن زحافات مفعولات

نحر
منصورط
مطوی
نماعاتط
مطوی
مستفعلن

غزل کی بحر

بحر منسرح مطوی منخور

آکھ میری جان کو قرار نہیں ہے طاقت بیدار انتظار نہیں ہے

مستفعلن فاعلاتن مستفعلن فاعلاتن مستفعلن فاعلاتن مستفعلن فاعلاتن

دیتے ہیں جنت حیات دہر کے بدلے نشہ باندازہ خار نہیں ہے

مستفعلن فاعلاتن مستفعلن فاعلاتن مستفعلن فاعلاتن مستفعلن فاعلاتن

گر یہ نکالے ہے تری بزم سے مجھ کو ہائے کہ رونے پہ بھی اختیار نہیں ہے

مستفعلن فاعلاتن مستفعلن فاعلاتن مستفعلن فاعلاتن مستفعلن فاعلاتن

ہم سے عبث ہے گمان رنجش خاطر خاک میں عشاق کی غبار نہیں ہے

مستفعلن فاعلاتن مستفعلن فاعلاتن مستفعلن فاعلاتن مستفعلن فاعلاتن

۳۵۸

گر نہیں ہیں مرے اشعار میں معنی نہ ہی

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن

نہ ہوئی غالب اگر عمر طبعی نہ ہی

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن

نہ ستاکش کی تمنا نہ صلہ کی پردہ

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن

عشرت صحبت خواہاں ہی غنیمت سمجھو

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن

۳۵۷

(142)

بحر

مفرد بحر ہے بحر مزج : مفاعیلون مفاعیلون مفاعیلون مفاعیلون شعریں دوبار

زحافت

کوئی نہیں

غزل کی بحر

بحر ہنرج مٹمن سالم

ہجوم غم سے یاں تک سرنگونی مجھ کو حاصل
کہ تارِ دامن و تارِ نظریں فرق مشکل ہے

مفایعین مفایعین مفایعین مفایعین مفایعین مفایعین مفایعین مفایعین مفایعین مفایعین

رفوئے زخم سے مطلب ہے لذتِ زخمِ سوزن کی سمجھی موت کہ پاسِ درد سے دیوانہ غافل ہے

مفاعیلین مفاعیلین مفاعیلین مفاعیلین

وہ گل جس گلستاں میں جلوہ فرمائی کرے غالب چمنِ ناغلوں، دل کا صدائے خندہ دل سے

مفایعین مفایعین مفایعین مفایعین

معايین معايین معايین معايین معايین

14.

204

(۱۷۵)

بحر

بحر مفرد ہے بحر ہزج اصلی ارکان مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن شعریں دوبار

زحاف

حذف	کف	خرپ
مُحذوف	مُکفوف	مُخرِب
مُعَوِّل	مُعَافِل	مُعَوِّل

غزل کی بحر

بحر ہزج مثنیٰ مکفوف محذوف

جس بزم میں تو ناز سے گفتار میں آوے
مفعول مفاعیل مفاعیل فعلن
جاں کا بلند صورت دیوار میں آوے
مفعول مفاعیل مفاعیل فعلن
سائے کی طرح ساتھ پھریں سرو صوبہ
مفعول مفاعیل مفاعیل فعلن
تو اس قدر دکش سے جو گلزار میں آوے
مفعول مفاعیل مفاعیل فعلن
جب نعت جگر دیدہ بخوں باریں آوے
مفعول مفاعیل مفاعیل فعلن
تب ناز گراں مانگیں شک بہا ہے
مفعول مفاعیل مفاعیل فعلن
کچھ تھکے کو مزاج بھی میرے آزار میں آئے
مفعول مفاعیل مفاعیل فعلن
طوطی کی طرح آئینہ گفتار میں آئے
مفعول مفاعیل مفاعیل فعلن
اس چشم فوس گر کا اگر پائے اشارہ
مفعول مفاعیل مفاعیل فعلن

۳۴۲

(۱۷۶)

بحر

مفرد بحر ہے بحر مل اصلی ارکان فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن شعریں دوبار

زحاف

حذف	قص
مُحذوف	مُقصور
مُعَافِل	مُعَافِل

غزل کی بحر

بحر مل مثنیٰ محذوف یا مقصور

پا یہ دامن چور باہوں بسکریں صحرانورد
فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن
خاویا ہیں جو ہر آئینہ زانوئے
فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن
دیکھنا حالت مرے دل کی ہم آغوشی کے وقت
ہے نگاہ آشنا تیرا سر ہر مو مجھے
فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن
ہوں سراپا ساز آہنگ شکایت کچھ نہ پوچھ
ہے پی بہتر کہ لوگوں میں نہ چھیرے قہجے
فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن

۳۴۱

[illegible]

1947

(۱۰۰)

بحر

مرکب بحر ہے بحرِ مہم؛ اصل ارباب مس تفع من فاعلاتن مس تفع من فاعلاتن شعر میں دوبار

زحاف مس تفع لن زحاف فاعلاتن

فعلن	فعلن
فعلن	فعلن
فعلن	فعلن
فعلن	فعلن

نول کی:

بحرِ مہم مشن جنوں

عجب نشاط سے جلاد کے چلے ہیں ہم آگے کہ اپنے سائے سے سر پاؤں سے دو قدم آگے
مفاعلاتن فاعلاتن مفاعلاتن فاعلاتن مفاعلاتن فاعلاتن
تھکانے تھامے چاہا خراب بادۃ الفت فقط خراب لکھائیں نہ چل سکا قدم آگے
مفاعلاتن فاعلاتن مفاعلاتن فاعلاتن مفاعلاتن فاعلاتن
غم زمانہ نے جھاری نشاطِ عشق کی سستی و گریہ ہم بھی اٹھاتے تھے لذت الم آگے
مفاعلاتن فاعلاتن مفاعلاتن فاعلاتن مفاعلاتن فاعلاتن
خدا کے واسطے داد اس بہوئی عشق کی دینا کہ اس کے در پہ پہنچے ہیں نامہ ہر سے ہم آگے
مفاعلاتن فاعلاتن مفاعلاتن فاعلاتن مفاعلاتن فاعلاتن

۳۶۶

دیکھے پاتے ہیں عشاق بتوں سے کیا فیض
فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن
ہم سخن تیغ سے فرما دو شایوں سے کیا
فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن
قطرہ دریا میں بول جائے تو دریا ہو جائے
فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن
خضرِ سلطان کو رکھے خالق اکبر سر سبز
فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن
ہم کو معلوم ہے بہشت کی حقیقت لیکن
فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن
اک برہن نے کہا ہے کہ یہ سال اچھا ہے
فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن
جس طرح کا کو کسی میں ہو کہاں اچھا ہے
فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن
کام اچھا ہے وہیں کا کہ مال اچھا ہے
فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن
شاہ کے بارغ میں یہ سارہ نہال اچھا ہے
فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن
دل کے خوش رکھنے کو غالب یہ خیال اچھا ہے
فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن

۳۶۷

(۱۴۸)

بحر

مفرد بحر سے مجرد اصل ارکان۔ فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن شعریں دو بار
زحاف

فعل	حذف و قطع یا اتر	فعل و حذف	فعل و قشر	فعل و تکلیف و قشر
فعل	فعل و قطع یا اتر	فعل و حذف	فعل و قشر	فعل و تکلیف و قشر
فعل	فعل و قطع یا اتر	فعل و حذف	فعل و قشر	فعل و تکلیف و قشر
فعل	فعل و قطع یا اتر	فعل و حذف	فعل و قشر	فعل و تکلیف و قشر

غزل کی بحر

بحر مدح مثلاً: فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن
شکوے کے نام سے بے مہر خفا ہوتا ہے
یہ بھی مت کہہ کر جو کہے تو بگلا ہوتا ہے
فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن
اک ذرا پھیرے پھر دیکھیے کیا ہوتا ہے
فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن
شکوہ جو رے سرگرم جفا ہوتا ہے
فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن
عشق کی راہ میں ہے چرخِ ملکوت کی یہ چال
فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن
آپ اٹھالائے ہیں مگر تیر خطا ہوتا ہے
فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن

۳۶۸

یہ بحر بحر پریشانیوں اٹھاتی ہیں ہم نے
فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن
دل و جگر میں پیرا فشاں تو ایک موجِ ثنوں ہے
فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن
قسم جنازے پہ آنے کی میرے کھائیں غالب
فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن
مبارے آیو اے طرہ ہائے تم بہ تم آگے
فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن
ہم اپنے زعم میں سمجھے ہوئے تھے اس کو دم آگے
فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن
ہمیشہ کھاتے تھے جو میری جان کی قسم آگے
فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن

۱۶۰

(۱۶۹)

بحر

مرکب بحر ہے بحر بخت۔ مس قن فن فاعلاتن مس قن فن فاعلاتن شعر میں دوبار

زحاف مس قن فن

زحافات فاعلاتن

خبن	خبن	خبن و حذف	خبن و حذف	خبن و حذف	خبن و حذف	خبن و حذف	خبن و حذف	خبن و حذف	خبن و حذف
خبن	خبن	خبن	خبن	خبن	خبن	خبن	خبن	خبن	خبن
خبن	خبن	خبن	خبن	خبن	خبن	خبن	خبن	خبن	خبن
خبن	خبن	خبن	خبن	خبن	خبن	خبن	خبن	خبن	خبن

غزل کی بحر

بحر بخت شبن خبن، خبن و حذف، مقطوع یا بحر، خبن و مقصور خبن و مقصور

ہر ایک بات پہ کہتے تھم کہ تو کیا ہے
تمہی کہو کہ یہ انداز گھٹگو کیا ہے
مفاعلن فاعلاتن مفاعلن فاعلاتن
مفاعلن فاعلاتن مفاعلن فاعلاتن
نہ شعل میں یہ کرشمہ نہ برقی میں یہ ادا
کوئی بتاؤ کہ وہ شوخ بندہ تو کیا ہے
مفاعلن فاعلاتن مفاعلن فاعلاتن
مفاعلن فاعلاتن مفاعلن فاعلاتن
یہ رشک ہے کہ وہ ہوتا ہے ہم سخن تم سے
دگر نہ خوف بد آموز کی عدد کیا ہے
مفاعلن فاعلاتن مفاعلن فاعلاتن
مفاعلن فاعلاتن مفاعلن فاعلاتن
چمک رہا ہے برائے لہو سے پیرا ہن
ہماری جیب کو اب حاجت رہ تو کیا ہے
مفاعلن فاعلاتن مفاعلن فاعلاتن
مفاعلن فاعلاتن مفاعلن فاعلاتن
جلا ہے جسم ہماں دل بھی جل گیا ہو گا
کر دے ہو جواب را کہ جس کو کیا ہے
مفاعلن فاعلاتن مفاعلن فاعلاتن
مفاعلن فاعلاتن مفاعلن فاعلاتن

۳۶۰

کہ بھلا چاہتے ہیں اور گرا ہوتا ہے

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن

لب تک آتا ہے جو ایسا ہی رسا ہوتا ہے

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن

شاہ کی مدح میں یوں نغمہ سرا ہوتا ہے

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن

تیرے اکرام کا حق کس سے ادا ہوتا ہے

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن

تو وہ لشکر کا ترے لعل بہا ہوتا ہے

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن

آستان پر ترے ہم نامیر سا ہوتا ہے

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن

یہ بھی تیرا ہی کرم ذوقی فزا ہوتا ہے

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن

آج کچھ درد مرے دل میں سوا ہوتا ہے

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن

خوب تھا پہلے سے ہوتے تو ہم اپنے بدخواہ

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن

نار جاتا تھا پرے عرش سے میرا اور اب

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن

خامد میرا کہ وہ ہے باربد بزم سخن

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن

اے شہنشاہ کو اکب سپہ و مہر عزم

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن

سات قلم کا حاصل جو فرا ہم کیجیے

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن

ہر مہینے میں جو یہ بدر سے ہوتا ہے بلال

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن

میں جو گستاخ ہوں آئین غزل خوانی میں

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن

رکھو غالب مجھے اس تلخ خوانی میں معاف

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن

۳۶۱

(۱۸۰)

بحر

بحر مرکب۔ بحر خفیف اصلی ارکان فاعلاتن مستفعِلن فاعلاتن شعریں دوبار

زحاف مستفعِلن

زحافات فاعلاتن

فعلین	فعلین وحذف	حذف و قتلع یا بتر	فعلین
فعلین	فعلین	فعلین	فعلین
فعلین	فعلین	فعلین	فعلین
فعلین	فعلین	فعلین	فعلین

غزل کی بحر

بحر خفیف ممدس جنون، جنون محذوف، محذوف مقطوع یا ابتر
 میں انھیں چہرہ زوں اور کچھ نہ کہیں چل نکلتے جو مے پے ہوتے
 فاعلاتن مفاعِلن فاعلاتن مفاعِلن فاعلاتن مفاعِلن
 قہر ہو یا بلا ہو جو کچھ ہو کاش کہ تم میرے لیے ہوتے
 فاعلاتن مفاعِلن فاعلاتن مفاعِلن فاعلاتن مفاعِلن
 میری قسمت میں غم گرا تا تھا دل بھی یا رب کئی دیے ہوتے
 فاعلاتن مفاعِلن فاعلاتن مفاعِلن فاعلاتن مفاعِلن
 آہی جا تا وہ راہ پر غالب کوئی دل اور بھی جسے ہوتے
 فاعلاتن مفاعِلن فاعلاتن مفاعِلن فاعلاتن مفاعِلن

۳۷۲

رگوں میں دوڑتے پھرنے کے ہم نہیں قائل
 مفاعِلن فاعلاتن مفاعِلن فاعلاتن مفاعِلن فاعلاتن
 وہ چہر جس کے لیے ہم کو ہو بہشت عزیز
 مفاعِلن فاعلاتن مفاعِلن فاعلاتن مفاعِلن فاعلاتن
 پیوں شراب اگر تم بھی دیکھ لوں دوچار
 مفاعِلن فاعلاتن مفاعِلن فاعلاتن مفاعِلن فاعلاتن
 رہی نہ طاقت گفتار اور اگر ہو بھی
 مفاعِلن فاعلاتن مفاعِلن فاعلاتن مفاعِلن فاعلاتن
 ہوا ہے شر کا مصاحب پھر ہے اتراتا
 مفاعِلن فاعلاتن مفاعِلن فاعلاتن مفاعِلن فاعلاتن
 مفاعِلن فاعلاتن مفاعِلن فاعلاتن مفاعِلن فاعلاتن

۳۷۱

شاہ کے بے غسلِ صحت کی خبر دیکھیے کب دن پھر پیہم کے
 فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن
 عشق نے غالب نکلا کر دیا ورنہ ہم بھی آدمی تھے کام کے
 فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن

(۱۸۱)

بحر

بحرِ مفرود ہے بحرِ دل: اصل اڑکان فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن شعریں دوبار

زجاف

حذف

محدوف

فاعلاتن

غزل کی بحر

بحرِ دلِ سدسِ محدوف

غیر یسِ نعل میں بوسے جام کے ہم رہیں یوں تشوِ لب پیغام کے
 فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن
 خشکی کا تم سے کیا شکوہ کہ یہ جھکنڈے ہیں چرخِ نیلی فام کے
 فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن
 خط نکھیں گے گر چہ مطلب کچھ نہ ہو ہم تو عاشق ہیں تمہارے نام کے
 فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن
 رات پی زم زم پر مے اور صدم دھوکے دھبے ہمارے احرام کے
 فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن
 دل کو ابھوں نے پھنسا یا کیسا مگر یہ بھی جلتے ہیں تمہارے دام کے
 فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن

۳۳۴

ہے ہوا میں شراب کی تاثیر بادہ نوشی ہے باد پیا کی
 فاعلاتن مفاعیلن کفعلاتن فاعلاتن مفاعیلن کفعلاتن
 کیوں زد دنیا کو ہو خوشی غالب شاہ دیندار نے شفا پائی
 فاعلاتن مفاعیلن کفعلاتن فاعلاتن مفاعیلن کفعلاتن

۳۷۴

(184)

六

بحر مریکب ہے بحر شیف اصل ارکان: فاعلاتن مستغفلن فاعلاتن شعریں دو بار

زحافاتِ فاعلاتن زحافِ مستفعلين

[illegible]

غزل کی بحر

بحرئیف مدرس مذهب مقطوع یا ابرائیمون مذوف المیون قصور مقبول مسکن مقصود

پھر اس انداز سے بہار آئی		کہ ہوئے مہر و تماشا فی
فعلین	مفاعیلن	فاعلین
و کھجور اے ساکنِ خطّ خاک		اس کو کہتے ہیں عالم آرائی
فعلین	مفاعیلن	فاعلین
کہ زمین ہو گئی ہے سرتاسر		روکشِ سطح چرخِ میثاقی
فعلین	مفاعیلن	فاعلین
سبزے کو جب کہیں جگ نہ ملی		بن گیا روئے آب پر کارائی
فعلین	مفاعیلن	فاعلین
سبزه دگل کے دیکھنے کے لیے		چشمِ نرگس کو دی ہے بینائی
فعلین	مفاعیلن	فاعلین

240

(۱۸۳)

بحر

بحر مفرد ہے۔ بحر ہزج: اصلی ارکان مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن شعریں دوبار

زجات

کوئی نہیں

غزل کی بحر

بحر ہزج شمس سالم

تفاعیلن دوست ہوں میرا دماغ بجز مانی ہے اگرچہ پہلو تہی کیجیے تو جا میری بھی خالی ہے
 مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن
 رہا آبا و اہل اہل ہمت کے نہ ہونے سے بھرے ہیں جس قدر جام و سیو میخانہ خالی ہے
 مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن

۳۷۷

(۱۸۴)

بحر

بحر مفرد ہے۔ بحر مل: اصلی ارکان فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن شعریں دوبار

زجات

ضبن ضبن و قصر قطع و حذف یا تر ضبن و حذف

ضبن	ضبن	ضبن	ضبن
فعلان	فعلان	فعلان	فعلان

غزل کی بحر

بحر مل سدس جنون، جنون مقصور، محذوف مقطوع یا اتر جنون محذوف
 کب وہ سنتا ہے کہانی میری اور پھر وہ بھی زبانی میری
 فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن
 غلش غمراہ تو نریز نہ پوچھ دیکھ خون یا پر فشان میری
 فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن
 کیا بیاں کر کے مرادیں گے یار مگر آشفہ بیانی میری
 فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن
 ہوں زخود رفتہ پیدا و خیال جوں جانا ہے نشانی میری
 فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن
 متقابل ہے مقابل میرا رک گیا دیکھ روانی میری
 فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن

۳۷۸

۵.

مفرد بحر ہے بحر مل۔ اصلی ارکان فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن شمعین و دہار

زخافات

حذف و قطع یا بر

خبین و قصر

قصیدیں

محذوف مقطوعاً يا ابر

٢١٠

فَقُلْ

فَعَلًا

فَعَلَا تَعْنِ

غزل کی بحر

بجھڑ مل مشن، مہبون، مہبون مقصور، مہذوف مقطوع یا اہتر

نقشِ نازِ بیتِ طائرِ بانوشِ رقیب
 ناعلانِ نعلانِ نعلانِ نعلانِ
 تو وہ بدخو کہ تیر کو تماشا جانے
 ناعلانِ نعلانِ نعلانِ نعلانِ
 وہ تپ عشقِ تمنا ہے کہ پھر صورتِ شمع
 ناعلانِ نعلانِ نعلانِ نعلانِ

پائے طائوسِ پئے خامانی مانگے
 ناعلانِ نعلانِ نعلانِ نعلانِ
 غم وہ افسانہ کہ آشفہتِ بیانی مانگے
 ناعلانِ نعلانِ نعلانِ نعلانِ
 شعلہ تانہی بگریشہ دوانی مانگے
 ناعلانِ نعلانِ نعلانِ نعلانِ

2A.

قد رنگ سرورہ دکھتا ہوں	فعلی
فا علان فعلان	فعلی
گر د باد رہ بیتابی ہوں	فعلی
فا علان فعلان	فعلی
دین اس کا جو نہ معلوم ہوا	فعلی
فعلان فعلان	فعلی
کر دیا ضعف نے عاجز غائب	فعلی
فا علان فعلان	فعلی

سخت اڑاں ہے گرانی میری	فعلی
فا علان فعلان	فعلی
صر صر شوق ہے پانی میری	فعلی
فا علان فعلان	فعلی
کحل گئی بیچ بدانی میری	فعلی
فا علان فعلان	فعلی
ننگ پیری ہے جوان میری	فعلی
فا علان فعلان	فعلی

124

(۱۸۴)

بحر

بحر مفرد ہے بحر ہزج: اصل ارکان مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن شعریں دوبار

زحاف

خرب	کف	حذف
اخر ب	مکفوف	مخدوف
مفعول	مفاعیل	مفعول

غزل کی بحر

بحر ہزج مشن اُخر ب مکفوف مخدوف

جس زخم کی ہو سکتی ہے تدبیر ر فو کی لکھ دیکھو یارب اسے قسمت میں عدد کی
مفعول مفاعیل مفاعیل مفعول مفعول مفاعیل مفاعیل مفعول
اچھا ہے سر انگشت حسائی کا تصور دل میں نظر آتی تو ہے اک بوند لبو کی
مفعول مفاعیل مفاعیل مفعول مفعول مفاعیل مفاعیل مفعول
کیوں ڈرتے ہو عشاق کی بے حوصلگی سے یاں تو کوئی سنتا نہیں فریاد کسو کی
مفعول مفاعیل مفاعیل مفعول مفعول مفاعیل مفاعیل مفعول
صد حیف وہ ناکام کہ اک عمر سے غالب حسرت میں رہے ایک بیتِ مریدہ جو کی
مفعول مفاعیل مفاعیل مفعول مفعول مفاعیل مفاعیل مفعول
دشنہ نے کبھی منہ نہ لگایا ہو جگر کو خنجر نے کبھی بات نہ پوچھی ہو گلو کی
مفعول مفاعیل مفاعیل مفعول مفعول مفاعیل مفاعیل مفعول

۳۸۲

(۱۸۵)

بحر

مفرد بحر ہے بحر ہزج: اصل ارکان مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن شعریں دوبار

زحاف

خرب
اخر ب
مفعول

غزل کی بحر

بحر ہزج مشن اُخر ب

گلشن کو تری صحبت از بس کہ خوش آئی ہے ہر غنچہ کا گل ہونا آغوش کشائی ہے
مفعول مفاعیل مفعول مفاعیل مفعول مفاعیل مفعول مفعول
واں کنگر استغنا بردم ہے بلندی پر یاں نالہ کو اور انا دعوائے رسائی ہے
مفعول مفاعیل مفعول مفاعیل مفعول مفاعیل مفعول مفعول
از بس کہ سکھاتا ہے غم ضبط کے انداز سے جو داغ نظر آیا اک چشم نہائی ہے
مفعول مفاعیل مفعول مفاعیل مفعول مفاعیل مفعول مفعول

۳۸۱

(۱۸۹)

بجر

بجر مرکب ہے۔ بحر مضارع: اصلی ارکان: مفاعیلن فارغ لاتن مفاعیلن فارغ لاتن شعریں دوبار

زحافات مفاعیلن زحافات فارغ لاتن

خرب	کف	کف	خذف
اخرِب	مکفوف	مکفوف	مخذوف
مفعول	مفاعیل	فَاعِلَات	فَاعِلُن

غزل کی بحر

بحر مضارع مشن اُخرِب مکفوف مخذوف

ہے وصل ہجر عالم تمکین و ضبط میں معشوق شیوخ و عاشق دیوانہ چاہیے
مفعول فاعل لات مفاعیلن فاعلن مفعول فاعل لات مفاعیلن فاعلن
اس لب سے مل ہی جائیگا بوسہ کبھی تو ہاں شوقِ فصول و حیراتِ رندانہ چاہیے
مفعول فاعل لات مفاعیلن فاعلن مفعول فاعل لات مفاعیلن فاعلن

۳۸۳

(۱۸۸)

بجر

مرکب بحر ہے۔ بحر مضارع اصلی ارکان: مفاعیلن فارغ لاتن مفاعیلن فارغ لاتن شعریں دوبار

زحافات

زحافات مفاعیلن زحافات فارغ لاتن

خرب	کف	کف	خذف
اخرِب	مکفوف	مکفوف	مخذوف
مفعول	مفاعیل	فَاعِلَات	فَاعِلُن

غزل کی بحر

بحر مضارع مشن اُخرِب مکفوف مخذوف

سیماب پشت گرمی آئینہ دے ہے ہم حیراں کیے ہوئے ہیں دل بے قرار کے
مفعول فاعل لات مفاعیلن فاعلن مفعول فاعل لات مفاعیلن فاعلن
آغوش گل کشادہ ہوا کے دوار ہے اے عندلیب چل کہ چلے دن بہار کے
مفعول فاعل لات مفاعیلن فاعلن مفعول فاعل لات مفاعیلن فاعلن

۳۸۲

124

(19.)

۱۰

زخاف

حذف	قصر
مُحذوف	مُقصّر
فَا بِلْ	فَا بِلْ

قولی ہیچ

بحر مل مسدس محذوف یا مقصور

چاہیے تھیں کو جتنا چاہیے	ہاں اگر چاہیں تو پھر کیا چاہیے
فاطان فاطان فاطن	فاطان فاطان فاطن
صحبہٴ نرمانیؑ کو جب ہے حذر	جائے اپنے کو کھینچا چاہیے
فاطان فاطان فاطن	فاطان فاطان فاطن
چاہئے کو تیرے کیا سمجھا قتاد	بارے اس سے بھی سمجھا چاہیے
فاطان فاطان فاطن	فاطان فاطان فاطن
چاکِ مہکِ بربے بے ایامِ گل	کچھ اُدھر کا بھی اشارہ چاہیے
فاطان فاطان فاطن	فاطان فاطان فاطن
دوستِ کاپر وہ ہے بے گنگائی	منہ چھپا نام سے مجھوڑا چاہیے
فاطان فاطان فاطن	فاطان فاطان فاطن

242

بے خودی بستر تمہید فراغت ہو جو
 فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن
 شوق دیدار میں گرتو مجھے گردن مارے
 فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن
 بیکسی ہائے شب ہجر کی وحشت ہے ہے
 فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن
 گردش سا غر صجلوہ رنگین تجھ سے
 فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن
 نگر گرم سے اک آگ پکیتی ہے اسد
 فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن
 پڑ ہے سایہ کی طرح میرا شہستان مجھ سے
 فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن
 ہو گدگد گدگد شمع پریشاں مجھ سے
 فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن
 سایہ خورشید قیامت میں ہے پنہاں مجھ سے
 فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن
 آئینہ دار کی یک دیدہ حیراں مجھ سے
 فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن
 ہے چراغاں خس و خاشاک گلستاں مجھ سے
 فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن

(۱۹۱)

بحر

مفرد بحر ہے بحر مل اصل ارکان فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن

زحاف

خبین	مذوف و قطع یا بتر	خبین و قصر	خبین و حذف
خبون	مذوف مقلوع یا بتر	خبون مقصور	خبون محذوف
فَعْلَاتُنْ	فَعْلَاتُنْ	فَعْلَاتُنْ	فَعْلَاتُنْ

غزل کی بحر

بحر مل مشن خبون، محذوف مقلوع یا بتر، خبون مقصور، خبون محذوف

ہر قدم دور کی منزل ہے نمایاں مجھ سے
 فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن
 دریں عنوان تماشا بتغا فل خوشتر
 فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن
 وحشت آتش دل سے شب تنہائی میں
 فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن
 غم عشاق نہ ہو سادگی آموز بستاں
 فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن
 اثر آبد سے جادہ صحرائے جنوں
 فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن
 میری رفتار سے بھاگے ہے یا باں مجھ سے
 فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن
 ہے نگہ رشتہ شیرازہ مژگاں مجھ سے
 فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن
 صورت دو دریا سایہ گریزاں مجھ سے
 فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن
 کس قدر خاندان آئینہ ہے ویراں مجھ سے
 فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن
 صورت رشتہ گوہر ہے چراغاں مجھ سے
 فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن

کہہ سکے کون کر یہ جلوہ گریس کی ہے
 فاعلان فعلان فاعلان فاعلان
 موت کی راہ نہ دیکھوں کہ بن آئے نہ رہے
 فاعلان فعلان فاعلان فاعلان
 بوجھ وہ سر سے گرا ہے کہ اٹھائے نہ اٹھے
 فاعلان فعلان فاعلان فاعلان
 عشق پر زور نہیں ہے یہ وہ آتش غالب
 فاعلان فعلان فاعلان فاعلان

پر وہ چھوڑا ہے وہ اس کو اٹھائے نہ بنے
 فاعلان فعلان فاعلان فاعلان
 تم کو چاہوں کہ نہ آؤ تو بلا کے نہ بنے
 فاعلان فعلان فاعلان فاعلان
 کام وہ آن پڑا ہے کہ بنائے نہ بنے
 فاعلان فعلان فاعلان فاعلان
 کہ لگائے نہ لگے اور بچھائے نہ بنے
 فاعلان فعلان فاعلان فاعلان

14.

(192)

五

مفرد بحر مل، اصلی ارکان فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن شعریں دو بار

زخاف

نَجُونٌ	نَجُونٌ مَقْصُورٌ	نَجُونٌ مُعَدَّوْفٌ	نَجُونٌ مَقْصُورٌ	نَجُونٌ مُعَدَّوْفٌ
نَجُونٌ	نَجُونٌ مَقْصُورٌ	نَجُونٌ مُعَدَّوْفٌ	نَجُونٌ مَقْصُورٌ	نَجُونٌ مُعَدَّوْفٌ

غزل کی بحر

محرم من مثنى مثنون، مثنون مذكوف، مذكوف مقطوعاً بتر، مثنون مقصور

نکتہ چیں ہے غم دل اس کو سنائے نہ بنے
کیا بنے بات جہاں بات بنائے نہ بنے

ناحلات نعلات نعلین
ناحلات نعلات نعلین

میں بلاتا تو ہوں اس کو گراے جذبہ دل
اس پر بن جائے کچھ ایسی کہ بن آئے نہ بنے

ناحلات نعلات نعلین
ناحلات نعلات نعلین

کھیل سمجھا ہے کہیں چھوڑ دے بھول جائے
کاش یوں بھی ہو کہ بن میرے ستائے نہ بنے

ناحلات نعلات نعلین
ناحلات نعلات نعلین

غیر پھر تاپے لیے یوں ترے خط کو کہ اگر
کوئی پوچھے کہ کیا ہے تو چھپائے نہ بنے

ناحلات نعلات نعلین
ناحلات نعلات نعلین

اس نزاکت کا براہ وہ بھلے ہیں تو کیا
باتھ آویں تو انھیں ہاتھ لگائے نہ بنے

ناحلات نعلات نعلین
ناحلات نعلات نعلین

740

بحر

بحر مرکب ہے۔ بحر مجتث: اصلی ارکان، مس تفع لن، فاعلاتن، مس تفع لن، فاعلاتن شعر میں دوبار

زحاف مس تفع لن زحافات فاعلاتن

خبون	خبون	خبون و حذف	حذف و قطع یا ابر
خبون	خبون	خبون مخدوف	مخدوف مقلوب یا ابر
مفاعلاتن	مفاعلاتن	مفاعلاتن	مفاعلاتن

غزل کی بحر

بحر مجتث مشن خبون، خبون مخدوف، مقلوب مخدوف یا ابر

وہ آئے خواب میں تسکین اضطراب تو دے
مفاعلاتن مفاعلاتن مفاعلاتن مفاعلاتن مفاعلاتن مفاعلاتن
دے مجھے پیش دل بجاں خواب تو دے
مفاعلاتن مفاعلاتن مفاعلاتن مفاعلاتن مفاعلاتن مفاعلاتن
کمرے ہے قتل لگاؤ میں تیرا رو دینا
مفاعلاتن مفاعلاتن مفاعلاتن مفاعلاتن مفاعلاتن مفاعلاتن
تری طرح کوئی تیغ نگہ کو آب تو دے
مفاعلاتن مفاعلاتن مفاعلاتن مفاعلاتن مفاعلاتن مفاعلاتن
دکھائے جنبش لب ہی تمام کمر ہم کو
مفاعلاتن مفاعلاتن مفاعلاتن مفاعلاتن مفاعلاتن مفاعلاتن
نہ دے جو بوسہ تو منھ سے کہیں جواب تو دے
مفاعلاتن مفاعلاتن مفاعلاتن مفاعلاتن مفاعلاتن مفاعلاتن
پیارا گر نہیں دیتا نہ دے شراب تو دے
مفاعلاتن مفاعلاتن مفاعلاتن مفاعلاتن مفاعلاتن مفاعلاتن
کہا جو اس نے ذرا میرے پاؤں بھول گئے
مفاعلاتن مفاعلاتن مفاعلاتن مفاعلاتن مفاعلاتن مفاعلاتن
اسد خوشی سے مرے ہاتھ پاؤں بھول گئے
مفاعلاتن مفاعلاتن مفاعلاتن مفاعلاتن مفاعلاتن مفاعلاتن

۳۹۲

بحر

بحر مل: اصلی ارکان: فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن شعر میں دوبار

زحاف

مخدوف	قصر
مخدوف	مقصود
فاعلاتن	فاعلاتن

غزل کی بحر

بحر مل مشن مخدوف یا مقصور

چاک کی خواہش اگر وحشت بہ عریانی کرے
فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن
صبح کی مانند زخم دل گریبانی کرے
فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن
جلوسے کا تیرے وہ عالم ہے کہ گریبے خیال
فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن
دیدہ دل کو زیارت گاہ حیرانی کرے
فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن
ہے شکست سے بھی دل مایوس یارب تکلیف
فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن
آہینہ کوہ پر عرض گراں جانی کرے
فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن
موتے شیشہ دیدہ ساغر کی مزگانی کرے
فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن
میکدہ گریہ مست ناز سے پائے شکست
فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن
خط عارض سے لکھا ہے زلف کوافت نے خط
فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن
یک قلم منظور ہے جو کچھ پریشانی کرے
فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن

۳۹۱

(۱۹۴)

بحر

بحر مفرد ہے۔ بحر ہزج: مقاعیلن مقاعیلن مقاعیلن مقاعیلن شعریں دوبارہ

زحاف

کوئی نہیں

غزل کی بحر

بحر ہزج مشن سالم

خطر ہے رشتہ الفت دگ گردن نہ ہو جائے غرور دوستی آفت ہے تو دشمن نہ ہو جائے
 مقاعیلن مقاعیلن مقاعیلن مقاعیلن مقاعیلن مقاعیلن مقاعیلن مقاعیلن مقاعیلن مقاعیلن
 سمجھ اس فصل میں کوتاہی نشوونما غالب اگر گل سرو کے قامت پہ پران نہ ہو جائے
 مقاعیلن مقاعیلن مقاعیلن مقاعیلن مقاعیلن مقاعیلن مقاعیلن مقاعیلن مقاعیلن مقاعیلن

۳۹۲

(۱۹۵)

بحر

مفرد بحر ہے بحر ہزج: اصل ارکان مقاعیلن مقاعیلن مقاعیلن مقاعیلن شعریں دوبارہ

زحاف

کوئی نہیں

غزل کی بحر

بحر ہزج مشن سالم

پیش سے میری وقف کشمکش ہر تار بستر ہے مرا سر نہج بالیں ہے مرا تن بار بستر ہے
 مقاعیلن مقاعیلن مقاعیلن مقاعیلن مقاعیلن مقاعیلن مقاعیلن مقاعیلن مقاعیلن مقاعیلن
 سر شکب سر بھر ادا وہ نور العین دامن ہے دل بے دست دیا افتادہ بر خور دار بستر ہے
 مقاعیلن مقاعیلن مقاعیلن مقاعیلن مقاعیلن مقاعیلن مقاعیلن مقاعیلن مقاعیلن مقاعیلن
 خوشا اقبال رنجوری عبادت کو تم آئے ہو فروغ تتبع بالیں طالع بیدار بستر ہے
 مقاعیلن مقاعیلن مقاعیلن مقاعیلن مقاعیلن مقاعیلن مقاعیلن مقاعیلن مقاعیلن مقاعیلن
 بطونان گاہ جوش اضطرابی شام تنہائی شعاع آفتاب صبح محشر تار بستر ہے
 مقاعیلن مقاعیلن مقاعیلن مقاعیلن مقاعیلن مقاعیلن مقاعیلن مقاعیلن مقاعیلن مقاعیلن
 ابھی آتی ہے بوبالش سے اس کی زلف مشکبویں کی ہمار کی دید کو خواہ زلیخا عار بستر ہے
 مقاعیلن مقاعیلن مقاعیلن مقاعیلن مقاعیلن مقاعیلن مقاعیلن مقاعیلن مقاعیلن مقاعیلن
 کہوں کیا دل کی حالت ہے بحر یار میں غالب کہ بے تابی سے ہر اک تار بستر تار بستر ہے
 مقاعیلن مقاعیلن مقاعیلن مقاعیلن مقاعیلن مقاعیلن مقاعیلن مقاعیلن مقاعیلن مقاعیلن

۳۹۳

کیوں رِقْدِ ح کرے ہے زاہد ے ہے یہ مگس کی قے نہیں ہے
 مفعول مفاعیل فاعول مفعول مفاعیل فاعول
 ہستی ہے نہ کچھ عدم ہے غالب آخر تو کیا ہے اے نہیں ہے
 مفعول مفاعیل فاعول مفعول مفاعیل فاعول

(۱۹۷)

بحر

بحر مرقوہ ہے۔ بحر ہزج۔ اصلی ارکان مفاعیل مفاعیل مفاعیل شعریں دوبار

زحاف

قرب	قبح	حذف	شتر
اخر	مقبول	مخوف	اشتر
مفعول	مفاعیل	فاعول	فاعول

غزل کی بحر

بحر ہزج مدد اعراب مقبول مخوف، اشتر

فریاد کی کوئی نے نہیں ہے نالہ پا بند نے نہیں ہے
 مفعول مفاعیل فاعول مفعول فاعول فاعول
 کیوں پوتے ہیں باغبان تو بنے گر بارگدائے نے نہیں ہے
 مفعول مفاعیل فاعول مفعول مفاعیل فاعول
 ہر چند ہر ایک شے میں تو ہے پر چہ سی تو کوئی شے نہیں ہے
 مفعول مفاعیل فاعول مفعول مفاعیل فاعول
 ہاں کھائی موت فریب، ہستی ہر چند کہیں کہے نہیں ہے
 مفعول مفاعیل فاعول مفعول مفاعیل فاعول
 شادی سے گندہ کر غم نہ ہو دے اُردی جو نہ ہو تو دے نہیں ہے
 مفعول مفاعیل فاعول مفعول مفاعیل فاعول

۳۹۵

۲۰۱۹

(۱۹۹)

بحر

مفرد بحر ہے۔ بحر ہزج، اصل ارکان: مفاعیل مفاعیل مفاعیل مفاعیل شعریں دوبار

زحافات

حذف	کف	خرپ
مخذوف	مکفوف	اخرپ
مفعول	مفاعیل	مفعول

غزل کی بحر

بحر ہزج مشن اخرپ مکفوف مخذوف

ہم رشک کو بھی اپنے گوارا نہیں کرتے مرتے ہیں دے ان کی تمنا نہیں کرتے
 مفعول مفاعیل مفاعیل مفعول مفعول مفاعیل مفاعیل مفعول
 در پردہ انھیں غیب سے ہے، بطنِ نبائی ظاہر کا یہ پردہ ہے کہ پردہ نہیں کرتے
 مفعول مفاعیل مفاعیل مفعول مفعول مفاعیل مفاعیل مفعول
 یہ باعثِ نویدنیٰ اربابِ ہوس ہے غالب کو برا کہتے ہو اچھا نہیں کرتے
 مفعول مفاعیل مفاعیل مفعول مفعول مفاعیل مفاعیل مفعول

۳۹۸

(۱۹۸)

بحر

مربک بحر ہے۔ بحر ہزج، اصل ارکان: مس تفع لن فاعلاتن مس تفع لن فاعلاتن شعریں دوبار

زحافات فاعلاتن

زحافات مس تفع لن

فعلن	فعلن	حذف و قطع یا ابر
مفعول	مفعول	مخذوف مقطوع یا ابر
مفعول	مفعول	مفعول

غزل کی بحر

بحر ہزج مشن مفعول مخذوف مقطوع یا ابر

نہ پوچھ نہ مریم جراحِ دل کا کہ اس میں ریزہ الماس جزوِ اعظم ہے
 مفعول مفعول مفعول مفعول مفعول مفعول مفعول مفعول
 بہت دنوں میں تغافل نے تیرے پیدا کی وہ اک نگہ کہ بظاہر نگاہ سے کم ہے
 مفعول مفعول مفعول مفعول مفعول مفعول مفعول مفعول

۳۹۷

(۲۰۱)

بحر

مفرد بحر ہے بحر مل: اصل ارکان فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن شعریں دو بار

زحافات

حذف

محذوف

فَاعِلَاتِن

غزل کی بحر

بحر مل مثنی محذوف

کیوں نہ ہو چشم بیتاں محو تغافل کیوں نہ ہو
 فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن
 مرتے مرتے دیکھنے کی آرزو رہ جائے گی
 فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن
 عارضی گل دیکھ روئے یار یا د آیا اسد
 فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن
 یعنی اس یار کو نظارے سے پرہیز ہے
 فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن
 دائے ناکامی کہ اس کافر کا خیر تیز ہے
 فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن
 جوششِ فصل بہاری اشتیاق انگیز ہے
 فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن

۴۰۰

(۲۰۰)

بحر

مرکب بحر ہے۔ بحر جثث: اصل ارکان مس تفع لن فاعلاتن مس تفع لن فاعلاتن شعریں دو بار

زحافات فاعلاتن

زحافات مس تفع لن

فعلن فعلن فعلن فعلن فعلن فعلن

محذوف مقلوب یا اہتر فعلن محذوف فعلن فعلن فعلن فعلن فعلن

مفاعِلن مفاعِلن مفاعِلن مفاعِلن مفاعِلن مفاعِلن

غزل کی بحر

بحر جثث مثنی فعلن محذوف مقلوب یا اہتر فعلن محذوف فعلن فعلن فعلن فعلن فعلن

کرے ہے بادہ ترے لب سے کس رنگ فروغ
 فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن
 کبھی تو اس سر شوریدہ کی بھی داد ملے
 فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن
 بجاہے گرنے نالہ ہائے بلبلی زار
 فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن
 آسہ ہے نزع میں چل بے وفا برائے خدا
 فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن
 خط پیا لہ سرا سر لگا چھپیں ہے
 فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن
 کہ ایک طے حسرت پرست پائیں ہے
 فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن
 کہ گوش گل نم شبنم سے پیہ آئیں ہے
 فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن
 مقام ترک حجاب ووداع تمکین ہے
 فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن

۳۹۹

تمہیں نہیں ہے سرِ رشتہ وفا کا خیال
ہمارے ہاتھ میں کچھ ہے مگر ہے کیا کہیے
مفاعیلن فاعلاتن مفاعیلن فاعلاتن
مفاعیلن فاعلاتن مفاعیلن فاعلاتن
انہیں سوال پہ زعم جنوں ہے کیوں لڑے
ہیں جواب سے قطع نظر ہے کیا کہیے
مفاعیلن فاعلاتن مفاعیلن فاعلاتن
مفاعیلن فاعلاتن مفاعیلن فاعلاتن
حسد سزائے کالی سخن ہے کیا کیجیے
ستم بہائے متاریح ہنر ہے کیا کہیے
مفاعیلن فاعلاتن مفاعیلن فاعلاتن
مفاعیلن فاعلاتن مفاعیلن فاعلاتن
کہا ہے کس نے کہ غالب برا نہیں لیکن
سوائے اس کے کہ آشفۃ سر ہے کیا کہیے
مفاعیلن فاعلاتن مفاعیلن فاعلاتن
مفاعیلن فاعلاتن مفاعیلن فاعلاتن

(۱۳۳)
بحر

مرکب بحر ہے بحرِ بیست: اصل ارکان مس تفعیلن، فاعلاتن، مس تفعیلن، فاعلاتن شعر میں دوبار

زحافات مس تفعیلن زحافات فاعلاتن

خبین	خبین	خبین وحذف	خبین وقصر	حذف و قطع یا ابر
خبون	خبون	خبون محذوف	خبون مقصور	محذوف مقطوع یا ابر
مفاعیلن	فعلاتن	فعلاتن	فعلاتن	فعلاتن

غزل کی بحر

بحرِ بیست مثمن خبون، خبون محذوف، خبون مقصور، محذوف مقطوع یا ابر

ویا ہے دل اگر اس کو بشر ہے کیا کہیے
ہوا قریب تو ہو نامہ بر ہے کیا کہیے
مفاعیلن فاعلاتن مفاعیلن فاعلاتن
مفاعیلن فاعلاتن مفاعیلن فاعلاتن
یہ ضد کہ آج نہ آئے اور آئے نہ رہے
فضائے شکوہ ہیں کس قدر ہے کیا کہیے
مفاعیلن فاعلاتن مفاعیلن فاعلاتن
مفاعیلن فاعلاتن مفاعیلن فاعلاتن
رہے بے یوں گر دیے گر کہ کوئے دوست کو اب
اگر نہ کہیے کہ دشمن کا گھر ہے کیا کہیے
مفاعیلن فاعلاتن مفاعیلن فاعلاتن
مفاعیلن فاعلاتن مفاعیلن فاعلاتن
رہے کرشمہ کیوں دے رکھا ہے ہم کو فریب
کہ بن کہیے ہی انہیں سب خبر ہے کیا کہیے
مفاعیلن فاعلاتن مفاعیلن فاعلاتن
مفاعیلن فاعلاتن مفاعیلن فاعلاتن
سجھ کے کرتے ہیں باز میں وہ پرستش حال
کہ یہ کہیے کہ سرورہ گزر ہے کیا کہیے
مفاعیلن فاعلاتن مفاعیلن فاعلاتن
مفاعیلن فاعلاتن مفاعیلن فاعلاتن

بحر

مفرد بحر ہے۔ بحر مل: اصل ارکان فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن شعریں دوبار

زحان

حذف

محدوف

فَاعِلَاتِن

غزل کی بحر

بحر مل شبن محدوف

دیکھ کر درد پردہ گرم دامن افشانی مجھے کر گئی والبستہ تن میری عریانی مجھے

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن

بن گیا تیغ گلہ یار کا سنگ نساں مرجائیں کیا مبارک ہے گرا نجانے مجھے

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن

کیوں نہ ہو بے اتفاقی اس کی خاطر جمع ہے جاتا ہے مجھ پر سش ہائے پنہانی مجھے

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن

میرے غم خانے کی قسمت جب رقم ہونے لگی لکھ دیا منجملہ اسباب ویرانی مجھے

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن

بدگماں ہوتا ہے وہ کافر نہ ہوتا کاش کے اس قدر شوق نوا کے مرغ بستانی مجھے

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن

۴۰۳

وائے دل بھی شورِ محشر نے دم لینے دیا
فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن
وعدہ آنے کا وفا کیجیے یہ کیا انداز ہے
فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن
ہاں نشاط آمدِ فصل بہاری واہ وا
فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن
دی مرے بھائی کو حق نے از سر نو زندگی
فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن
لے گیا تھا گوہیں ذوقِ تن آسانی مجھے
فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن
تم نے کیوں سوچی ہے میرے گھر کی در بانی مجھے
فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن
پھر ہوا ہے تازہ سودائے غزل خوانی مجھے
فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن
میرزا یوسف ہے غالب یوسفی ثانی مجھے
فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن

بحر

بحر مفرد ہے۔ بحر ہزج: اصلی ارکان مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن شعریں دوبار

زحاف

کوئی نہیں

غزل کی بحر

بحر ہزج مثنیٰ سالم

حضور شاہ میں اہل سخن کی آزمائش ہے چمن میں خوش نوا یان چین کی آزمائش ہے
 مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن
 قد و گیسو میں قیس و کوہن کی آزمائش ہے جہاں ہم ہیں وہاں دار و رس کی آزمائش ہے
 مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن
 کریں گے کوہن کے حوصلے کا امتحاں آخر ہنوز اس خستہ کے نیروئے تن کی آزمائش ہے
 مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن
 نسیم مہر کو کیا پیر کنعاں کی ہوا خواہی اسے یوسف کی پوست پیر بن کی آزمائش ہے
 مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن
 وہ آیا بزم میں دیکھو نہ کہو پھر کہ غافل تھے شکیب و صبر اہل انجمن کی آزمائش ہے
 مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن
 رہے دل ہی میں تیرا چھا جگر کے پار ہو بہتر غرض شست بیت تا دک نگن کی آزمائش ہے
 مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن
 نہیں کچھ شجور تار کے پھندے میں گیرائی وفا داری میں شیخ و برہمن کی آزمائش ہے
 مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن

۳۰۶

(۲۰۴)

بحر

مفرد بحر ہے۔ بحر مد: اصلی ارکان فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن شعریں دوبار

زحاف

حذف

مخدوف

فاعلاتن

غزل کی بحر

بحر مد مثنیٰ مخدوف

یاد ہے شادی میں بھی ہنگام یارب مجھے سب سے زیادہ پر اسے خندہ زیر لب مجھے
 فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن
 ہے کشادہ خاطر و وابستہ در رہن سخن تھا طلسم قفل ابجد خازن مکتب مجھے
 فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن
 یارب! اس آشفٹ کی داکس سے چاہیے رشک آزمائش پہ ہے زندانیوں کی اس مجھے
 فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن
 طبع ہے شقائق لذت ہائے حسرت کیا کروں آرزو سے ہے شکست آرزو مطلب مجھے
 فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن
 دل لگا کر آپ بھی غائب مجھی سے ہو گئے عشق سے آتے تھے مابعد میرزا صاحب مجھے
 فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن

۳۰۵

(۲۴)

بحر

بحر مفرد ہے۔ بحر ہزج: اصلی ارکان مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن شغریں دوبار

زجات

کوئی نہیں

غزل کی بحر

بحر ہزج مشن سالم

کبھی نہ کی بھی اس کے جی میں گرا جائے ہے مجھ سے
مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن
خدا یا جذبہ دل کی مگر تاثیر الٹی ہے
مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن
وہ بدخوا اور میری داستان عشق طولانی
مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن
ادھر وہ بدگانی ہے ادھر یہ ناتوانی ہے
مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن
سنبھلے دے مجھے اے ناامیدی کی قیامت ہے
مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن
تکلف بر طرف نظر اگر میں بھی سہی پسین
مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن
کہ داماں خیال یا رجموٹا جائے ہے مجھ سے
مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن
وہ دیکھا جائے کب نہ ظلم دیکھا جائے ہے مجھ سے
مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن

۴۰۸

پڑا رہ اسے دل وابستہ بیتابی سے کیا حاصل
مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن
رگ دپے میں جب اترے زہر غم تب دیکھے کیا ہو
مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن
وہ آئیں گے مرے گھر وعدہ کیسا دیکھنا غالب
مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن
مگر پھر تاپ زلف پر شمس کی آرمائش ہے
مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن
ابھی تو تلمی کلام و دہن کی آرمائش ہے
مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن
نئے فتنوں میں اب چرند کہن کی آرمائش ہے
مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن

۴۰۷

(۲۰۷)

بحر

مرکب بحر۔ بحر بیت۔ اصلی ارکان۔ مس تفع لن فاعلاتن مس تفع لن فاعلاتن شعریں دوبارہ

زحافات فاعلاتن

زحاف مس تفع لن

فعلن	فعلن	فعلن	فعلن
مفعولن	مفعولن	مفعولن	مفعولن
مفعولن	مفعولن	مفعولن	مفعولن
مفعولن	مفعولن	مفعولن	مفعولن

غزل کی بحر

بحر بیت مشن جنون، مخدوف مفعولن یا بحر جنون مسکن مقصور

زبسکہ مشق تماشا جنوں علامت ہے کشاد و لبست برہہ سلی ندامت ہے
مفاعیلن فاعلاتن مفاعیلن فاعلاتن مفاعیلن فاعلاتن مفاعیلن فاعلاتن
ز جانوں کیونکہ سنے داغ طعن بد مہدی تجھے کہ آئینہ بھی ورطہ ملامت ہے
مفاعیلن فاعلاتن مفاعیلن فاعلاتن مفاعیلن فاعلاتن مفاعیلن فاعلاتن مفاعیلن فاعلاتن
ہر پہنچ و تابیہ ہوس ملک عافیت مت توڑ لگا ہر سر رشتہ سلامت ہے
مفاعیلن فاعلاتن مفاعیلن فاعلاتن مفاعیلن فاعلاتن مفاعیلن فاعلاتن مفاعیلن فاعلاتن
وفا مقابل و دو عوائے عشق بے بنیاد جنوں ساختہ و فصل گل قیامت ہے
مفاعیلن فاعلاتن مفاعیلن فاعلاتن مفاعیلن فاعلاتن مفاعیلن فاعلاتن مفاعیلن فاعلاتن

۴۱۰

ہوئے ہیں پاؤں ہی پہلے بڑ عشق میں زخمی مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن
نہا لگا جائے ہے مجھے نہ ٹھہرا جائے ہے مجھے مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن
قیامت ہے کہ ہووے مدنی کا ہم سفر فاقب مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن
وہ کافر جو خدا کو بھی نہ سونپا جائے ہے مجھے مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن

۴۰۹

(P-A)

ح

بحر مفرد ہے۔ بحر مل: اصلی ارکان فاعلان فاعلان فاعلان شمعیں دوبار

زخاف

ق

ما عُلِّقَتْ

مذہب

مذوق

کتاب علی

غزل کی بحر

بحر مل مشن محذوف یا مقصور

میرا دمکھ کر مگر کوئی بتلا دے مجھے	نہ غراتنا ہوں کہ مگر تو بزم میں جادے مجھے
فلاطون فلاطون فلاطون	فلاطون فلاطون فلاطون
واں تلک کوئی کسی جیلے سے پہنچا دے مجھے	کیا تعجب ہے کہ اس کو دمکھ کر آجائے رحم
فلاطون فلاطون فلاطون	فلاطون فلاطون فلاطون
کھول کر پردہ ذرا نکھیں ہی دکھلا دے مجھے	مخندہ دکھلا دے نہ دکھلا رہے آئندہ عتاب
فلاطون فلاطون فلاطون	فلاطون فلاطون فلاطون
زلف گرہن جاؤں تو شاد میں انجام دے مجھے	یاں تلک میری گرفتاری سے دہ خوش ہے کہ میں
فلاطون فلاطون فلاطون	فلاطون فلاطون فلاطون

Fig.

(P.4)

بحر

مفرد بحر ہے۔ بحر ہمزج؛ اصلی ارکان۔ مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن شعریں دوبار

زخافات

عرب

سکف

حذف

قصہ

الخبر

المفوف

مَذْرُوقٌ

1998

100

141

1

4

حکومت

معاذ عیسیٰ

علوم

معلومات

غزل کی بحر

کربنرچ مشن : اُخر ب مکفوف محذوف یا مقصور

ہوتا ہے شب در در تماشا مرے آگے
مفعول مفاعیل مفاعیل نفعول
اک بات ہے الجائز میٹھا مرے آگے
مفعول مفاعیل مفاعیل نفعول
جزو ہم نہیں ہستی اشتیا مرے آگے
مفعول مفاعیل مفاعیل نفعول
گھستا ہے جبین خاک پر دریا مرے آگے
مفعول مفاعیل مفاعیل نفعول
تو دیکھ کے کیا رنگ ہے تیرا مرے آگے
مفعول مفاعیل مفاعیل نفعول

୧୧୪

(210)

ح

مرکب بحر ہے بحر ہمت : ۱۔ اصلی ارکان مس تغلین فاعلاق مس تغلین فاعلاق شعریں دوبار

زحافِ مس تفع لن

زحافات فاعلاتن

نَجِبٌ	نَجِيبٌ	نَجِيبٌ	نَجِيبٌ
مَجْبُورٌ	مَجْبُورٌ	مَجْبُورٌ	مَجْبُورٌ
مَجْبُورٌ	مَجْبُورٌ	مَجْبُورٌ	مَجْبُورٌ
مَجْبُورٌ	مَجْبُورٌ	مَجْبُورٌ	مَجْبُورٌ

غزل کی بحر

بحر مجتہد مثنیٰ، غنوں، غنوں مذبذب، مذبذب مقطوع یا اتر

[illegible]

Mr

تج کہتے ہو خود بین و خود آراہوں کیوں ہوں	مفعول	مفاعیل	مفاعیل	مفاعیل	مفعول
پھر دیکھیے اندازِ گل افشانی گشتار	مفعول	مفاعیل	مفاعیل	مفاعیل	مفعول
نفرت نگاہاں گندہ سے ہیں رشک سے گندہ	مفعول	مفاعیل	مفاعیل	مفاعیل	مفعول
ایساں مجھے روکے ہے تو کھینچے ہے مجھے کفر	مفعول	مفاعیل	مفاعیل	مفاعیل	مفعول
عاشق ہوں پر معشوق فریبی ہے مرا کام	مفعول	مفاعیل	مفاعیل	مفاعیل	مفعول
خوش ہوتے ہیں پر وصل میں یوں نہیں جاتے	مفعول	مفاعیل	مفاعیل	مفاعیل	مفعول
ہے موجزن اک قلمِ خوش کاش - یہی ہو	مفعول	مفاعیل	مفاعیل	مفاعیل	مفعول
گو با تھیں جنبش نہیں آنکھوں میں تو دم ہے	مفعول	مفاعیل	مفاعیل	مفاعیل	مفعول
ہم پیشہ دم مشرب و ہم راز ہے میرا	مفعول	مفاعیل	مفاعیل	مفاعیل	مفعول

MIF

(۲۱)

بحر

مرکب بحر مضارع: اصلی ارکان۔ مفاعیلن فاعلاتن مفاعیلن فاعلاتن شعریں دوبار

زحافات مفاعیلن

زحافات فاعلاتن

قصر	کف	حذف	کف	خراب
مقصور	مکفوف	مخذوف	مکفوف	اخراب
فاعلاتن	مفاعیلن	فاعلاتن	مفاعیلن	مفعول

غزل کی بحر

بحر مضارع مشن اخراب مکفوف مخذوف یا مقصور

دو نے سے اور عشق میں بے پاک ہو گئے
مفعول فاعلاتن مفاعیلن فاعلین
دھوئے گئے ہم اتنے کر بس پاک ہو گئے
مفعول فاعلاتن مفاعیلن فاعلین
تھے یہ ہی دو حساب کر یوں پاک ہو گئے
مفعول فاعلاتن مفاعیلن فاعلین
پارے طبیعتوں کے تو چالاک ہو گئے
مفعول فاعلاتن مفاعیلن فاعلین
پر دے میں گل کے لاکھ جگر چاک ہو گئے
مفعول فاعلاتن مفاعیلن فاعلین
آپ اپنی آگ کے خس و خاشاک ہو گئے
مفعول فاعلاتن مفاعیلن فاعلین

۴۱۶

کہیں حقیقت جا نکلا ہی مرمن لکھیے
مفاعیلن فاعلاتن مفاعیلن فاعلین
کہیں شکایت رنج گراں نشیں کیجیے
مفاعیلن فاعلاتن مفاعیلن فاعلین
رہے نہ جان تو قاتل کو خوں بہا دیجیے
مفاعیلن فاعلاتن مفاعیلن فاعلین
نہیں نگار کو انفت نہ ہو نگار تو ہے
مفاعیلن فاعلاتن مفاعیلن فاعلین
نہیں بہار کو فرصت نہ ہو بہار تو ہے
مفاعیلن فاعلاتن مفاعیلن فاعلین
سفینہ جب کہ کنارے پہ آ لگا غالب
مفاعیلن فاعلاتن مفاعیلن فاعلین

۴۱۵

(۲۱۲)

بحر

مفرد بحر ہے۔ بحر مل: اصلی ارکان فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن شعریں دوبار

زحاف

تقصیر

مقصود

فاعلاتن

حذف

محذوف

فاعلاتن

غزل کی بحر

بحر مل مشن محذوف یا مقصور

نشہ باداب رنگ و ساز ہا مست طرب سیر سے سرو سبز جوئے بار نقد ہے
 فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن
 ہم نشیں مت کہہ کہ ہم نہ یزد مینش دوست واں تو میرے نالے کو بھی اعتبار نقد ہے
 فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن

۴۱۸

کرنے گئے تھے اس سے تغافل کا ہم گلہ کی ایک ہی نگاہ کر بس خاک ہو گئے
 مفعول فاعلاتن مفاعیل فاعل من مفعول فاعلاتن مفاعیل فاعل من
 اس رنگ سے گل اس نے اٹھائی اسد کی لعش دشمن بھی جس کو دیکھ کے غم ناک ہو گئے
 مفعول فاعلاتن مفاعیل فاعل لان مفعول فاعلاتن مفاعیل فاعل من

۴۱۹

(۲۱۲)
بحر

مفرد بحر ہے۔ بحر مل: اصلی ارکان فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن شعریں دوبار

زحاف

حذف

مُحذوف

فَاعِلُنْ

غزل کی بحر

بحر مل مشن محذوف

حسن بے پروا خریدار متاع جلوہ ہے آئینہ زانوئے فکر اشترای جلوہ ہے
 فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن
 تا کجا اے آگہی رنگ تماشا بافتن چشم واگر ویدہ آغوشِ وداع جلوہ ہے
 فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن

(۲۱۳)
بحر

مفرد بحر ہے بحر مل: اصلی ارکان فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن شعریں دوبار

زحاف

حذف

مُحذوف

فَاعِلُنْ

غزل کی بحر

بحر مل مشن محذوف

عرض تاز شوخی دنداں برائے خندہ ہے دعویٰ جمعیت اجباب جائے خندہ ہے
 فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن
 ہے عدم میں غنیمتِ محو غربت انجامِ رگل یک جہاں زانو تا مل و خفائے خندہ ہے
 فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن
 کلفتِ افسردگی کو عیشِ بے تابِ حرام ورنہ دنداں ورنہ افسردن برائے خندہ ہے
 فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن
 سوزشِ باطن کے ہیں اجباب متکروہ دنیاں دل محیطِ گریہ و لب آشنائے خندہ ہے
 فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن



لنبت جگر سے ہے رگ ہر خار شاخ گل
مفعول فاعلاتن مفاعیل فاعلن
تا چند باغبانی صحرا کرے کوئی
مفعول فاعلاتن مفاعیل فاعلن
نا کامی لگا ہ ہے۔ برق نظارہ سوز
مفعول فاعلاتن مفاعیل فاعلن
ہر سنگ و خشت ہے صدف گوہر شکست
مفعول فاعلاتن مفاعیل فاعلن
سریر ہوئی نہ وعدہ صبر آزمائے عمر
مفعول فاعلاتن مفاعیل فاعلن
ہے وحشت طبعیت ایجاد یا س خیر
مفعول فاعلاتن مفاعیل فاعلن
بے کاری جنوں کو ہے سر پہنیے کا شغل
مفعول فاعلاتن مفاعیل فاعلن
حسن فروغ شمع سخن دور ہے اسد
مفعول فاعلاتن مفاعیل فاعلن
پہلے دل گداخت پیدا کرے کوئی
مفعول فاعلاتن مفاعیل فاعلن
جب ہاتھ ٹوٹ جائیں تو پھر کیا کرے کوئی
مفعول فاعلاتن مفاعیل فاعلن

(۲۱۵)

بحر

مرکب بحر ہے بحر مفاعیل: اصلی ارکان مفاعیلن فاعلاتن مفاعیلن فاعلاتن عرض دوبار

زحافات مفاعیلن زحافات فاعلاتن

خراب	کف	کف	حذف	قصر
اخراب	مکفوف	مکفوف	مخدوف	مقصوف
مفعول	مفاعیل	فاعلاتن	مفاعیلن	فاعلاتن

غزل کی بحر

بحر مفاعیل: اخراب مکفوف مخدوف یا مقصوف

جب تک دہان زخم زید اکرے کوئی
مفعول فاعلاتن مفاعیل فاعلن
عالم خبار و خشت جنوں ہے سر بسر
مفعول فاعلاتن مفاعیل فاعلن
افسردگی نہیں طرب افشائے انقعات
مفعول فاعلاتن مفاعیل فاعلن
رونے سے اسے ندیم ملامت دکرے مجھے
مفعول فاعلاتن مفاعیل فاعلن
چاک جگر سے جب رگہ پرسش نہ وا ہوئی
مفعول فاعلاتن مفاعیل فاعلن

نہ سہو گر برا کہے کوئی ز سہو گر برا کہے کوئی
 فاعلاتن مفاعیلن فاعلاتن فاعلاتن مفاعیلن فاعلاتن
 بخش دو گر خطا کرے کوئی روک لو گر غلط چلے کوئی
 فاعلاتن مفاعیلن فاعلاتن فاعلاتن مفاعیلن فاعلاتن
 کون ہے جو نہیں ہے حاجت مند کس کی حاجت روا کرے کوئی
 فاعلاتن مفاعیلن فاعلاتن فاعلاتن مفاعیلن فاعلاتن
 کیا کیا خضر نے سکندر سے اب کسے رہنا کرے کوئی
 فاعلاتن مفاعیلن فاعلاتن فاعلاتن مفاعیلن فاعلاتن
 جب تو قہقہہ گئی غائب کیوں کسی کا گھر کرے کوئی
 فاعلاتن مفاعیلن فاعلاتن فاعلاتن مفاعیلن فاعلاتن

(۲۱۹)

بحر

مرکب بحر ہے۔ بحر خفیف اصلی ارکان فاعلاتن مستعلن فاعلاتن شعر میں دو بار

زحافات فاعلاتن زحافات مستعلن

فعلین	فعلین وحذف	حذف وقطع	فعلین وکسین وقصر
فعلین	فعلین	فعلین	فعلین
فعلین	فعلین	فعلین	فعلین
فعلین	فعلین	فعلین	فعلین

غزل کی بحر

بحر خفیف ممدس۔ فجون، فجون، محذوف، محذوف مقلوب یا ابرز فجون ممدس مقصور

اپنی مریم ہوا کرے کوئی میرے دکھ کی دوا کرے کوئی
 فاعلاتن مفاعیلن فاعلاتن فاعلاتن مفاعیلن فاعلاتن
 شرع و آئین پر مدار سہی ایسے تامل کا کیا کرے کوئی
 فاعلاتن مفاعیلن فاعلاتن فاعلاتن مفاعیلن فاعلاتن
 چال جیسے کڑی کمان کا تیر دل میں ایسے کے جا کرے کوئی
 فاعلاتن مفاعیلن فاعلاتن فاعلاتن مفاعیلن فاعلاتن
 بک رہا ہوں جنوں میں کیا کیا کچھ کچھ نہ سمجھے خدا کرے کوئی
 فاعلاتن مفاعیلن فاعلاتن فاعلاتن مفاعیلن فاعلاتن
 بات پر دامن زبان کتنی ہے وہ کہیں اور سنا کرے کوئی
 فاعلاتن مفاعیلن فاعلاتن فاعلاتن مفاعیلن فاعلاتن

بحر

مفرد بحر ہے۔ بحر دل۔ اصل ارکان فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن شعر میں دو بار

زحافات

خبین	خبین وحذف	خبین تسکین و قعر	حذف و قطع یا اتر
مخبون	مخبون مخذوف	مخبون مسکن مقصور	مخذوف مقطوع یا اتر
مُفَاعِلَاتِن	مُفَاعِلَاتِن	مُفَاعِلَاتِن	مُفَاعِلَاتِن

غزل کی بحر

بحر دل مشن۔ مخبون۔ مخبون مخذوف۔ مخبون مسکن مقصور۔ مخذوف مقطوع یا اتر
 بارنا پاکر خفقانی یہ ڈراتا ہے مجھے سایہ شاخ گل افق نظر آتا ہے مجھے
 فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن مُفَاعِلَاتِن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن مُفَاعِلَاتِن
 جو ہر تیغ پر سرچشمہ دیگر معلوم ہوں میں وہ سبزہ کہ زہراب آگاتا ہے مجھے
 فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن مُفَاعِلَاتِن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن مُفَاعِلَاتِن
 مدعا محو تماشاے شکستِ دل ہے آئینہ خانہ میں کوئی بیٹے جاتا ہے مجھے
 فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن مُفَاعِلَاتِن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن مُفَاعِلَاتِن
 تارِ سرمایہ یک عالم و عالم کیفِ خاک آسمان بیضہ قمری نظر آتا ہے مجھے
 فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن مُفَاعِلَاتِن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن مُفَاعِلَاتِن
 زندگی میں تو وہ محفل سے اٹھا دیتے تھے دیکھوں اب مر گئے ہر کون اٹھاتا ہے مجھے
 فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن مُفَاعِلَاتِن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن مُفَاعِلَاتِن

(۲۱۴)

بحر

مرب بحر ہے۔ بحر بنت اصل ارکان مس تفعیل فاعلاتن مس تفعیل فاعلاتن شعر میں دو بار

زحافات فاعلاتن

زحافات مس تفعیل

خبین	خبین	حذف و قطع یا اتر
مخبون	مخبون	مخذوف مقطوع یا اتر
مُفَاعِلَاتِن	مُفَاعِلَاتِن	مُفَاعِلَاتِن

غزل کی بحر

بحر بنت مشن۔ مخبون۔ مخذوف مقطوع یا اتر

بہت سہی غم گین شراب کیا کم ہے غلام ساقی کو ٹہروں مجھ کو کیا غم ہے
 مفاعیلن فاعلاتن مفاعیلن مُفَاعِلَاتِن مفاعیلن فاعلاتن مفاعیلن مُفَاعِلَاتِن
 تمھاری طرز و روش جانتے ہیں ہم کیا ہے رقیب پر ہے اگر لطف تو ستم کیا ہے
 مفاعیلن فاعلاتن مفاعیلن مُفَاعِلَاتِن مفاعیلن فاعلاتن مفاعیلن مُفَاعِلَاتِن
 سخن میں خامہ غالب کی آتش افشانی یقین ہے ہم کو بھی لیکن اب اس میں دم کیا ہے
 مفاعیلن فاعلاتن مفاعیلن مُفَاعِلَاتِن مفاعیلن فاعلاتن مفاعیلن مُفَاعِلَاتِن

(۲۲۰)

بحر

بحر مفرود ہے۔ بحر ہزج: اصلی ارکان مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن شعریں دوبار

زحاف

کوئی نہیں

غزل کی بحر

بحر ہزج مثنیٰ سالم

ہزاروں خواہشیں ایسی کہ ہر خواہش پر دم نکلے
مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن
دہ خوں جو چشم تر سے ٹہر بھریوں دم بدم نکلے
مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن
نکلنا غلد سے آدم کا سنتے آئے ہیں لیکن
مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن
بھرم کھل جائے ظالم تیرے قامت کی درازگی
مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن
مگر نکھوائے کوئی اس کو خط تو ہم سے نکھوائے
مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن
ہوئی اس دور میں منسوب مجھ سے بادہ اشاقی
مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن
ہوئی جن سے توقع خشکی کی داد پانے کی
مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن
پھر آیا وہ زمانہ جب جہاں میں جامِ تم نکلے
مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن
وہ ہم سے بھی زیادہ خستہ تیغِ ستم نکلے
مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن

۳۲۸

(۲۱۹)

بحر

مرکب بحر ہے بحر مضارع: اصلی ارکان مفاعیلن فاع لاتن مفاعیلن فاع لاتن شعریں دوبار

زحافات مفاعیلن زحافات فاع لاتن

غرب	کف	کف	حذف	تقصیر
اخر ب	مکفوف	مکفوف	مخدوف	مقصود
مفعول	مفاعیل	فاع لات	فاع ل	فاع لات

غزل کی بحر

بحر مضارع مثنیٰ اعر ب مکفوف مخدوف یا مقصور

روندی ہوئی ہے کو کبہ مشہر یار کی
مفعول فاع لات مفاعیل فاعلن
جب اس کے دیکھنے کے لیے آئیں بادشاہ
مفعول فاع لات مفاعیل فاعلن
مفعول فاع لات مفاعیل فاعلن
مفعول فاع لات مفاعیل فاعلن
مفعول فاع لات مفاعیل فاعلن
مفعول فاع لات مفاعیل فاعلن

۳۲۷

بحر

مفرد بحر ہے بحر مل۔ اصلی ارکان فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن شعریں دوبار

زحاف

حذف

محذوف

ناعلن

غزل کی بحر

بحر مل مثنیٰ محذوف

کوہ کے ہوں بارِ خاطر گر صدا ہو جائیے بے تکلف اسے شرارت کیا ہو جائیے
 فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن
 بیہوش آسا تنگ بال و پر ہے یہ کجِ قیاس از سر نو زندگی ہو گر رہا ہو جائیے
 فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن

۴۳۰

محبت میں نہیں ہے فرق مرنے اور جینے کا
 مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن
 خدا کے واسطے پردہ نہ کعبہ سے اٹھا واعظ
 مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن
 کہاں نے فنا کا دروازہ غائب اور کہاں اعظ
 مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن

۴۲۹

(۲۲۲)
بحر

زحاف
کوئی نہیں

غزل کی بحر

بحر ہرج مٹمن سالم

لب عیسیٰ کی جنبش کرتی ہے گہوارہ جنبانی قیامت کشتہ لعلی جتاں کا ثواب سگیں ہے

مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن

۴۴۴

(۲۲۲)

بحر مرکب ہے۔ بحر مفادع: اصلی ارکان۔ مغایلین قاع لائق مغایلین قاع لائق شعریں دوبار

زحافات مفاعیلین زحافات فاع لاتن

حذف	كف	كف	خرّب
مُحذوف	مكفوف	مكفوف	اخرّب
فَا بِلَا مُنْ	فَا بِلَا لَآتْ	مَنْفَاعِلْ	مَنْفَعُولْ

غزل کی بحر

بحر منار ع مشن ا خرب مکتوف محذوف

مستی بذوق غفلت ساقی ہلاک ہے
مفعول فاعلات مفاعیل فاعلین
عجز ز غمر تیغ ناز نہیں دل میں آرزو
مفعول فاعلات مفاعیل فاعلین
جوش جنوں میں کچھ نظر آنا نہیں آسہ
مفعول فاعلات مفاعیل فاعلین

موج شراب یک مضر خواب ناک ہے
مفعول فاعلات مفاعیل فاعلین
حبیب خیال بھی ترے ہاتھوں سے چاک ہے
مفعول فاعلات مفاعیل فاعلین
صحرا ہمارے آنکھیں اک مشبہ خاک ہے
مفعول فاعلات مفاعیل فاعلین

۴۲۱

(PFD)

بحر

زخاف

حذف	كف	خرّب
مُحذوف	مَكفوف	اخرّب
نَعْوَةٌ	مَعَايِلٌ	مُعَقَّرٌ

غزل کی بحر

بحرہ زنج مشن اخیار کفوف مخدوف

ہوں میں بھی تماشائی نیرنگ تماشا مطلب نہیں کچھ اس سے کہ مطلب ہی بر آئے
مفعول مفاعیل مفاعیل فعلوں مفعول مفاعیل مفاعیل فعلوں

۲۲۲

五

بحر مفرد ہے بحر مل۔ اصل ارکان فاعلاق فاعلاق فاعلاق فاعلاق شعریں دو بار

زخاف

حذف

مُذَوِّقٌ

فَاعْلَمُ

غزل کی بحر

بكره مل مشن محذوف

آب و سیلاب طوفانِ خدا کے آپ ہے
 فاعلان فاعلان فاعلان فاعلان فاعلان

نقشِ پاؤں میں رکھا ہے انکی چادہ ہے
 فاعلان فاعلان فاعلان فاعلان فاعلان

بزمِ وحشت کدہ ہے کس کی چشمِ مست کا
 فاعلان فاعلان فاعلان فاعلان فاعلان

خیشہ میں ٹھنی پری پنہاں ہے موجِ بادہ سے
 فاعلان فاعلان فاعلان فاعلان فاعلان

۲۲۲

بحر

زخافات

کوئی نہیں

غزل کی بحر

مکرمہ زج مشن سال

ہجومِ نالہ جیست عاجزِ عرض ایک افغان ہے
مغافلین مغافلین مغافلین مغافلین
محکف بر طرف ہے جاں تان تر لطف بدخوباں
مغافلین مغافلین مغافلین مغافلین
ہوئی ہے کثرتِ غمت تلفِ کیفیتِ شادی
مغافلین مغافلین مغافلین مغافلین
دل و دین نقد لاساقی سے گرو دیا کیا چاہے
مغافلین مغافلین مغافلین مغافلین
غم آغوشِ بلا میں پرورش دیتا ہے عاشق کو
مغافلین مغافلین مغافلین مغافلین

574

(PP4)

۵۰

زخافات

کوئی نہیں

غزل کی بحر

بحرینزج مشن سالم

سیاہی جیسے گر جائے دم تحریر کا غدیہ
مری قسمت میں یوں تصویر کا شبہ ہے جہاں کی

175

(۲۲۸)

بحر

مرکب بحر ہے بحر متش۔ اصلی ارکان مس تفعیل فاعلاتن شعریں دوبار

زحافات مس تفعیل زحافات فاعلاتن

فعل	فعل	فعل	فعل	فعل	فعل
فعل	فعل	فعل	فعل	فعل	فعل
فعل	فعل	فعل	فعل	فعل	فعل
فعل	فعل	فعل	فعل	فعل	فعل

غزل کی بحر

بحر متش، مثمن، مبنون، مخذوف، مخذوف مقطوع یا ابر، مبنون مقصور

خوشیوں میں تماشا ادا نکلتی ہے نگاہ دل سے ترے سرمہ سا نکلتی ہے
مفاعیلن فعلاتن مفاعیلن فعلن مفاعیلن فعلاتن مفاعیلن فعلن
فشار تنگدھولت سے بنتی ہے شب بزم صبا جو غنچہ کے پردے میں جا نکلتی ہے
مفاعیلن فعلاتن مفاعیلن فعلن مفاعیلن فعلاتن مفاعیلن فعلن
نہ پوچھ سینہ عاشق سے آپ تیغ نگاہ کہ زخمِ روزن در سے ہوا نکلتی ہے
مفاعیلن فعلاتن مفاعیلن فعلن مفاعیلن فعلاتن مفاعیلن فعلن

۴۳۷

(۲۲۹)

بحر

مرکب بحر ہے بحر مضارع؛ اصلی ارکان مفاعیلن فاعلاتن مفاعیلن فاعلاتن شعریں دوبار

زحافات مفاعیلن زحافات فاعلاتن

خرپ	کف	کف	حذف	قصر
مفعول	مفعول	مفعول	مفعول	مفعول
مفعول	مفعول	مفعول	مفعول	مفعول
مفعول	مفعول	مفعول	مفعول	مفعول

غزل کی بحر

بحر مضارع مثمن، اعراب مکوف مخذوف یا مقصور

جس جانیم شاد کش زلف یار ہے نافہ۔ دماغ آہوئے دشتِ بنار ہے
مفعول فاعلاتن مفاعیلن فاعلاتن مفعول فاعلاتن مفاعیلن فاعلاتن
کس کا سراغِ جلوہ ہے حیرت کو اے خدا آئینہ فرس شش جہت انتظار ہے
مفعول فاعلاتن مفاعیلن فاعلاتن مفعول فاعلاتن مفاعیلن فاعلاتن
ہے ذرہ ذرہ تنگی چاہے غبارِ شوق سحر دامن ہے وسعتِ صحرا شکار ہے
مفعول فاعلاتن مفاعیلن فاعلاتن مفعول فاعلاتن مفاعیلن فاعلاتن
دل مدعی و دیدہ بنامہ عا علیہ نظارہ کا مقدمہ پھر رو بکار ہے
مفعول فاعلاتن مفاعیلن فاعلاتن مفعول فاعلاتن مفاعیلن فاعلاتن
چہرے سے شبنم آئینہ برنگ گل پہ آب اے عندلیبِ دقت و دوا بہار ہے
مفعول فاعلاتن مفاعیلن فاعلاتن مفعول فاعلاتن مفاعیلن فاعلاتن

۴۳۸

(۲۳۰)

بحر

مرکب بحر ہے بحر مضارع۔ اصلی ارکان۔ مفاعیلن فاعل لائن مفاعیلن فاعل لائن شعریں دوبار

زحافات مفاعیلن زحافات فاعل لائن

خرب	کف	کف	حذف	قصر
مفعول	مکفوف	مکفوف	مخدوف	مقصور
مفعول	مفاعیلن	مفاعیلن	فاعل لائن	فاعل لائن

غزل کی بحر

بحر مضارع مثنیٰ خرب مکفوف مخدوف یا مقصور

آئینہ کیوں ندوں کو تماشا کہیں جسے
ایسا کہاں سے لاؤں کہ تجھ سا کہیں جسے
مفعول فاعل لائن مفاعیلن فاعل لائن
حسرت نے لار کھا تری بزم خیال میں
گلدستہ نگاہ سویدا کہیں جسے
مفعول فاعل لائن مفاعیلن فاعل لائن
پھونکا ہے کس نے گوشِ محبت میں اے خدا
افسون انتظار، تمنا کہیں جسے
مفعول فاعل لائن مفاعیلن فاعل لائن
سر پر هجومِ درو غریبی سے ڈالیے
وہ ایک مشت خاک کہ صبرا کہیں جسے
مفعول فاعل لائن مفاعیلن فاعل لائن

۳۲۰

جی آپڑی ہے وعدہ دلدار کی مجھے
مفعول فاعل لائن مفاعیلن فاعل لائن
بے پردہ سوئے دادی مجھوں گداز کر
مفعول فاعل لائن مفاعیلن فاعل لائن
اے غنڈی بیک کفِ خس بہرِ آشتیاں
مفعول فاعل لائن مفاعیلن فاعل لائن
دل مت گنوا خبر نہ سہی سیرِ سہی
مفعول فاعل لائن مفاعیلن فاعل لائن
غفلت کفیلِ عمر و آسہ ضامنِ نشاط
مفعول فاعل لائن مفاعیلن فاعل لائن

۳۲۱

(۲۲۱)

بحر

مفرد بحر ہے بحر ہزج اعلیٰ ارکان مقایعین مقایعین مقایعین شعریں دوبار
زحاف

قصر	حذف	کف	خراب
مقصور	محدوف	مکفوف	مخرّب
مفعولان	مفعولن	مفاعیل	مفعول

غزل کی بحر

بحر ہزج مشن اعراب مکفوف محذوف یا مقصور

شبنم زگی لالہ نہ خالی زاد ہے
مفعول مفاعیل مفعولن
داغ دل بے درد نظر گا و حیا ہے
مفعول مفاعیل مفعولن
دل خوں شدہ کشمکش حسرت دیدار
مفعول مفاعیل مفعولان
شعلہ سے نہ ہوتی ہوسد شعلہ نے جو کی
مفعول مفاعیل مفعولن
تمثال میں تیری ہے وہ شوقی کہ بعد ذوق
مفعول مفاعیل مفعولان
قمری کف خاکسترو بابل تفسی رنگ
مفعول مفاعیل مفعولان
آئینہ بانداز گل آغوشیں کشا ہے
مفعول مفاعیل مفعولن
اے نالہ۔ نشان جگر سوختہ کیا ہے
مفعول مفاعیل مفعولن

۳۴۲

ہے چشم تر میں حسرت دیدار سے نہاں
مفعول مفاعیل مفعولان
درکار ہے شگفتگی گل ہائے عیش کو
مفعول مفاعیل مفعولان
غائب برا نہ مان جو داعظ برا کہے
مفعول مفاعیل مفعولان
شوقی عنان گینت دریا کہیں ہے
مفعول مفاعیل مفعولان
صبح بہار پنبہ مینا کہیں ہے
مفعول مفاعیل مفعولان
ایسا بھی کوئی ہے کسب اچھا کہیں ہے
مفعول مفاعیل مفعولان

۳۴۱

(۲۲۲)

بحر

مرکب بحر ہے بحر مضارع۔ اصلی ارکان۔ مفاعیلن فاعلاتن مفاعیلن فاعلاتن شعری دوبار

زحافاتِ مفاعیلن زحافاتِ فاعلاتن

خرب	کف	کف	حذف	قصر
اخرَب	مَکْشُوف	مَکْشُوف	مُحْذَوف	مَقْصُور
مفعول	مفاعیل	فاعلات	فاعلات	فاعلات

غزل کی بحر

بحر مضارع مشن اُخرَب مَکْشُوف مُحْذَوف مَقْصُور

منظور تھی یہ شکل تجسی کو نور کی
قسمت کھلی ترے قد و رخ سے ظہور کی
مفعول فاعلات مفاعیل فاعلات
مفعول فاعلات مفاعیل فاعلات
اک خوشگاہ کفن میں کروڑوں بناؤ ہیں
پڑتی ہے آنکھ تیرے شہیدوں پر حور کی
مفعول فاعلات مفاعیل فاعلات
مفعول فاعلات مفاعیل فاعلات
واعظ نہ تم بیونہ کسی کو پلاسکو
کیا بات ہے تمھاری شراب ظہور کی
مفعول فاعلات مفاعیل فاعلات
مفعول فاعلات مفاعیل فاعلات
لڑتا ہے مجھے حشر میں قاتل کہ کیوں اٹھا
گویا ابھی سستی نہیں آوازِ صور کی
مفعول فاعلات مفاعیل فاعلات
مفعول فاعلات مفاعیل فاعلات
آمد بہار کی ہے جو بلبل ہے نفہ سنج
اڑتی سن اک خبر ہے زبانی ظہور کی
مفعول فاعلات مفاعیل فاعلات
مفعول فاعلات مفاعیل فاعلات

۲۲۲

خونے تری افسردہ کیا وحشتِ دل کو
مفعول مفاعیل مفاعیل مفاعیل
مجبوری و دعوائے گرفتاری الفت
مفعول مفاعیل مفاعیل مفاعیل
معلوم ہوا حال شہیدانِ گذشتہ
مفعول مفاعیل مفاعیل مفاعیل
اسے پر تو خورشید جہاں تاب ادھر بھی
مفعول مفاعیل مفاعیل مفاعیل
ناکردہ گناہوں کی بھی حسرت کی لے داد
مفعول مفاعیل مفاعیل مفاعیل
بیگانگی خلق سے بے دل نہ ہو غالب
مفعول مفاعیل مفاعیل مفاعیل

۲۲۲

(۲۳۳)

بحر

بحر مفرد ہے بحر ہزج: اصلی ارکان: مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن شہریں دوبار

زحاف

قصر	حذف	کف	خراب
مقصور	محدوف	مکفوف	مخرّب
تَقْوِلَانْ	تَقْوِلْ	نَمَاعِلْ	نَمْعُولْ

غزل کی بحر

بحر ہزج مشق: اُخرِبْ مکفوف محذوف یا مقصور

غم کھانے میں بودا دلیہ نام بہت ہے یہ رنگ کہ کم ہے مے گلخام بہت ہے
 مفعول مفاعیل مفاعیل نفعول مفعول مفاعیل مفاعیل نفعول
 کہتے ہوئے ساقی سے تیا آتی ہے درد ہے یوں کہ مجھے درد تو جام بہت ہے
 مفعول مفاعیل مفاعیل نفعول مفعول مفاعیل مفاعیل نفعول
 نے تیر کمان میں ہے نہ صیاد کیوں میں گوشے میں قفس کے مجھے آرام بہت ہے
 مفعول مفاعیل مفاعیل نفعول مفعول مفاعیل مفاعیل نفعول
 کیا زہد کو مانوں کہ نہ ہو گریہ ریا کی پا دامنِ عمل کی طبع خام بہت ہے
 مفعول مفاعیل مفاعیل نفعول مفعول مفاعیل مفاعیل نفعول
 ہیں اہلِ خرد کس روشِ خام، پہ نازاں پا بسکتی رسمِ دردِ عام بہت ہے
 مفعول مفاعیل مفاعیل نفعول مفعول مفاعیل مفاعیل نفعول

۲۳۴

گوداں نہیں پہ واں کے نکالے ہوئے تو ہیں کبھے سے ان بتوں کو بھی نسبت ہے درد کی
 مفعول فاعل لائ مفاعیل فاعل ن مفعول فاعل لائ مفاعیل فاعل ن
 کیا فرض ہے کہ سب کو ملے ایک سا جواب آؤ نہ ہم بھی سیر کریں کوہِ طور کی
 مفعول فاعل لائ مفاعیل فاعل ن مفعول فاعل لائ مفاعیل فاعل ن
 گرمی سہی کلام میں لیکن نہ اس قدر کی جس سے بات اس نے شکایتِ ضرور کی
 مفعول فاعل لائ مفاعیل فاعل ن مفعول فاعل لائ مفاعیل فاعل ن
 غالب گراں سفر میں مجھے ساتھ لے چلیں حج کا ثواب نذر کروں گا حضور کی
 مفعول فاعل لائ مفاعیل فاعل ن مفعول فاعل لائ مفاعیل فاعل ن

۲۳۵

(۲۲۳)

بحر

مرکب بحر معنار: اصلی ارکان: مفاعیلن فارعاتن مفاعیلن فارعاتن شعریں دوبار

زحافات مفاعیلن زحافات فارعاتن

قصر	حذف	کف	کف	ثرب
مقصور	مخدوف	مکفوف	مکفوف	اخریب
فارعاتن	فارعاتن	فارعاتن	مفاعیلن	مفعولن

غزل کی بحر

بحر معنار مثنیٰ اخریب، مکفوف، مخدوف یا مقصور

مدت ہوئی ہے یار کو مہماں کیے ہوئے جوش قدح سے بزم چراغاں کیے ہوئے
مفعولن فارعاتن مفاعیلن فارعاتن مفعولن فارعاتن مفاعیلن فارعاتن
کرتا ہوں جمع پھر جگر لخت لخت کو عرصہ ہوا ہے دعوت مژگاں کیے ہوئے
مفعولن فارعاتن مفاعیلن فارعاتن مفعولن فارعاتن مفاعیلن فارعاتن
پھر وضع احتیاط سے رکنے لگا ہے دم برسوں ہوئے ہیں چاک گریباں کیے ہوئے
مفعولن فارعاتن مفاعیلن فارعاتن مفعولن فارعاتن مفاعیلن فارعاتن
پھر گرم نالہ ہائے شرر بار ہے نفس مدت ہوئی ہے میر چراغاں کیے ہوئے
مفعولن فارعاتن مفاعیلن فارعاتن مفعولن فارعاتن مفاعیلن فارعاتن
پھر پریش جبراحت دل کو چلا ہے عشق سامان صدر ارتمک داں کیے ہوئے
مفعولن فارعاتن مفاعیلن فارعاتن مفعولن فارعاتن مفاعیلن فارعاتن

۲۲۸

زمرم ہی پہ چھوڑو مجھے کیا طوفِ حرم سے
مفعولن مفاعیلن مفاعیلن نفعولن
ہے تھر تھر اب بھی نہ بنے بات کہ ان کو
مفعولن مفاعیلن مفاعیلن نفعولن
خوں ہو کہ جگر آنکھ سے چکا نہیں اے مرگ
مفعولن مفاعیلن مفاعیلن نفعولن
شاہر تو وہ اچھا ہے پر بدنام بہت ہے
مفعولن مفاعیلن مفاعیلن نفعولن
ہو گا کوئی ایسا بھی کہ غالب کو نہ جانے
مفعولن مفاعیلن مفاعیلن نفعولن

۲۲۷

بیٹھے رہیں تصویرِ جاناں کیے ہوئے
مفعول فاعل لات مفاعیل فاعل
غائب ہیں نہ چھوڑ کر پھر جوشِ اشک سے
مفعول فاعل لات مفاعیل فاعل
بیٹھے ہیں ہم تہیہ طوفاں کیے ہوئے
مفعول فاعل لات مفاعیل فاعل

پھر بھر رہا ہے خامہ خراگاہِ بونِ دل
مفعول فاعل لات مفاعیل فاعل
باہم دگر ہوئے ہیں دل و دیدہ پھر رقیب
مفعول فاعل لات مفاعیل فاعل
دل پھر طوافِ کوسے ملامت کو جائے ہے
مفعول فاعل لات مفاعیل فاعل
پھر شوقِ کر رہا ہے خریدار کی طلب
مفعول فاعل لات مفاعیل فاعل
دوڑے ہے پھر ہر ایک گل و لالہ پر خیال
مفعول فاعل لات مفاعیل فاعل
پھر چاہتا ہوں نامہ دلدار کھولنا
مفعول فاعل لات مفاعیل فاعل
مانگے ہے پھر کسی کو لبِ بام پر ہوس
مفعول فاعل لات مفاعیل فاعل
چاہے ہے پھر کسی کو مقابل میں آرزو
مفعول فاعل لات مفاعیل فاعل
اس نو بہارِ ناز کو تاکے ہے پھر نگاہ
مفعول فاعل لات مفاعیل فاعل
پھر جی میں ہے کہ در پہ کسی کے پڑے نہیں
مفعول فاعل لات مفاعیل فاعل

NOT

غزل کی بحر

१०

دیگر مطبوعات

۱۵/۰۰	ڈاکٹر فہیدہ بیگم	۱ میسوری اردو اور نے
۲۰/۰۰	ڈاکٹر عبداللہ الدین	۲ حیاتِ وحشی
۲۵/۰۰	کے۔ محمد احمد ابن خلدون	۳ کاروباری خط و کتابت
۱۵/۰۰	ڈاکٹر فہیدہ بیگم	۴ کتابیات اردو و سنوئی
زیر طبع	ڈاکٹر فہیدہ بیگم	۵ زبان اور شعور زبان
زیر طبع	ڈاکٹر فہیدہ بیگم	۶ قدیم شونیاں۔ ایک مطالعہ
زیر طبع	ڈاکٹر عبداللہ الدین	۷ خواجہ بندہ نواز کے منسوب دکنی رسائل

کتابیں مندرجہ ذیل جگہوں سے حاصل کی جاسکتی ہیں۔

مکتبہ جامعہ جامع مسجد دینی
ایاس ٹریڈرز شاہ علی ہند اردو حیدر آباد
اردو لائبریری سینٹر، سنی مارکیٹ، بنگلور
لیکچریشن پبلی شنگ ہاؤس ۲۰۱۰۸ عزیز الدین دیکل کوپہ پینڈت دہلی
انہن ترقی اردو ہند راولپنڈی دین دیال ایڈھیٹے مارگ نئی دہلی
لیکچریشن بک ہاؤس مسلم یونیورسٹی مارکیٹ علی گڑھ
انسٹیشن مل این آباد پارک لکھنؤ

مثال یہ مری کوشش کی ہے کہ مرغِ امیر
مفاعِلن فَعْلَاتن مفاعِلن فَعْلَان
گدا سمجھ کہ وہ چپ تھا مری جوشامت آئے
مفاعِلن فَعْلَاتن مفاعِلن فَعْلَان
بقدر شوق نہیں طرف تنگنائے غزل
مفاعِلن فَعْلَاتن مفاعِلن فَعْلَان
دیا ہے علق کو بھی تا اسے نظر نہ لگے
مفاعِلن فَعْلَاتن مفاعِلن فَعْلَان
زبان پر بار خدا یا یہ کس کا نام آیا
مفاعِلن فَعْلَاتن مفاعِلن فَعْلَان
نصیر دولت و دیں اور معین ملت و ملک
مفاعِلن فَعْلَاتن مفاعِلن فَعْلَان
زمانہ عہد میں اس کے ہے محو آرائش
مفاعِلن فَعْلَاتن مفاعِلن فَعْلَان
ورق تمام ہوا اور مدح باقی ہے
مفاعِلن فَعْلَاتن مفاعِلن فَعْلَان
ادائے خاص سے غالب ہوا ہے نکتہ سرا
مفاعِلن فَعْلَاتن مفاعِلن فَعْلَان